

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

سنت امام القبلیین

فی ترک رفع الیدین

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب جامع مسجد الفاروق 20/F واہ کینٹ

ظفر محمود قریشی (واہ کینٹ)

نام کتاب

مصنف

کمپوزنگ

صفحات

تاریخ اشاعت

ہدیہ

ملنے کے پتے

سنت امام القبلیین فی ترک رفع الیدین

مصنف

ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی

خطیب جامع مسجد الفاروق 20/F واہ کینٹ

بالاجتہام

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

فہرست

20	انتساب	●
21	تعارف مصنف	●
25	کلمات تحسین	●
27	تقریظ	●
28	اہل سنت و جماعت (احناف) کا اختلافی رفع یدین میں موقف	●
29	اختلافی رفع یدین کی شرعی حیثیت	●
32	عرض مؤلف	●
36	حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	●
37	تصحیح حدیث	●
37	امام ترمذی رحمہ اللہ	●
37	امام دارقطنی رحمہ اللہ	●
38	علامہ ابن حزم اور امام ابن قنطار رحمہ اللہ	●
39	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ	●
39	علامہ ابن قیم	●

40	علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ	●
41	علامہ زیلعی رحمہ اللہ	●
41	علامہ علاؤ الدین ابن ترکمانی رحمہ اللہ	●
42	علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ	●
42	علامہ احمد شاہ کرغیر مقلد	●
43	سید ہاشم عبداللہ یمانی	●
43	علامہ شعیب ارناؤوط و علامہ زہیر الشاولیش اور البانی غیر مقلد	●
43	علامہ عبدالقادر ارناؤوط غیر مقلد	●
44	عطاء اللہ امرتسری غیر مقلد	●
45	علامہ دکتور طاہر محمد دردیری	●
45	علامہ خلیل ہراس غیر مقلد	●
45	امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور امام منذری رحمہ اللہ	●
46	محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ	●
46	ملا علی قاری رحمہ اللہ	●
47	امام مالک رحمہ اللہ	●
48	عبید اللہ سندھی غیر مقلد	●
48	عبداللہ لکھنوی	●
48	علامہ ہاشم سندھی رحمہ اللہ	●

6	سنت امام القبلیین	
51	●	محدث عبدالمعطي امين
51	●	علامہ حسین سلیم اسد
51	●	مولانا محمد صدیق نجیب آبادی
51	●	امام ابوعلی طوسی رحمۃ اللہ علیہ
51	●	ڈاکٹر رانا اسحاق غیر مقلد
51	●	امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ
51	●	حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ
52	●	الدکتور بشار عور معروف
52	●	حافظ ابن الہادی رحمۃ اللہ علیہ
52	●	حافظ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ
52	●	امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ
52	●	امام بصری رحمۃ اللہ علیہ
52	●	امام یحیٰ بن سعید المصری رحمۃ اللہ علیہ
52	●	امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ
52	●	امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ
52	●	مولانا ظفر احمد عثمانی
53	●	محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ
53	●	امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

5	سنت امام القبلیین	
48	●	امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
48	●	امام نیوی رحمۃ اللہ علیہ
49	●	امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ
49	●	امام علاؤ الدین مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ
49	●	امام بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ
49	●	حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ
49	●	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
49	●	علامہ عابد سندھی المدنی رحمۃ اللہ علیہ
50	●	علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ
50	●	علامہ مخدوم عبداللطیف سندھی رحمۃ اللہ علیہ
50	●	علامہ انور شاہ کشمیری
50	●	علامہ ابو عبد الرحمن محمد عبداللہ پنجابی غیر مقلد
50	●	علامہ شبیر احمد عثمانی
50	●	مولانا شبیر احمد سیالکوٹی غیر مقلد
50	●	ڈاکٹر شریف منصور بن عون
50	●	محدث الفقیہ سید محمد مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ
51	●	علامہ محمد حسن سنبلی رحمۃ اللہ علیہ
51	●	امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

8	سنت امام القبلین	
80	حافظ صلاح الدین العلائی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس	
80	امام سبط ابن العجمی شافعی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس	
82	امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طبقہ ثانیہ کے ہونے کا ثبوت	
82	حافظ صلاح الدین العلائی رحمہ اللہ کی تحقیق	
82	امام سبط ابن العجمی شافعی رحمہ اللہ کی تحقیق	
82	ابوزرہ العزاقی رحمہ اللہ کی تحقیق	
82	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیق	
82	﴿غیر مقلدین کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طبقہ﴾	
83	عبدالرحمن مبارک پوری غیر مقلد	
83	بدیع الدین راشدی غیر مقلد	
83	حافظ گوندلوی غیر مقلد	
83	یحییٰ گوندلوی غیر مقلد	
83	محبت اللہ شاہ راشدی غیر مقلد	
84	شیخ حماد بن محمد الانصاری غیر مقلد	
84	مسفر بن غرم اللہ الدینی غیر مقلد	
85	﴿امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات محدثین کی نظر میں﴾	
85	امام ابوداؤد رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
88	امام نسائی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	

7	سنت امام القبلین	
53	امام ابن جوزی رحمہ اللہ	
53	﴿سند کا تعارف﴾	
63	چالیس اسناد	
69	محدثین سے اس بارے میں ملاحظہ فرمائیے	
71	﴿حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متابعات و شواہد﴾	
71	روایت نمبر ۱	
73	روایت نمبر ۲	
75	روایت نمبر ۳	
75	روایت نمبر ۴	
76	﴿حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متابع چند آثار﴾	
76	روایت نمبر ۱	
76	روایت نمبر ۲	
77	روایت نمبر ۳	
77	﴿امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ اور تدلیس﴾	
78	کیا اس روایت میں محدثین سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس مانتے ہیں؟	
79	مدلس راوی کا حکم	
79	امام بخاری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس	
79	حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس	

10	سنت امام القبلتین	
130	امام ابی القاسم الرافعی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
133	محدث سلیمان بن داؤد رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
133	امام بغوی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
136	امام ابن ابی بکر الہیثمی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
138	امام عبد بن حمید رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
140	امام طبرانی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
142	امام ابن حبان رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
146	امام ابو یعلیٰ الموصلی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
149	امام عبد الرزاق رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
152	محدثین کرام اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا تحقیقی جائزہ ﴿	
152	امام بوداد رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
154	امام نسائی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
158	امام ترمذی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
159	امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
161	امام حاکم اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
163	امام ابی یعلیٰ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
165	امام ابن کثیر رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	
166	امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	

9	سنت امام القبلتین	
90	امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
93	امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
97	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
100	امام دارقطنی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
103	امام دارمی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
107	امام ابی یحییٰ فراس رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
109	امام ابن الجعد رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
110	امام عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
112	امام بیہقی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
115	امام ابن الجارود رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
117	امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
120	امام حاکم اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
124	امام محمد بن جریر الطبری اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
126	ابوزرعہ و خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
126	امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
128	امام ذہبی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
128	امام بوصری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	
128	امام شافعی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات	

12	سنت امام القبلیین	
204	امام ابو بکر احمد عمر والہزار رحمہ اللہ کی جرح کا جائزہ	❁
206	امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کی تحقیق	❁
206	امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
206	امام ابن قنطن الفاسی رحمہ اللہ کی جرح اور اس کا جواب	❁
207	امام عبدالحق الاشعری رحمہ اللہ کی جرح کا جائزہ	❁
208	امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی جرح	❁
208	امام ابن الملقن رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
208	امام حاکم کی جرح	❁
209	امام نووی اور امام دارمی کی جرح کا جواب	❁
209	امام بیہقی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
210	امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
210	امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
211	امام ابن عبد البر رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
212	امام قرطبی کی جرح کا جواب و امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور الزام تہذیب	❁
213	عدم ذکر سے نفی ذکر لازم نہیں آتا	❁
214	نفی واثبات کا اعتراض اور اثبات کا مقدم ہونا	❁
214	تکبیر تحریمہ اور بار بار رفع یدین	❁
215	حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور رفع یدین کا فرض ہونا	❁

11	سنت امام القبلیین	
167	امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
168	امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
170	امام طبرانی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
173	امام عبد الرزاق رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
174	امام بیہقی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
175	امام ابن خزمہ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
176	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
177	امام طحاوی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب	❁
180	حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کا محققانہ جائزہ	❁
181	حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اعتراضات کا جائزہ	❁
184	امام شافعی رحمہ اللہ کا اعتراض اور جواب	❁
185	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اعتراض کا تجزیہ	❁
187	کتاب العلل و معرفة الرجال کے صفحات کا عکس	❁
189	امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ	❁
190	امام دارقطنی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁
192	امام ابن حبان رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ	❁
193	امام ابوداؤد رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ	❁
204	امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی جرح کا جواب	❁

14	سنت امام القبلتین
240	امام ابن ہمام رحمہ اللہ
240	امام المرغنیائی رحمہ اللہ
240	امام ابن نجیم المصری رحمہ اللہ
240	امام قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ
241	علامہ ملا علی قاری رحمہ اللہ
241	امام زیلیعی الحنفی رحمہ اللہ
241	ملک العلماء علامہ کاسانی رحمہ اللہ
242	علامہ سید طحاوی رحمہ اللہ
242	امام حسن بن عمارہ الشرنبلالی رحمہ اللہ
242	علامہ ہاشم سندھی رحمہ اللہ
242	فتاویٰ عالمگیری
242	علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ
243	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ
243	علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ
243	امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمہ اللہ
243	محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ
244	علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ
244	امام ابی محمد علی بن زکریا المنجی رحمہ اللہ

13	سنت امام القبلتین
216	صحابی رسول عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر غیر مقلدین کے اعتراضات کا جائزہ
217	معوذتین اور فاتحہ کو قرآن نہ تسلیم کرنا
219	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور معوذتین کا قرآن ہونا
220	وما خلق الذکر والانی اور والذکر والانی کا تجزیہ
221	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور تطہیق
222	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا
223	عرفات میں جمع بین الصلوٰتین اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
225	کیا رفع یدین کرنا ضروری ہے؟
232	حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر عمل کرنے والے صحابہ کرام
234	قرون اولیٰ کے ثقہ فقہاء کا اختلافی رفع یدین کو ترک کرنا
235	حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید میں حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ
235	حدیث جابر رضی اللہ عنہ اور اختلافی یدین کا منسوخ ہونا
235	اس حدیث سے جن محدثین نے اختلافی رفع یدین کا منسوخ ہونا استدلال کیا کا بیان
235	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ
239	امام ابو یوسف رحمہ اللہ
239	امام طحاوی رحمہ اللہ
239	امام سرحسی رحمہ اللہ
239	امام فخرالدین عثمان بن علی الزلیعی رحمہ اللہ

16	سنت امام القبلیین
252	حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تشریح
254	خیل شمس کا معنی
255	تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین والی رفع یدین منع نہیں ہیں
256	تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین میں رفع یدین کا ثبوت
256	تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین
256	قنوت وتر کا رفع یدین اور اس کا ثبوت
258	عیدین کی نماز میں رفع یدین کا ثبوت
260	اختلافی رفع یدین کب منسوخ ہوا؟
260	عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ترک رفع یدین کی روایت
260	اخبار الفقہاء والمحدثین کی روایت کا تحقیقی جائزہ
261	سند کی تحقیق
262	اخبار الفقہاء والمحدثین پر اعتراضات کا جائزہ
275	قرآن حکیم سے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید
276	آخری بات
278	حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا نقشہ
280	مسند ابی حوانہ کا مخطوطہ بحر جہنم سے شاہ (سندھ)
282	مسند حمیدی کا قلمی نسخہ دیوبند
283	مسند حمیدی کا قلمی نسخہ خانقاہ سراچیہ کنڈیاں پاکستان

15	سنت امام القبلیین
244	امام ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی رحمہ اللہ
244	علامہ مغلطائی رحمہ اللہ
244	محمود بن احمد بن الصدر رحمہ اللہ
245	شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی رحمہ اللہ
245	علامہ الحاجہ نجاح الحکمی
245	ماہر یاسین الفحل
246	علامہ ظفر الدین بہاری رحمہ اللہ
246	علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری رحمہ اللہ
246	علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی
246	علامہ مفتی غلام رسول علی پور سیداں رحمہ اللہ
246	محقق الاسلام علامہ محمد علی نقشبندی رحمہ اللہ
247	علامہ محمد حسن محدث السبھلی رحمہ اللہ
247	علامہ محدث قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ
247	ترجیب بن ربیعان الدوسری والیومعاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد
248	فقیہ اعظم ہند مولانا محمد شریف الحق امجدی رحمہ اللہ
248	﴿تاکلین اختلافی رفع یدین اور حدیث جابر﴾
251	محدثین کی ابواب کے تحت چند مثالیں پیش خدمت ہیں
252	تاکلین رفع یدین محدثین سے استدلال کا جواب

انتساب

”میں اپنی اس تحریر کو جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نام منسوب کرتا ہوں کہ جن کے فیض سے بڑی بڑی ہستیاں جگمگا اٹھیں اللہ تعالیٰ انکا فیض تا قیامت جاری و ساری رکھے اور انکے رستے پر چلتے ہوئے اللہ رب العزت ہمیں انعام یافتہ لوگوں میں شامل فرمائے

آمین! ثم آمین

ابو اسامہ ظفر قادری بکھروی رحمہ اللہ

تعارف مصنف

محترم ابوالسامہ ظفر القادری بکھروی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ایک نوجوان قلم کار ہیں اور آپ نے بہت کم وقت میں اس میدان میں اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے ہیں اور اہل علم و اہل قلم کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے میں کافی حد تک کامیاب ہوئے ہیں اہل سنت و جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس میں بے شمار ایسے نابغہ روزگار پیدا ہوئے جنکے نام کا ڈکٹا صبح قیامت تک بختار ہے گا جن کی تحقیقات و تصنیفات آنے والوں کے لیے مشعل راہ ہیں علامہ ظفر القادری بکھروی صاحب بھی انہی بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شب و روز عقیدہ حق اہل سنت و جماعت کی ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہیں

یوں تو اللہ پاک نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے لیکن آپ بالخصوص فقہ حنفی اور اسکی جزئیات پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں فقہ حنفی اور اکابرین احناف کی خدمات یہ ایک بہت وسیع اور مشکل موضوع ہے لیکن علامہ موصوف کی اس حوالے سے جو خدمات ہیں وہ لائق صد تحسین ہیں فقہ حنفی اور اکابرین احناف کے مسلک پر مخالفین کے بے جا اعتراضات کا دفاع جس طرح آپ فرماتے ہیں وہ آپ کا ہی خاصہ ہے آپ کے دلائل سن کر مخالفین کو سر تسلیم خم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا علامہ موصوف قلم کا حق ادا کرنا بخوبی جانتے ہیں طرز تحریر میں وقت کے ساتھ ساتھ مزید نکھار آتا جائے گا مخالفین اہل سنت بالخصوص غیر مقلدین جو وقتاً فوقتاً فقہ حنفی اور امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر بے جا اعتراضات کرتے رہتے ہیں اور عوام الناس کو احناف سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے رہتے

ہیں علامہ موصوف ایسے نام نہاد مفکروں کا ناطقہ بند کرنے کی پوری صلاحیت رکھتے ہیں محترم علامہ صاحب 24-10-1972 کو بکھر بار تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے آپ کے والد محترم ایک درویش منش انسان ہیں اور امام اہلسنت الحافظ مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا) سے بے پناہ محبت اور عقیدت رکھتے ہیں اور آپ کا شہرہ آفاق ترجمہ قرآن کنز الایمان بڑے شوق و محبت سے پڑھتے ہیں علامہ موصوف نے بکھر بار سے مڈل تک تعلیم حاصل کی پھر سرگودھا بورڈ سے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات اعلیٰ نمبروں سے پاس کیے نامساعد حالات کی بنا پر آپ نے گورنمنٹ کی ملازمت اختیار کر لی ملازمت کے ساتھ ساتھ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی سے درس نظامی کی ڈگری حاصل کی اور پھر یہیں سے گریجویشن کیا کچھ عرصہ النور انسٹیٹیوٹ نواب آباد واہ کینٹ میں علامہ پروفیسر مسعود صاحب کے پاس ترجمہ و تفسیر اور صرف و نحو کی تعلیم حاصل کی علاوہ ازیں علامہ مفتی شیخ الحدیث سردار علی خان مدظلہ العالی صدر مدرس جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ اور علامہ مفتی عبدالسلام قادری فاضل و مدرس جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ سے بھی فیض یاب ہوتے رہے اور انہی دو اساتذہ سے حدیث کی سند بھی حاصل کی

برصغیر پاک و ہند کی دو عظیم علمی اور روحانی شخصیات امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی اور غزالی زماں رازی دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی محدث امرہوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما آپ کی پسندیدہ شخصیات ہیں ان بزرگوں کی علمی جلالت اور فقہی بصیرت اور طرز استدلال سے آپ بہت متاثر ہیں اور انکی تحقیق کو ہر معاملے میں اپنے پیش نظر رکھتے ہیں اور ان عظیم بزرگوں کی تصنیفات سے بھرپور استفادہ کرتے ہیں علامہ موصوف ملازمت کیساتھ ساتھ مختلف موضوعات پر تصنیف و تالیف کے علاوہ جامع مسجد ”الفاروق 20F“ واہ کینٹ میں خطابت کے فرائض بحسن خوبی سرانجام دے رہے

ہیں آپ کے مقالات مختلف اسلامی رسائل کی زینت بنتے رہتے ہیں جن میں چند ایک کے نام درج ذیل ہیں

(۱) ماہ نور دہلی، انڈیا

(۲) الحقیقہ شکر گڑھ

(۳) النظامیہ لاہور

(۴) تحفظ کراچی

(۵) چار یار مصطفیٰ راولپنڈی اسلام آباد

(۶) رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ

(۷) نور الحیب بصیر پورا کاڑھ

(۸) سوادا عظم دہلی، انڈیا

اس کے علاوہ اپنا ایک رسالہ بھی نکالتے ہیں جو بنام ”البرہان الحق“، آپ کی نگرانی میں شائع ہوتا ہے:

آپ کے زیر تدوین کاموں میں ایک عظیم کام صحاح ستہ کی مشہور کتاب جامع ترمذی کی جامع شرح لکھنے کا ہے علم دوست علماء اور محققین کو چاہیے کہ وہ اس عظیم کام کو پایا تکمیل تک پہنچانے میں آپ کا ہاتھ بٹائیں

مولانا موصوف کا اکثر و بیشتر کئی موضوعات پر بد مذہبوں اور غیر مسلموں سے مذاکرہ ہوتا رہتا ہے اور اللہ پاک کی مہربانی سے آپ ہمیشہ سرخرو رہتے ہیں سر دست آپ کی کتاب (سنت امام قبلتین فی ترک رفع الیدین) (شرح حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) غیر مقلدین کے عالم حافظ زبیر علی زئی کے اس حدیث پاک پر اعتراضات کا بھرپور جواب ہے اور ساتھ ساتھ اس حدیث سے متعلق آپ نے حافظ صاحب کی کتر بیونت کی قلعی بھی

کھولی ہے علاوہ ازیں اس حدیث کے صحیح و مستند ہونے پر محققین و محدثین کے اقوال بھی پیش کیے ہیں اور اسماء الرجال سے متعلق قیمتی معلومات بھی فراہم کی ہیں اللہ تعالیٰ علامہ موصوف کا زور علم و قلم مزید زیادہ فرمائے اور آپ کو تادیر خدمت دین کرنے کی توفیق نصیب فرمائے آمین!

ظفر محمود قریشی

مکتبہ فیضان سنت دکان نمبر ۲۸

میلا دچوک واہ کینٹ

موبائل: 0343-5942217



کلمات تحسین

مناظر اعظم مجاہد اسلام فخر اہل سنت حضرت علامہ

سعید احمد اسعد رحمۃ اللہ علیہ

(فیصل آباد)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صحابہ کرام اور ائمہ مجتہدین کے درمیان بعض مسائل میں اختلاف رہا ہے جنہیں فروعی اختلاف کہا جاتا ہے لیکن انہوں نے ان اختلافات کی بنیاد پر نہ تو ایک دوسرے کی تکفیر کی نہ ہی ان مسائل کی وجہ سے امت میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی گئی احتاف کثر ہم اللہ بھی ان فروعی فقہی مسائل کے متعلق اپنا نظریہ یہی رکھتے ہیں کہ (مجتہد کی خطا پر بھی اسکو ثواب ملتا ہے) انہی فروعی اختلافی مسائل میں ایک مسئلہ رفع یدین کا ہے پہلے دور کے غیر مقلد مولوی صاحبان موجودہ دور کے غیر مقلدین حضرات سے اس اعتبار سے بہتر ہیں کہ انہوں نے اس مسئلہ پر اتنا تشدد اختیار نہیں کیا جتنا کہ موجودہ دور کے غیر مقلدین اختیار کر رہے ہیں ان میں سے ایک شیخ الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے اور اسماعیل دہلوی وغیرہ نے یہی لکھا کہ ”رفع یدین وغیرہ مسائل میں جھگڑا کرنے والا یا جاہل ہے یا متعصب کیونکہ ترک و رفع دونوں امور صحابہ سے ثابت ہیں گویا ان کے شیخ الکل فی الکل کے نزدیک تارکین رفع کا عمل بھی صحابہ کرام کے عمل کے مطابق ہے وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ ”ہم رفع یدین کو واجب تھوڑا سمجھتے ہیں جس کے لیے دوام کی حدیث پیش کریں ہم تو اسے سنت سمجھتے ہیں یا مستحب کیونکہ سنت یا مستحب وہی ہوتا ہے جسکو نبی کریم ﷺ نے فعلہ

مرة تركه اخرى (فتاویٰ ثنائیہ)

وہابی شیخ الاسلام کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ترک رفع یدین سنت ہے لیکن ستیاناس ہو تشدد ذہنیت کا جس نے امت کو پورا زور لگا دیا لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات راسخ کرنی شروع کر دی کہ جی احتاف تو نبی کریم ﷺ کے ہی مخالف ہیں ہم لعنت ڈالتے ہیں اس شخص پر جو نبی کریم ﷺ کی مخالفت کرے مگر وہابیوں نے کتاب چھاپ ڈالی جس کا نام ہی ہے (احتاف کا رسول اللہ ﷺ سے اختلاف) پھر اس طرح کے حیرت انگیز دعوے رفع یدین کے متعلق کرنے شروع کر دیے

(۱) رفع یدین ضروری ہے اور ترک رفع یدین کی حدیث ضعیف ہے

(۲) اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی

(۳) رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی رفع یدین کیا

اللہ تعالیٰ بھلا کرے فاضل محترم حضرت العلام مولانا ابواسامہ ظفر القادری بکھرو دی کا جنہوں نے بڑی محنت سے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے جس میں ثابت فرمایا ہے کہ ترک رفع یدین والی حدیث پاک کوئی ضعیف حدیث نہیں ہے بلکہ صحیح ہے اور اسی پر عمل بہتر ہے اور جو غیر مقلدین کا موقف ہے وہ درست نہیں اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کو اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مؤلف کو جزاء خیر عطا فرمائے آمین!

سعید احمد اسعد

فیصل آباد

تقریظ

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر قیوم نقشبندی
ڈائریکٹر ادارہ حب رسول
طارق آباد راولپنڈی

زیر نظر تحریر بعنوان، سنت امام القبلین فی ترک رفع الیدین (شرح حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کے مطالعہ سے میں مصنف کی محنت و کاوش کو سراہتا ہوں کہ انہوں نے نہایت ہی عرق ریزی سے اس موضوع پر تحقیقی کام کیا اور مستند حوالہ جات کے ذریعے جہاں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی عظمت ثابت کی وہیں فن اصول حدیث و اسماء الرجال سے متعلق معلومات فراہم کیں:

یہ بات خصوصیت سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ترک رفع الیدین کے لئے کافی ہے علم کی دنیا سے تعلق رکھنے والے لوگ ان واضح حقائق کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد غیر ضروری بحث سے خود بخود محفوظ ہوں گے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور تحریر کے مقاصد کو پورا فرمائے

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر قیوم نقشبندی

اہل سنت و جماعت (احناف) کا اختلافی رفع الیدین میں موقف

ہم اہل سنت و جماعت احناف کا موقف ہے کہ نماز میں رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت اور تیسری رکعت کو اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا حضور ﷺ سے ساری زندگی ثابت نہیں بلکہ اس کے خلاف ان مقامات پر ترک ثابت ہے اور یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے لہذا اگر کوئی مجتہد کی تقلید کرتے ہوئے اسکے اجتہاد پر عمل کرتا ہے تو باعث اجر و ثواب ہے لیکن غیر مقلدین کی طرح جو نہ خود مجتہد ہیں اور نہ مجتہدین کے مقلد ہیں ان مقامات پر رفع الیدین کرنا اور اسکو واجب و فرض قرار دینا سوائے گمراہی کے اور کچھ نہیں نبی کریم ﷺ پہلے نماز میں مختلف مقامات پر رفع الیدین کرتے رہے پھر اسکو ترک فرما دیا اور منع کر دیا یعنی منسوخ ہو گیا اور صرف شروع نماز یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت اس پر قائم رہے اگلے صفحات میں اسکی مکمل تحقیق تفصیلاً پیش کی جا رہی ہے



اختلافی رفع یدین کی شرعی حیثیت

محترم قارئین اسب سے پہلے مسئلہ ہذا (اختلافی رفع الیدین) کی شرعی حیثیت کا ذہن نشین کر لینا ضروری ہے تاکہ اسکے بارے میں غیر مقلدین کے پروپیگنڈہ اور ان کے اس دواویلا کی اصل وجہ کے معلوم کرنے میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے

شرعی لحاظ سے مسائل کی تین اقسام:

(۱) ضروریات دین

(۲) ضروریات عقائد اہل سنت

(۳) اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل

(۱) ضروریات دین:

ایسے مسائل جو شریعت مطہرہ کے قطعی اور متواتر دلائل سے قطعی لزوماً ثابت اور تمام امت کے متفق علیہ ہوں جس میں کسی قسم کا انکار کفر ہو جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت، رسول اللہ ﷺ کی رسالت، نماز، حج، گناہ کی فرضیت وغیرہ

(۲) ضروریات عقائد اہل سنت:

وہ مسائل کہ دلائل شرعیہ سے جن کا ثبوت تمام اہل سنت و جماعت کا مجمع علیہ ہو جس کا انکار بد مذہبی اور خارج از اہل سنت ہو جیسے موزوں پر مسح کا مسنون ہونا، اور ثواب و عذاب قبر وغیرہ:

(۳) اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل:

شریعت مطہرہ کے وہ اجتہادی مسائل جن کی شرعی حیثیت کے متعلق خود اہل سنت ائمہ کا اختلاف ہے جس میں کسی کا انکار نہ شرک نہ کفر نہ ضلالت حتیٰ کہ گناہ بھی نہیں جبکہ بر بناء تحقیق ہو اور ائمہ اجتہاد کی اتباع میں ہو اور ان کی روش پر ہو اور اس کا باعث کوئی قلبی مرض (بد مذہبی) نہ ہو ورنہ وہ حسب مقام فسق و ضلالت بلکہ کفر کے درجہ پر بھی ہو گا تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو شرح العقائد النسفیہ مع الشرح الصغیر اس طبع پشاور پھر قسم ثالث میں مختلف صورتیں ہیں

(۱) تفصیل اختلاف

(۲) مشروعیت مسئلہ میں اختلاف

(۳) نسخ و عدم نسخ کا اختلاف

اختلافی رفع الیدین کی شرعی حیثیت:

مسئلہ اختلافی رفع الیدین نہ تو ضروریات دین سے ہے اور نہ ضروریات عقائد اہل سنت سے ہے بلکہ اس کا تعلق اہل سنت کے درمیان اختلافی مسائل کی قسم نمبر ۳ نسخ و عدم نسخ کا اختلاف سے ہے یعنی یہ سلف اور ائمہ اہل سنت کے درمیان اختلافی ہے اور اسکے بقاء و عدم بقاء اور منسوخ و عدم منسوخ ہونے کے متعلق شروع سے اختلاف ہے ہم اہل سنت و جماعت احناف منسوخ ہونے کے قائل ہیں

اس قسم کے مسائل میں شرعی لائحہ عمل یہ ہے کہ مجتہد اپنے اجتہاد کا پابند ہے دوسرے مجتہد کے اجتہاد کا پابند نہیں اور غیر مجتہد اپنے بنا پر کسی نہ کسی امام مجتہد کی پیروی میں اس پر عمل پیرا ہو کیونکہ جب غیر مجتہد میں ان مسائل کے حل کرنے کا کوئی ذریعہ یا اہلیت نہیں

تو وہ ان کے بارے میں فیصلہ کیونکر صادر کر سکتا ہے اور یہ وہ امر ہے کہ جس پر چاروں ائمہ کرام متفق ہیں جبکہ چار کی تخصیص دیگر مجتہدین کی نفی نہیں بلکہ یہ محض اس لیے ہے کہ شریعت مطہرہ کے جملہ مسائل اصولاً فروغاً صرف انہی حضرات کے مدون و محفوظ ہیں ورنہ ائمہ مجتہدین تو ہزاروں گزرے ہیں جن کے مذاہب مٹ گئے یا انکا دُکا مسائل پائے جاتے ہیں بہر حال جو غیر مجتہد صحیح العقیدہ سنی مسلمان خصوصاً پیش نظر مسئلہ میں قائلین رفع یدین ائمہ مجتہدین میں سے کسی کی پیروی میں عمل پیرا ہوتا ہے تو اگر کوئی اور شرعی خرابی نہ ہو تو اسکی نماز ہمارے نزدیک قطعاً درست ہے بلکہ صحیح العقیدہ سنی شافعی و حنبلی کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع بن جائے تو ہمارے نزدیک اسکی اقتداء میں نماز پڑھنا بھی قطعاً درست ہے اسی طرح قائلین رفع یدین اہل سنت شوافع و حنابلہ کا تارکین رفع یدین (احناف و مالکی) کی بابت بھی بیچنہ یہی نظر یہ ہے:

اس سے حنفی، شافعی و حنبلی و مالکی وغیر مقلد کا فرق بھی واضح ہو گیا کہ غیر مقلدین مذکورہ تفصیل کے بالکل برعکس ہیں اولاً تو یہ مجتہد نہیں اور غیر مجتہد ہوتے ہوئے اجتہاد کرتے ہیں تو خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور خود غیر مجتہد ہوتے ہوئے لوگوں کو اپنی تقلید کراتے ہیں جس کی دلیل یہ ہے کہ ان کے عوام اپنی ضرورت کے مطابق تمام مسائل اپنے انہی بناوٹی مجتہدوں سے پوچھ کر عمل پیرا ہوتے ہیں اور قائلین ترک رفع یدین احتاف بلکہ صحابہ کرام و تابعین کرام کی نمازوں کو محض رفع یدین نہ کرنے کی بنا پر باطل قرار دیتے ہیں یہ ان کا جرم عظیم ہے یہ کتاب تحریر کرنے کا ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ ہمارا موقف واضح اور دلائل سے بھرپور ہے تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمارا عمل حدیث کے مطابق نہیں اسی لیے بنیادی روایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحقیق حاضر خدمت ہے اللہ رب العزت حق بات کو سمجھنے اور اس کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین!

عرضِ مؤلف

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم اما بعد!

قارئین محترم:

اہلسنت و جماعت کے دلائل شرعی چار ہیں (۱) قرآن (۲) سنت (۳) اجماع (۴) قیاس شرعی، مگر غیر مقلدین کا گروہ عوام الناس کو یہ تاثر دیتا ہے کہ اہل سنت و جماعت صرف امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی رائے پر جو قرآن و سنت کے منافی ہوتی ہے عمل کرتے ہیں حالانکہ یہ سراسر بہتان ہے امام صاحب رضی اللہ عنہ کی اپنی کوئی ذاتی رائے نہیں ہوتی بلکہ قرآن و سنت کا نچوڑ ہوتا ہے یہ ہی مسئلہ لے لیں کہ رفع یدین صرف تکبیر تحریرہ کے ساتھ ہے باقی پوری نماز میں نہیں تو یہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے مگر یہ لوگ منکر حدیث ہیں کہ ان احادیث کا انکار کرتے ہیں اور دعویٰ اہل حدیث ہونے کا ہے یہ فیصلہ آپ کتاب پڑھ کر بخوبی کر سکیں گے کہ ترک رفع یدین کی حدیث صحیح ہے کہ نہیں اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دلائل کتنے پختہ ہیں جبکہ غیر مقلدین کے دلائل سوائے ٹوکوں اور دھوکے کے سوا کچھ نہیں اب چند ضروری باتیں نوٹ فرمائیں:-

(۱) راوی میں بنیادی طور پر دو باتوں کی تحقیق ہونا ضروری ہے ایک یہ کہ عادل ہو دوسرا وہ حافظ ہو اس لئے کہ راوی جب ہی مجروح قرار پائے گا جب یہ ثابت کر دیا جائے کہ وہ عادل نہیں فاسق ہے یا یہ کہ اسکا حافظہ درست نہیں

(۲) بعض جارج تشدد ہوتے ہیں جو معمولی باتوں پر جرح کر دیتے ہیں بعض صحت ہوتے

ہیں جو مختلف فیہ اسباب سے بھی ایسی سخت جرحیں کر جاتے ہیں جو متفق علیہ اسباب پر ہوتی ہیں اور بعض معتدل ہوتے ہیں جو صرف متفق علیہ سبب جرح ثابت ہونے پر ہی جرح فرماتے ہیں اور بعض متعصب ہوتے ہیں جو اپنے مذہب والوں سے درگزر کرتے ہیں مگر مخالف مذہب والوں پر جرح میں بڑے دلیر ہوتے ہیں اس لیے جرح میں تین باتوں کا خاص خیال رکھا جائے:

اول:- جس پر جرح ہو رہی ہے وہ مشہور امام نہ ہو مثلاً امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام سفیان ثوری، امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرہ
دوم:- سبب جرح مفسر ثابت کرے مبہم نہ ہو اور وہ سبب متفق علیہ ہو
سوم:- جارح ناصح ہو یعنی معتدل ہو نہ متشدد، نہ محضت اور نہ ہی متعصب ہو
چند متشدد و متعصب جارحین کا بیان ملاحظہ ہو:-

(۱) یحییٰ بن معین رحمہ اللہ متشدد

(۲) امام حمید شافعی رحمہ اللہ متشدد

(۳) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حنفیوں کے خلاف متشدد تھے وجہ یہ تھی کہ معتزلی حضرات چونکہ فروماہ خفی تھے اور جنہوں نے تشدد کیا وہ معتزلی ہی تھے آخر عمر میں وہ تشدد بھی برقرار نہ رہا

(۴) ابو حاتم الرازی محضت و متشدد

(۵) العقیلی المکی رحمہ اللہ متشدد

(۶) ابن حبان رحمہ اللہ متشدد

(۷) ابن عدی رحمہ اللہ نہایت متعصب تھے

(۸) اسلمانی الشافعی رحمہ اللہ متعصب

(۹) ابن جوزی رحمہ اللہ متشدد

(۱۰) دارقطنی رحمہ اللہ متشدد

(۱۱) تباہی شافعی رحمہ اللہ متعصب

(۱۲) ابن تیمیہ متشدد

(۱۳) ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ حنفیوں کے خلاف متشدد تھے

(۱۴) ابن حزم متشدد تھے (۱۵) امام شعبہ رحمہ اللہ متشدد وغیرہ دیکھئے

(الرفع والعکمل، میزان الاعتدال، التذکیر، تحفة الأحوذی، سیر اعلام النبلاء وغیرہ)

لہذا جرح میں وضاحت کرنا ضروری ہے متعصب، محضت اور متشدد کی جرح مردود ہے

(۳) تواتر عملی:-

اگر کسی کام کا کرنا تواتر عملی سے ثابت ہو تو دلیل کی ضرورت ہی نہیں ہوتی پروفیسر عبداللہ بہاولپوری غیر مقلد لکھتے ہیں:

”میں کہتا ہوں جب کوئی حدیث حد تواتر کو پہنچ جائے تو پھر چھانٹ چھٹائی کی ضرورت نہیں ہوتی روایت ہلال کے معاملہ کو دیکھیں اگر ایک یا دو دیکھیں تو شہادت لی جاتی ہے دیکھنے والوں کی عدالت اور ثقاہت دیکھی جاتی ہے اگر جم غفیر دیکھے تو پھر جانچ پڑتال کی ضرورت نہیں ہوتی“

(رسائل بہاولپوری طبع اول ص ۲۳۲)

اور پھر ص ۶۹۵ پر لکھتے ہیں:

”نماز کے سلسلے میں حدیث سے استدلال کرنے کا طریقہ بہت بعد میں شروع ہوا ہے اور اسی وقت سے اختلافات پیدا ہوئے ہیں اگر لوگ حضور ﷺ کے عمل کو دیکھتے جو تعامل امت کی صورت میں چلا آ رہا تھا تو یہ فتنہ کبھی کھڑا نہ ہوتا“

پھر ص ۸۳ پر تعامل امت کا کھل کر اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اہل حق کے مستمر عمل کے خلاف استدلال کا راستہ گمراہی کا راستہ ہے اور خطروں

سے پر ہے اس لیے مومن کو اس سے بچنا چاہیے

لہذا اہل سنت و جماعت جو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرتے ہیں وہ امت کی اکثریت کا عمل ہے جو نبی ﷺ سے لیکر آج تک پہنچا ہے لہذا عام آدمی کو احادیث سے استدلال کرنا درست نہیں خصوصاً غیر مقلدین کے عوام کو اس سے بچنا چاہیے جیسا کہ انکے معتبر عالم پروفیسر عبداللہ بہاؤ پوری کا بیان ہے

اور پھر اہل سنت کی پہچان امام بخاری رحمہ اللہ نے (جزء رفع یدین مترجم ص ۴۷) پر یہ کی ہے: ”کہ وہ پہلے ائمہ کی اقتداء کرتے ہیں اور اہل بدعت کی پہچان یہ ہے کہ وہ پہلوں کو چھوڑ کر پچھلوں کے پیچھے لگتے ہیں“

اس لیے خیر القرون کے سابقین کے مقابلہ میں خیر القرون کے بعد والوں کے اقوال قبول نہیں امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ خیر القرون کے سابقین میں سے ہیں اور باقی خیر القرون کے بعد کے لہذا امام اعظم رحمہ اللہ کا طریقہ سب سے افضل ہے

قارئین محترم!

اس کتاب سے جس کو نفع حاصل ہو وہ میرے لیے میرے والدین میرے اہل و عیال کے حق میں اللہ رب العزت اور رسول اللہ ﷺ کی رضا کی دعا کرے اور قیامت والے دن نبی ﷺ کی شفاعت کے ملنے کی بھی دعا کرے اللہ رب العزت اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے

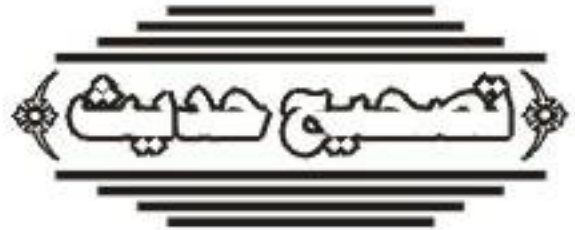
ابو اسامہ ظفر القادری بکھروی رحمہ اللہ



حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حد ثنا ہنادنا وکیع عن سفیان عن (سند کے بعد) حضرت علقمہ رحمہ اللہ سے عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ نے فرمایا کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھکر نہ دکھاؤں؟ پھر آپ نے نماز پڑھی اور صرف تکبیر اولیٰ میں ہاتھ اٹھائے اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن ہے اور کئی اہل علم صحابہ کرام اور تابعین اسی بات کے قائل ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ اور اہل کوفہ امام اعظم رحمہ اللہ اور آپ کے تابعین کا بھی یہی مسلک ہے

(جامع ترمذی ۱/۲۵۱ حدیث ۲۵۸)



۱۔ امام ابو یوسفؒ ترمذیؒ :-

امام ترمذی نے اس روایت کو حسن فرمایا دیکھئے (جامع ترمذی ۱/۲۵۱ تحت حدیث ۲۵۸)

امام ترمذیؒ اپنی جامع ترمذی کتاب العلل میں فرماتے ہیں:

قال ابو عيسى وما ذكرنا في هذا امام ابو عيسىؒ فرماتے ہیں ہم نے اس الكتاب حديث حسن فانما اردنا کتاب میں جو لکھا کہ یہ حدیث حسن ہے تو حسن اسنادہ عندنا كل حديث اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ اس کی سند يروى لا يكون في اسناده من حسن ہے ہر وہ مروی حدیث جس کی سند يتهم بالكذب ولا يكون الحديث میں کوئی متهم بالكذب نہ ہو وہ حدیث شاذ نہ شاذ آمن غير وجه نحو ذاك فهو ہو وہ متعدد طرق سے مروی ہو وہ ہمارے عندنا حديث حسن. نزدیک حسن ہے

۱۔ (جامع ترمذی مع کتاب العلل ج ۲ ص ۸۱۳)

مترجم طبع فرید بک شال لاہور)

ب۔ (شرح منہج الفكر ص ۷۱ مترجم ابن حجر عسقلانی

طبع لاہور)

۲۔ امام دارقطنیؒ :-

سنن دارقطنی میں باب ”ذكر شيخ التطبيق“ میں عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود علقمة عن عبد الله بن مسعود کے طریق سے ”شيخ التطبيق

”کی حدیث روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

”هذا اسناد ثابت صحيح“ (سنن دارقطنی ج ۱ ص ۳۳۹)

یہ سند بعینہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی ترک رفع یدین والی سند ہے چنانچہ امام دارقطنی ”علل“ میں فرماتے ہیں ”انه حديث صحيح الا هذا اللفظة و كذا لك قال احمد بن حنبل وغيره

(کتاب العلل ۵/۱۷۱ تا ۱۷۲ طبع ریاض)

بے شک یہ حدیث صحیح ہے سوائے ”لفظ ثم لم يعد“ کے اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ نے بھی یہی کہا ہے (بحوالہ نصب الراية ج ۱ ص ۳۹۵) مگر اس روایت میں تو ”ثم لم يعد“ نہیں ہے یہ تو سند اور متن کے ساتھ امام دارقطنی کے نزدیک بھی صحیح ہے (۲۶۳) علامہ ابن حزم اور امام ابن قنطان :-

ان دونوں حضرات کی تصحیح متعدد کتب حدیث میں نقل کی گئی ہے چنانچہ ”تقریب“ اور اسکی شرح ”التقریب“ ج ۱ ص ۲۶۳ میں اور ”الدرایہ“ ج ۱ ص ۱۵۰ اور تلخیص الخیر ج ۱ ص ۲۲۲ میں اور تنزیہ الشریعہ ج ۱ ص ۱۰۲ چنانچہ اسکے مصنف علامہ ابن عراقؒ علامہ زرکشیؒ سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

صححه ابن حزم و اس حدیث کو ابن حزم اور امام الدارقطنی و ابن قنطان دارقطنی اور ابن قنطان وغیرہم صحیح کہا ہے

(تنزیہ الشریعہ ج ۱ ص ۱۰۲)

علامہ زیلعیؒ امام ابن قنطانؒ کی تصحیح نقل کرتے ہیں:

”وقال ابن قنطان والذي عندي انه صحيح“ -- الخ

امام ابن قطان رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے (نصب الراية ج ۱ ص ۳۹۵) ابن حزم نے ”مکلی ابن حزم ج ۳ ص ۴۲ پر اس حدیث کو صحیح کہا ہے اسی طرح ”العلیقات سلفیہ ص ۱۰۳، میں ہے

(۵) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ:-

امام دارقطنی ”علل“ میں فرماتے ہیں:

انه حدیث صحیح الا هذا
اللفظة و كذلك قال احمد بن
حنبل وغيره

بے شک یہ حدیث صحیح ہے اور سوائے
لفظ ”ثم لم يعد“ کے اور امام احمد
بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی یہی کہا
ہے (نصب الراية ج ۱ ص ۳۹۵)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو بھی صرف لفظ ”ثم لم يعد“ پر اعتراض ہے باقی حدیث سند و متن صحیح مانتے ہیں اور اس روایت میں وہ لفظ ہی نہیں لہذا وہ بھی اس حدیث کی تصحیح کرنے والوں میں ہیں اور انکی طرف تضعیف کی نسبت کرنا صحیح نہیں ہے

(۶) علامہ ابن قیم:

علامہ ابن قیم اس حدیث پر معترضین کے جملہ اعتراضات کا مختصر تذکرہ کرنے کے بعد جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وقال الحاکم خبر ابن مسعود امام حاکم نے فرمایا کہ حضرت ابن مسعود مختصر و عاصم بن کلیب لم یخرج رحمہ اللہ کی حدیث لمبی حدیث سے مختصر کی گئی حدیثہ فی الصحیح و لیس کما قال ہے اور اسکے راوی عاصم بن کلیب کی فقدا احتج به مسلم.... الخ حدیث صحیح بخاری یا صحیح مسلم میں نہیں ہے علامہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے

جیسا کہ امام حاکم فرماتے ہیں پس اسکی حدیث امام مسلم نے بطور حجت صحیح مسلم میں روایت کی ہے (لہذا اسکے ثقہ ہونے میں شک نہیں)

(تہذیب السنن مع مختصر السنن ج ۱ ص ۳۶۸)

ذرا آگے لکھتے ہیں:

والا دراج ممکن فی قوله
ثم لم يعد واما باقیہا فاما
ان یکون قد روی
بالمعنی واما ان یکون
صحیحاً

اس روایت میں لفظ ”ثم لم يعد“ کا
مدرج ہونا تو ممکن ہے لیکن باقی الفاظ
حدیث یا روایت بالمعنی ہیں یا اس طرح
ہی صحیح ہیں

(تہذیب السنن مع مختصر السنن ج ۱ ص ۳۶۸)

(۷) علامہ ابن دینق العید رحمہ اللہ:-

قال الشيخ تقی الدین ابن دینق العید رحمہ اللہ اپنی کتاب الامام میں فرماتے ہیں کہ عاصم بن کلیب سے امام مسلم نے صحیح مسلم میں روایت کرتے ہیں اسی طرح عبد الرحمن سے بھی (لہذا انکے ثقہ ہونے میں کوئی شک نہیں) ویسے بھی امام ابن معین رحمہ اللہ نے دونوں کو ثقہ کہا ہے اور علقمہ بالاتفاق حجت

قال الشيخ تقی الدین فی الامام و
عاصم بن کلیب اخرج له مسلم و
عبد الرحمن بن الاسود ایضاً اخرج
له مسلم و هو تابعی و ثقة ابن معین
و علقمة فلا یسأل عنه للاتفاق علی
احتجاج به

ہے (نصب الراية ج ۱ ص ۳۹۵، ۳۹۶)

لہذا اس سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے جھٹ ہونے میں کوئی شک نہیں علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے اس حدیث پر دیگر تمام اعتراضات کا جواب بھی دیا ہے دیکھئے

(نصب الرایۃ ج ۱ ص ۳۹۲، ۳۹۵)

(۸) علامہ زیلعی رحمہ اللہ:-

علامہ زیلعی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر معترضین کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

وهذا اختلاف يؤدى الى
طرح القولين والرجوع
الى صحة الحديث لو
روده عن الثقات.

حدیث کے تعلیل میں یہ اختلاف دونوں
قولوں کے ساقط ہونے اور صحت حدیث
کی طرف رجوع کرنے کا تقاضا کرتا ہے
اسکے ثقہ راویوں کے مروی ہونے کی وجہ

سے (نصب الرایۃ ج ۱ ص ۳۹۶)

امام صاحب نے معترضین کے اعتراضات کو ساقط اور مردود قرار دیا اس حدیث کے راویوں کے ثقہ ہونے کی وجہ سے غور و فکر کی بات ہے

(۹) علامہ علاؤ الدین ابن الترمذی رحمہ اللہ:-

علامہ ابن الترمذی رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کے راویوں کی فرداً فرداً توثیق کے بعد لکھتے ہیں:

والحاصل ان رجال هذا
الحديث على شرط مسلم.

حاصل یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام
راوی مسلم کی شرط پر ہیں یعنی ثقہ ہیں

(الجوهر النقي على البيهقي)

(ج ۲ ص ۷۸)

(۱۰) خاتمة المحمدین علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ:-

علامہ سیوطی رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قال الزركشي فقد صححه ابن
حزم والدارقطني و ابن القطان
وغیرهم وبوب عليه النسائي
الرخصة في ترك ذلك قال ابن
دقيق العيد في الامام و عاصم بن
كليب ثقة اخراج له مسلم و عبد
الرحمن اخراج له مسلم ايضاً و
هو تابعي وثقة ابن معين وغيره.

علامہ زرکشی رحمہ اللہ نے کہا کہ اس حدیث کو ابن
حزم، دارقطنی، ابن القطان وغیرہم نے صحیح قرار
دیا ہے اور امام نسائی نے (السنن میں) اس پر
ترک رفع الیدین کی رخصت کا باب قائم کیا
ہے اور علامہ ابن دقیق العید نے الامام میں
عاصم بن کلب بن کلب کو ثقہ فرمایا اور کہا کہ اس کو امام مسلم
نے صحیح مسلم میں روایت کیا اسی طرح عبد
الرحمن کو بھی جو تابعی اور ثقہ ہے اور ابن معین

نے دونوں کو ثقہ کہا (اللائی المصنوعة ج ۲ ص ۱۹)

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے تصحیح نقل کرنے کے بعد کوئی جرح نہیں کی اور بغیر تردید کے نقل فرمایا جو کہ تائید پر دلالت کرتا ہے یعنی وہ بھی اس حدیث کے صحیح ہونے پر متفق ہیں

(۱۱) علامہ احمد شاہ کر (غیر مقلد):-

علامہ احمد شاہ کر حاشیہ محلی ابن حزم میں لکھتے ہیں ”ہو حدیث صحیح“ یہ حدیث صحیح ہے
علامہ احمد شاہ کر نے اپنے شرح نما حاشیہ ترمذی میں لکھا ہے:

[وهذا الحديث صححه ابن حزم وغيره من الحفاظ و هو حديث صحيح
وما قالوه في تعليه ليس بعلة]

اس حدیث کو ابن حزم وغیرہ حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے اور (فی الواقع) یہ حدیث صحیح ہے
اور اس کو معلول قرار دینے کیلئے جو کچھ کہا ہے وہ حقیقتاً علت نہیں

(حاشیہ ترمذی احمد شاکر ج ۲ ص ۴۱)

(۱۲) سید ہاشم عبد اللہ یمانی:-

الدرایہ فی تخریج الہدایہ کے حاشیے میں لکھتے ہیں:

وقد رایت لاحمد شاکر رحمہ میں نے ترمذی کے حاشیہ میں احمد شاکر کا
 اللہ فی تعلیقہ علی الترمذی کلاماً نفیس کلام دیکھا ہے جسے میں اس کے
 نفیساً انقلہ ہنا لفائدہ مفید ہونے کی وجہ سے یہاں نقل کرتا ہوں

(حاشیہ الدرایہ ج ۱ ص ۱۵۰)

آگے حاشیہ ترمذی احمد شاکر کی وہ عبارت نقل کی ہے جسکو میں نے اوپر نقل کیا ہے
 (۱۲:۱۳) علامہ شعیب ارناؤوط اور علامہ زہیر الشاولیش (غیر مقلد):-

شرح السنۃ میں لکھتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے پھر فرماتے ہیں:

وما قالوہ فی تعلیقہ لیس بعلہ اور جو بعض نے اس حدیث میں علمیں نکالی

ہیں وہ کچھ نہیں (کیونکہ اس میں کوئی خرابی

نہیں) (شرح السنۃ ج ۳ ص ۲۴)

علامہ شعیب ارناؤوط مسند احمد کی تحقیق میں مسند عبد اللہ بن مسعود ص ۲۰۲، ۲۰۳ برقم ۳۶۸۱

ص ۲۸۰ پر لکھتے ہیں ”رجالہ ثقات“

(۱۵) علامہ عبد القادر الارناؤوط:-

صحاح ستہ کے مجموعہ ”جامع الاصول“ کے حاشیہ میں اس حدیث کی تخریج کے بعد لکھتے ہیں:

(جامع الاصول ج ۵ ص ۳۰۲)

”واسنادہ صحیح“ اسکی سند صحیح ہے

(۱۶) ناصر الدین البانی (غیر مقلد):-

ناصر الدین البانی نے سنن کی کتابوں کی صحیح اور ضعیف احادیث الگ الگ کتابی

شکل میں شائع کر کے انکے نام ”صحیح ترمذی، ضعیف ترمذی، صحیح ابوداؤد، ضعیف ابوداؤد،
 وغیرہ رکھے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی حدیث چونکہ نسائی، ابوداؤد، ترمذی، میں
 موجود تھی تو البانی صاحب نے اسکو تینوں کتابوں کی صحیح سنن ترمذی ج ۱ ص ۸۲ وغیرہ اسی
 طرح مشکوٰۃ میں بھی یہ حدیث تھی تو علامہ البانی نے اسپر تحقیقی کام کیا اور اسکو صحیح لکھا دیکھئے
 تخریج احادیث مشکوٰۃ حدیث نمبر ۸۰۹، مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں:

والحق انه حدیث صحیح و

اسنادہ صحیح علی شرط

مسلم ولم نجد لمن اعلمه

حجة یصلح التعلق بها ورد

الحدیث من اجلها.

اور حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث بھی صحیح ہے
 اور اسکی سند بھی مسلم کی شرط کے مطابق صحیح
 ہے اور جن لوگوں نے اس حدیث کو
 معطل قرار دیا ہے ہمیں انکی کوئی ایسی
 دلیل نہیں ملی جس سے استدلال صحیح ہو اور

اس وجہ سے حدیث رد کردی جائے

(مشکوٰۃ المصابیح تحقیق محمد ناصر البانی ج ۱ ص ۲۵۴)

(۱۷) عطاء اللہ امرتسری (غیر مقلد):-

عطاء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قد تکلم ناس فی ثبوت

هذا الحدیث والقوی انه

ثابت من رواية عبد الله

بن مسعود رضی اللہ عنہ.

بعض لوگوں نے اس حدیث کے

ثبوت میں کلام کیا ہے لیکن قوی

بات یہ ہے کہ یہ حدیث حضرت عبد

اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت سے

ثابت ہے

(التعلیقات سلفیہ ج ۱ ص ۱۲۳)

اس کتاب کے اسی صفحہ پر فرماتے ہیں ”قد صححه بعض اهل الحديث“ ضرور بعض اہل حدیث نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے (التعلیقات سلفیہ ج ۱ ص ۱۲۳)

(۱۸) علامہ دکتور طاہر محمد درویری:-

علامہ دکتور نے ”مدوئۃ الکبریٰ“ کی احادیث کی تخریج میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کی سند کے ایک ایک راوی کی تعدیل و توثیق کے بعد ”الحکم علیٰ هذا الحديث“ کے تحت لکھتے ہیں:

حدیث المدونة حدیث	مدوئۃ الکبریٰ کی یہ حدیث حسن ہے
حسن لان فی سندہ	کیونکہ اس کی سند میں عاصم بن کلیب
عاصم بن کلیب و هو	ہے جو صدوق (سچا) ہے اور اسکے باقی
صدوق و بقیۃ رجالہ	راوی ثقہ ہیں امام ترمذی نے بھی اس
ثقات وقد حسنه	حدیث کو حسن کہا ہے
الترمذی.	(تخریج احادیث المدوئۃ ج ۱ ص ۲۰۳)

(۱۹) علامہ محمد خلیل ہر اس (غیر مقلد):-

علامہ محمد خلیل لکھتے ہیں:

”وہو حدیث صحیح حسنة الترمذی“ یہ حدیث صحیح ہے اور امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے (حاشیہ محلی ابن حزم ج ۲)

(۲۰، ۲۱) امام ابو داؤد اور امام منذری رحمہما:-

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اس حدیث کو باب ”من لم يذكر الرفع عند الركوع“ میں امام وکیع کے طریق سے ذکر کیا اور اس کے متابع راویوں کا بھی ذکر کیا اور کوئی

اعتراض نہیں کیا جو اس کے صحیح ہونے کی دلیل ہے اگر کوئی اعتراض ہوتا تو متابع راویوں کا بھی ذکر نہ کرتے اور کوئی وجہ ہوتی تو وہ بیان کرتے دیکھئے (سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۱۱۶)

اسی طرح علامہ منذری نے بھی ”مختصر منذری“ میں اس حدیث کے بعد لکھا

”واخرجه الترمذی والنسائی وقال الترمذی حدیث حسن“ اور اسکے ساتھ اختلاف نہیں کیا جو صحیح کی علامت ہے دیکھئے

(مختصر منذری ج ۱ ص ۳۶۷)

(۲۲) محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمہ اللہ:-

امام طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب ”شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۲۶۰“ میں اس سے استدلال کیا ہے اور اسے صحیح مانا ہے اسی طرح ج ۱ ص ۳۶۵ پر بھی استدلال کیا ہے

نور العینین میں حافظ زبیر علی زئی نے ص ۱۱۹ پر اس روایت کے بارے میں امام ترمذی اور ابن حزم کی تصحیح یوں کی نقل کی ہے ”سنن ترمذی ۱/۵۹ وقال حدیث حسن المحلی ابن حزم

۸۸، ۸۷/۴ وقال ان هذا الخبر صحيح“

(۲۳) ملا علی قاری رحمہ اللہ:-

ملا علی قاری رحمہ اللہ نے بھی حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو صحیح مانا ہے وہ فرماتے ہیں:

قلت: حدیث ابن مسعود رواہ	حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو روایت
ابوداؤد والترمذی، قال	کیا ابو داؤد اور ترمذی نے امام
الترمذی حدیث حسن	ترمذی نے اسکو حسن کہا اور امام
واخرجه النسائی عن ابن	نسائی نے بھی اسکو روایت کیا ابن
المبارك بسندهما.	مبارک کی سند سے

(الموضوعات الکبریٰ ص ۳۵۲ طبع کراچی)

(۲۴) امام مالک رحمہ اللہ:-

علامہ ابن رشد مالکی لکھتے ہیں:

[[پس اہل علم نے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حدیث براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو ترجیح دیتے ہوئے صرف رفع یدین بوقت تحریمہ پر اکتفاء کیا ہے اور اہل مدینہ کے عمل کے ساتھ موافقت کی وجہ سے امام مالک علیہ رحمہ اللہ کا مذہب بھی یہی ہے]]

(مدایة المجتہد ۱/۹۷)

لہذا اس روایت کو انھوں نے بھی صحیح سمجھا ہے لہذا تب ہی عمل کیا ہے
علامہ زرقانی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لله در مالك ما ادى نظره لما
اختلف الروايات عن ابن
عمر لم يأخذ به واخذ بما جاء
عمر وابن مسعود لا اعتضاده
كما قال ابن عبد البر من جهة
النظر.

اللہ تعالیٰ بھلا کرے امام مالک رحمہ اللہ کے لئے کیا ہی دقیق نظر تھی انکی جب ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلافات واقع ہوئے تو اس پر عمل نہ کیا اور حضرت عمر و ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے فرمان پر عمل کیا بوجہ مضبوطی کے جیسا کہ ابن عبد البر نے کہا ہے کہ جہت نظر کی

ہنا پر امام مالک کا یہ فیصلہ ہے
(زرقانی شرح موطا بحوالہ حاشیہ
التمیذ ۹/۶۲۸)

(۲۵) عبید اللہ سندھی (غیر مقلد):-

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند صحیح ہے (مرآۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۲۹۳)

(۲۶) عبدالحی لکھنوی:-

عبدالحی لکھنوی حاشیہ موطا امام محمد میں فرماتے ہیں:
پھر عدم رفع یدین کی حدیثوں کی سندیں بھی صحیح نہیں سوائے حدیث ابن مسعود کے
(حاشیہ موطا امام محمد ص ۸۹)

(۲۷) علامہ ہاشم سندھی رحمہ اللہ:-

علامہ ہاشم سندھی فرماتے ہیں:

[[مسند ابی داؤد صحیح علی شرط الشیخین یعنی ابوداؤد کی سند امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح ہے]]
(کشف الرین مترجم ص ۵۶ مع حاشیہ محمد عباس رضوی، کشف الرین ص ۱۱ بحوالہ جلاء العینین ص ۷۰۶)
(۲۸) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ:-

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے امام اوزاعی کے سامنے یہ حدیث پیش فرمائی اور اسکے راویوں کی توثیق فرمائی اور فرمایا تمہارے راویوں سے میرے راوی بہتر ہیں اس طرح انھوں نے اس حدیث کو صحیح فرمایا ملاحظہ فرمائیے
(مسند امام اعظم ص ۸۹، ۹۰ مترجم طبع فرید بک شال لاہور، فتح القدیر ۱/۲۱۹ طبع مصر، شرح سفر السعادت ص ۶۶، الروضة الندیہ ۱/۹۵)
(۲۹) امام نیوی رحمہ اللہ:-

امام نیوی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”آثار السنن“ میں فرماتے ہیں

”رواة الفلاحة و هو حدیث صحیح“ اس کو روایت کیا اصحاب ثلاثہ نے اور یہ

حدیث صحیح ہے

(آثار السنن مترجم ص ۱۵۰ برقم ۴۰۲، توضیح السنن شرح آثار السنن ۱/۳۶۲ مترجم)

(۳۰) امام بخاری رحمہ اللہ:

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث سفیان ثوری رحمہ اللہ کی سند سے لکھ کر اور عبداللہ بن ادریس کی سند سے بھی روایت لکھی اور پھر فرمایا:

[[فہذا أصح (عبداللہ بن ادریس کی) یہ روایت زیادہ صحیح ہے یعنی سفیان کی روایت بھی صحیح ہے لیکن یہ زیادہ صحیح ہے]] (جزر فحیدین ترجمہ تحقیق حافظ زبیر علی زئی ص ۵۷ برقم ۳۲)

(۳۱) امام علاؤ الدین مغطائی رحمہ اللہ:

امام علاؤ الدین مغطائی شرح ابن ماجہ ج ۵ ص ۱۳۶ پر لکھتے ہیں ”صحیح“

(۳۲) امام بدر الدین عینی رحمہ اللہ:

امام بدر الدین عینی رحمہ اللہ بھی روایت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو شرح سنن ابی داؤد ج ۳ ص ۳۲۱ پر لکھتے ہیں ”صحیح“

(۳۳) حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ:

حافظ قاسم بن قطلوبغا رحمہ اللہ کتاب ”التعریف الاخبار بتخریج احادیث الاختیار“ قلمی میں رقم ۱۱۶ اس روایت کو ”صحیح“ کہتے ہیں

(۳۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اپنی ”الدراۃ“ ج ۱ ص ۱۵۰ میں اس روایت کے بارے میں لکھتے ہیں ”صحیح“

(۳۵) علامہ عابد سندھی المدنی رحمہ اللہ:

علامہ عابد سندھی المدنی رحمہ اللہ ”مواہب الطیفہ قلمی ص ۲۵۹ میں اس روایت کو صحیح

فرماتے ہیں

(۳۶) علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ:

علامہ وصی احمد محدث سورتی رحمہ اللہ ”التعلیق المجلی لما فی منیة المصلی ص ۳۰۵“ میں اس روایت کو صحیح فرماتے ہیں

(۳۷) علامہ مخدوم عبداللطیف سندھی رحمہ اللہ:

اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں ”صحیح“ دیکھئے

”ذب ذبابات الدراسات ج ۱ ص ۶۰۸، ۶۰۹“

(۳۸) علامہ انور شاہ کشمیری:

علامہ کشمیری نیل الفرقہ ج ۱ ص ۶۴ پر لکھتے ہیں ”صحیح“

(۳۹) علامہ ابو عبد الرحمن محمد عبداللہ بخاری (غیر مقلد):

علامہ صاحب ”عقیدہ محمدیہ“ ج ۲ ص ۱۱۶ پر اس روایت کو ”صحیح“ لکھتے ہیں

(۴۰) علامہ شبیر احمد عثمانی:

علامہ عثمانی ”فتح الملبم“ ج ۲ ص ۱۲ میں اس روایت کو صحیح لکھتے ہیں

(۴۱) مولانا ابراہیم سیالکوٹی (غیر مقلد):

”واضح البیان“ ص ۳۹۹ میں اس روایت کو صحیح مانتے ہیں

(۴۲) ڈاکٹر شریف منصور بن عون:

ڈاکٹر صاحب ”مرویات ابن مسعود رضی اللہ عنہ“ ج ۱ ص ۴۸۷ میں اس روایت کو صحیح

فرماتے ہیں

(۴۳) محدث الفقیر سید محمد رفیع زبیدی رحمہ اللہ:

”عقود الجواهر المنفیة“ ج ۱ ص ۱۰۲ میں اس روایت کو صحیح فرماتے ہیں

(۴۴) علامہ محمد حسن سنہلی رحمۃ اللہ علیہ:

کتاب ”تنسیق النظام فی مسند الامام ص ۵۱“ میں اس روایت کو صحیح کہتے ہیں

(۴۵) امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس حدیث کو صحیح سمجھتے ہیں (فتاویٰ رضویہ ۶/۱۵۳)

(۴۶) محدث عبدالمصلیٰ امین:

حاشیہ جامع المسانید والسنن ابن کثیر ج ۲ ص ۲۷۷ رقم ۴۹۶ میں اس روایت کو صحیح مانتے ہیں

(۴۷) علامہ حسین سلیم اسد:

حاشیہ مسند ابی یعلیٰ موصلی رقم ۵۳۰۲ میں اس روایت کی سند کو صحیح لکھتے ہیں

(۴۸) مولانا محمد صدیق نجیب آبادی:

”انوار المحمود شرح ابی داؤد“ ج ۱ ص ۲۰۰ میں اس روایت کو صحیح لکھتے ہیں

(۴۹) امام ابوعلی طوسی رحمۃ اللہ علیہ:

امام صاحب مختصر الاحکام للطوسی ج ۲ ص ۱۰۳ میں اس روایت کی تحسین کرتے ہیں

(۵۰) ڈاکٹر رانا اسحاق (غیر مقلد):

ڈاکٹر رانا اسحاق غیر مقلد نے اپنے رسالہ ”رفع یدین“ ص ۲۱ تا ۲۳ میں اس روایت کو صحیح کہا ہے

جن محدثین نے اپنی کتابوں میں اس کو روایت کیا وہ درج ذیل ہیں ﴿

(۵۱) امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ:

امام صاحب نے مسند ابی شیبہ ج ۱/۱۵۹ میں اس کو روایت کیا ہے اور سکوت فرمایا

(۵۲) حافظ ابن کثیر دمشقی رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے جامع المسانید والسنن ج ۲ ص ۲۷۶ رقم ۴۹۶ میں روایت کیا ہے

(۵۳) الدکتور بشار عور معروف:

المسند الجامع ۱۱/۵۱۷ رقم ۹۰۲۹ طبع بیروت

(۵۴) حافظ ابن الحادی رحمۃ اللہ علیہ:

تنقیح التحقيق ۲/۱۴۰

(۵۵) حافظ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ:

بدایۃ المجتہد ۳/۹۹

(۵۶) امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ:

فتح القدير جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۳

(۵۷) امام یوسری رحمۃ اللہ علیہ:

اتحاف (قلمی نسخہ) ۱/۲۰۰ میں

(۵۸) امام یحون بن سعید مصری رحمۃ اللہ علیہ:

المدوۃ الکبریٰ ۱/۶۱

(۵۹) امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ:

سنن نسائی ۱/۱۱۶ میں

(۶۰) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ:

امام ذہبی نے اس روایت کو لکھ کر سکوت فرمایا ہے

دیکھئے ”المہذب فی اختصار السنن الکبریٰ“ ۳/۵۲۵ رقم ۲۲۶۸

(۶۱) مولانا ظفر احمد عثمانی:

مولانا عثمانی نے اعلاء السنن مترجم ۴۴۰ پر روایت کیا اور صحیح مانا

(۶۲) محدث دکن حضرت علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمہ اللہ:

زجاجہ المصنح ج ۱ ص ۵۷۲ رقم ۱۰۶۵ مترجم میں روایت کیا اور اسکو صحیح مانا

(۶۳) امام عبدالرزاق رحمہ اللہ

مصنف عبدالرزاق ۶۸۱۲ میں سفیان عن عاصم بن کلیب کی سند کو نقل کیا اور سکوت اختیار فرمایا

(۶۴) امام ابن جوزی رحمہ اللہ:

جامع المسانید ابن جوزی ج ۵ ص ۱۴۴ مسند عبداللہ بن مسعود میں اسکو نقل کیا اور سکوت فرمایا

﴿سند کا تعارف﴾

اس حدیث کی سند میں کل آٹھ راوی ہیں

(۱) پہلے راوی خود امام ترمذی ہیں جنکے ثقہ ثبت امام ہونے میں سب کا اتفاق ہے غیر مقلدین کے مدد و اور مستند عالم نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی کتاب ”المحطۃ“ میں لکھتے ہیں:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اس کتاب (ترمذی) کو تصنیف کیا اور علماء

حجاز، علماء عراق و علماء خراسان پر پیش کیا سب اس کتاب پر راضی ہوئے (یعنی سب

نے پسند کیا) امام ترمذی فرماتے ہیں کہ جس گھر میں یہ کتاب ہوگی گویا کہ اس گھر میں

نبی کریم ﷺ کلام فرماتے ہیں امام ابن اثیر فرماتے ہیں کہ ترمذی کی کتاب ”ہذا

احسن الكتب“ تمام کتابوں سے اچھی ہے اور نواب صاحب فرماتے ہیں کہ

حضرت ابو اسماعیل ہروی نے فرمایا کہ میرے نزدیک ترمذی شریف، بخاری و مسلم

سے بھی زیادہ نافع کتاب ہے اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اس کتاب کی ہر

حدیث معمول بہ ہے (المحطۃ فی ذکر صحاح ستہ ص ۲۳۹، ۲۴۰)

(۲) ہناد رحمہ اللہ:-

انکا اصل نام ہناد بن السری بن مصعب بن ابی بکر بشر ہے انھوں نے عبدالرحمن

بن ابی زناد و ہشتم، ابی بکر بن عیاش، عبداللہ بن ادریس، حفص بن غیاث، عبداللہ بن

مبارک، فضیل بن عیاض، ابن عیینہ اور وکیع سے روایت کی ہے صحیح بخاری کا راوی ہے امام

بخاری نے خلق افعال العباد میں ان سے روایت کی ہے اسی طرح ابو حاتم رازی، امام ابو

زرعہ وغیرہ نے بھی اس سے روایت کی ہے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا ہناد کو لازم

پکڑو امام ابو حاتم نے کہا کہ ہناد صدوق ہے یعنی سچا ہے امام نسائی نے کہا کہ ہناد ثقہ ہے ابن

حبان نے ثقات میں داخل کیا ہے (تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۴۷، ۴۸)

(۳) وکیع بن الجراح رحمہ اللہ:-

یہ بھی صحیح بخاری و صحیح مسلم کا راوی ہے امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری مترجم و حدیث

الزمان ج ۲ ص ۲۵۲، ۱۸۹ میں روایت کی ہے اسی طرح امام مسلم نے صحیح مسلم شرح سعیدی

ج ۷ ص ۱۰۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۷۹، ۲۸۲، ۳۵۱، ۷۷۱، میں روایت کی ہے اسکے علاوہ انہوں

نے اپنے باپ اور اسماعیل بن ابی خالد، عکرمہ بن عمار، امام اعمش، ابن جریج، امام اوذاعی

اور امام مالک اور بہت سارے محدثین سے روایت کی ہے اور جن محدثین نے آپ سے

روایت کی ہے ان میں بعض نام یہ ہیں سفیان ثوری، عبدالرحمان بن مہدی، امام احمد، امام

قعنبی، یحییٰ بن یحییٰ، اور کثیر لوگ، عبداللہ بن احمد نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں

نے وکیع سے بڑا عالم اور بڑا حافظ نہیں دیکھا اور فرماتے تھے کہ وکیع حافظ ہے حافظ ہے اور

عبدالرحمن بن مہدی سے بڑا حافظ ہے (تہذیب التہذیب ج ۶ ص ۸۱، ۸۲)

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”ثقہ، حافظ، عابد من کبار التاسعة“

ثقة، حافظ، عابد اور نویں طبقہ کے علماء کبار میں سے ہے (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۲۸۳)
امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کہ یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں وکیع اپنے زمانے میں ایسے تھے جیسے امام اوزاعی رحمہ اللہ:
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

میں نے وکیع سے کوئی افضل آدمی نہیں دیکھا۔۔۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کہتے ہیں آج دونوں شہروں (کوفہ و بصرہ) کے بڑے عالم وکیع بن جراح ہیں
(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۲۳۹ طبقہ ۶)

تمام اصحاب ستہ یعنی امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ نے ان سے روایت کی ہے لہذا ان کے ثقہ ہونے میں کوئی شک نہیں
(۴) سفیان ثوری رحمہ اللہ:-

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ بخاری و مسلم کے راوی ہیں خصوصاً بخاری شریف کے مرکزی راویوں میں سے ہیں بخاری شریف ج ۱ مترجم وحید الزمان مکتبہ رحمانیہ ص ۱۴۷، ۱۵۳، ۱۸۹، ۱۹۷، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۱۰، ۲۱۶، ۲۳۵، ۲۸۴، ۲۹۰ وغیرہ ۱۱۹ مقام پر راوی ہیں اب ج ۲ دیکھئے ص ۴۹، ۶۸، ۷۱، ۹۰، ۹۷، ۹۹، ۱۰۰، ۱۱۴، ۱۷۶، ۱۹۵، ۲۳۹، ۲۴۰ پر تقریباً پچاس سے زیادہ جگہ راوی ہیں اب دیکھئے بخاری ۳/ ۵۸، ۵۹، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۲۷، ۱۳۰، ۱۴۴، ۱۸۶، ۲۱۴، ۲۲۹، ۲۳۱، ۲۳۷، ۲۵۱ پر تیس سے زیادہ مرتبہ راوی ہیں اسی طرح صحیح مسلم میں راوی ہیں دیکھئے حدیث نمبر ۵۳۷، ۶۳۸۱ وغیرہ

آپ کا پورا نام سفیان بن سعید بن مسروق "ثور" ان کے جد اعظم کا نام تھا سفیان ثوری رحمہ اللہ کبار تبع تابعین میں جلیل القدر عظیم الشان امیر المؤمنین فی الحدیث مجتہد وقت قطب الاسلام محدث، و فقیہ عابد و زاہد تھے ان سے روایت کرنے والوں میں

امام مالک، شعبہ اور امام اوزاعی جیسے کبار محدثین تھے انکی تعریف کرنے والوں میں عبد اللہ بن مبارک، یحییٰ قطان، یحییٰ بن معین، ابو داؤد، شعبہ اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسے محدثین تھے آپ ۹۷ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۶۱ ہجری میں وفات پائی
(مظاہر حق اسماء الرجال متعلقہ مشکوٰۃ ملحق ج ۵ ص ۶۸ ترجمہ سفیان ثوری)

تذکرۃ القاری میں ہے: کہ انکی جلالت قدر کثرت علوم صلابت دینی ثقاہت اور امانت پر تمام علماء متفق ہیں اور تبع تابعین میں ہیں ابو عاصم نے کہا کہ سفیان ثوری امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں ابن مبارک نے کہا میں نے ہزار لوگوں سے حدیث لکھی ہے لیکن سفیان سے کوئی افضل نہیں دیکھا امام ابن معین نے فرمایا جو کوئی ثوری کی مخالفت کرے تو قابل قبول ثوری ہے امام ابن عیینہ نے کہا کہ میں سفیان ثوری کا غلام ہوں اور وہیب حفظ میں سفیان ثوری کو امام مالک پر مقدم کرتے تھے اور وہ ساتویں طبقہ رؤساء میں تھے
(تذکرۃ القاری بحوالہ کشف الرین ص ۵۲، ۵۳)

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ثقة، حافظ، فقیہ، عابد، امام حجتہ (تقریب التہذیب ۱/ ۳۷۱) علامہ ذہبی نے "تذکرۃ الحفاظ" ج ۱ ص ۷۲ تا ۷۵ پر بڑی تفصیل کیساتھ تذکرہ کیا ہے
ابن کثیر رحمہ اللہ البدایہ والنہایہ میں لکھتے ہیں:

[آپ حدیث میں امیر المؤمنین تھے اور ابن مبارک نے بیان کیا کہ میں نے گیارہ سو شیوخ سے لکھا ہے وہ ان میں سب سے افضل تھے اور ایوب نے بیان کیا میں نے کسی کوئی کو نہیں دیکھا جسے آپ پر ترجیح دوں۔۔۔ عبد اللہ نے بیان کیا میں نے ثوری سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا اصحاب مذاہب ثلاثہ نے بیان کیا ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں اور شعبی اپنے زمانے میں اور ثوری اپنے زمانے میں امام تھے] (البدایہ والنہایہ ج ۱ ص ۱۶۵)

یہی گوند لوی غیر مقلد نے اپنی کتاب آمین بالجہر ص ۲۵ پر لکھا ہے کہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں: ”سفيان الثوري الامام المشهور الفقيه العابد الحافظ الكبير وصفه النسائي وغير بالتدليس وقال البخاري ما اقل تدليسه“

امام سفيان ثوري مشہور امام، فقیہ، عابد اور بہت بڑے حافظ تھے امام نسائی وغیرہ نے انکو مدلس کہا اور امام بخاری نے فرمایا انکی تدلیس بہت کم ہے حافظ ابن حجر نے مدلسین کو ۵ طبقات میں تقسیم کیا ہے اور امام ثوری کو دوسرے طبقے میں شمار کیا ہے (دیکھئے طبقات المدلسین ص ۲۲) اور دوسرے طبقے کی خود ہی وضاحت فرمادی، فرماتے ہیں ”السانية من احتمل الاثمة تدليس واخرج جواله في الصحيح لا مامته وقلته تدليس في جنب ماروي كالثوري او كان لا يدلس الا عن ثقة كاهن عيينة“: دوسرا طبقہ جن کی تدلیس کو آئمہ نے قبول کیا ہے انکی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے صحیح میں احادیث لی ہیں جیسا کہ ثوری تھے یا پھر اس طبقہ میں ایسے راوی ہیں جو صرف ثقہ راویوں سے تدلیس کرتے تھے جیسا کہ امام ابن عیینہ، حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی اس اصولی تحریر سے واضح ہو گیا کہ اگرچہ امام ثوری مدلس تھے مگر انکی تدلیس مضر نہیں جو حدیث کی صحت پر اثر انداز ہو اور حدیث کو تدلیس کی وجہ سے رد کر دیا جائے (آمین بالجہر ص ۲۵، ۲۶)

امام سفيان ثوري کی امامت، عدالت، ثقاہت ہم نے ثابت کر دی رہی تدلیس وہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سے ہم نے رفع کر دی ہے پھر بھی تسلی کیلئے بخاری شریف سے امام ثوری رحمہ اللہ کی عن سے روایات دکھاتے ہیں کیونکہ امام بخاری نے فرمایا ہے کہ انکی تدلیس بہت قلیل ہے بخاری ج ۱ ص ۲۱۶، ۲۹۶، ۳۵۵، وغیرہ میں ج ۲ ص ۲۹، ۲۹۴، ۳۱۷، ۳۵۳، ۳۷۳، ۳۸۰، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۲۱، ۴۹۰، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۳۷، ۵۸۰، ۶۲۳، ۶۵۳،

پر عن کے ساتھ روایت فرما رہے ہیں اور امام بخاری نے انکو قبول فرمایا ہے حافظ زبیر علی زئی کا سفيان ثوري رحمہ اللہ کو ثقہ راوی ہوتے ہوئے قبول نہ کرنا سیدہ زوری کے سوا کچھ نہیں اور یہ کہنا کہ انکی کوئی متابع روایت نہیں جو قوی ہو اور عاصم بن کلیب اس روایت میں منفرد ہیں یہ سب جہالت یا تشدد ہے (نور العینین ص ۱۲۷، ۱۲۸) انشا اللہ ہم عنقریب قوی متابعات بھی پیش کریں گے امام سفيان ثوري رحمہ اللہ کا تعارف ذرا لمبا ہو گیا یہ اس لیے کہ بعض نا اہل لوگوں نے امام سفيان ثوري رحمہ اللہ کی روایات کو رد کرنے کی کوشش کی اسکے علاوہ زبیر علی زئی نے حافظ العلاء کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے سفيان ثوري کو طبقہ ثالثہ میں لکھا ہے تو جناب انھی حافظ العلاء صاحب نے اپنی اسی کتاب جامع التحصیل کے ص ۱۱۳ پر سفيان ثوري کو طبقہ ثانیہ میں شمار کیا ہے دیکھئے حافظ العلاء کی کتاب ”جامع التحصیل فی احکام المرامل ص ۱۱۳“

(۵) عاصم بن کلیب رحمہ اللہ:-

ان کا پورا نام عاصم بن کلیب بن شہاب الجرمی الکوفی ہے صغار تبع تابعین میں سے تھے روایت حدیث میں صدوق یعنی سچے ہیں بڑے عابد و زاہد تھے ۱۳۷ ہجری میں وفات پائی ان سے سوائے صحیح بخاری کے علاوہ تمام کتب صحاح نے احادیث لی ہیں صحیح بخاری میں بھی تعلیقات میں روایت لی ہے دیکھئے (صحیح بخاری ۳/۳۶۲ باب ۷۷۷ باب لیس القسی میں) (مظاہرہ حق ج ۱۵ اسماء الرجال ملحق مشکوٰۃ ص ۸۵)

عاصم بن کلیب نے اپنے باپ عبد الرحمن بن اسود، محارب بن دثار، علقمہ بن وائل، محمد بن کعب القرظی وغیرہم سے روایت کی ہے اور ان سے ابن عون، شعبہ، قاسم بن مالک، سفيان ثوري، سفيان بن عیینہ وغیرہ نے روایت کی ہے امام اثرم نے امام احمد سے بیان کیا ہے کہ ”لا بأس بحديثه“ کہ اسکی حدیث میں کوئی ڈر نہیں امام ابن معین اور امام نسائی نے کہا ثقہ ہے امام ابو حاتم نے کہا صالح ہے ابن حبان نے ثقافت میں داخل کیا اور وہ

ثقة مامون ہے ابن المدینی نے کہا کہ جب منفرد ہو تو حجت نہیں لیکن امام ابن سعد نے کہا کہ
ثقة ہے اور حجت ہے
(تہذیب التہذیب ج ۳ ص ۴۰)

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”عاصم بن کلیب بن شہاب بن المجنون الجرمی الکوفی صدوق“

یعنی سچے ہیں
(تقریب التہذیب ص ۱۶۰)

امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

کوفہ والوں سے افضل ہیں امام احمد بن صالح المصری فرماتے ہیں ثقة مامون، امام ابن
حبان فرماتے ہیں کہ ثقة راویوں میں سے ہیں امام ابن سعد فرماتے ہیں کہ یہ ثقة ہیں ان سے
استدلال کیا جائے گا اور یہ زیادہ حدیث والے نہیں ہیں

(تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۵۶)

تذکرۃ القاری میں عاصم بن کلیب کے ترجمہ میں لکھا ہے:

عاصم بن کلیب بن شہاب عاصم بن کلیب بن شہاب مجنون الجرمی
مجنون الجرمی صدوق و ثقة صدوق ہے اور ثقة کہا یحییٰ بن معین اور نسائی
یحییٰ بن معین والنسائی روی له نے اور اس سے امام مسلم نے روایت کی
مسلم واصحاب السنن الاربعة و اپنی صحیح میں اور روایت اصحاب سنن نے اور
علق له البخاری۔ ان سے معلق روایت بخاری نے اپنی صحیح

میں (کشف الرین ص ۵۳ مترجم)

(۶) عبدالرحمن بن الاسود رحمہ اللہ:

آپ کا پورا نام عبدالرحمن بن الاسود بن یزید بن قیس الحظی ہے امام ابن حجر عسقلانی
تقریب التہذیب ج ۱ ص ۵۶۱ اور ترجمہ نمبر ۸۳۱۵ طبقہ دار الکتاب العلمیہ بیروت میں لکھتے

ہیں ”ثقة من الثقات“ ثقة ہیں اور طبقہ ثالثہ کے ہیں اسی طرح تہذیب التہذیب میں بھی
امام ابن حجر عسقلانی نے لکھا انکی توثیق کی امام ابن معین اور امام نسائی، امام عجل، امام ابن

خراش اور امام ابن حبان نے
(بحوالہ کشف الرین فی مسئلہ رفع الیدین ص ۵۴)

(۷) علقمہ بن قیس رحمہ اللہ:

آپ کا پورا نام علقمہ بن قیس بن عبد اللہ بن مالک ہے آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے اور حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت سعد، حضرت
خدیجہ، حضرت ابوالدرداء، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر کئی
اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے روایات بیان کیں ہیں اور آپ سے حضرت ابراہیم
نخعی، حضرت عامر الشعمی، حضرت ابوداؤد شقیق بن سلمہ اور دیگر کئی حضرات نے آپ سے
روایات بیان کیں ہیں

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

علقمة بن قیس بن عبد اللہ علقمة بن قیس بن عبد اللہ
النخعی الکوفی، ثقة، ثبت، ثقة، ثبت، فقیہ، عابد اور طبقہ دوم کا
فقیہ، عابد من الثابتة۔ راوی ہے

(تقریب التہذیب ۱/ ۶۸۷ رقم ۴۶۹۷)

علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: آپ کی کنیت ابوہمیل نام علقمہ تھا سلسلہ نسب یہ ہے کہ ابوہمیل
علقمہ بن قیس بن عبد اللہ النخعی الکوفی آپ عراق کے مشہور فقیہ ابراہیم نخعی کے ماموں اور اسود
نخعی کے چچا ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں پیدا ہوئے حضرت عمر، حضرت
عثمان، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابوالدرداء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے علم
حاصل کیا حضرت عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے پورا قرآن پاک با تجوید پڑھا اور حفظ کیا فقہ

اور حدیث کا درس انھی سے لیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے زیرِ شاگرد تھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں وہ علقمہ بھی جانتا ہے۔۔۔ ذہبی کہتے ہیں علقمہ فقیہ، امام، ماہر فن، خوش آوازی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے اور حدیث کی روایت میں نہایت قابل اعتماد، نیکو کار پرہیزگار انسان تھے

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۵۸ طبقہ دوم)

(۸) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:-

صحابہ کرام بالاتفاق ثقہ ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے چند فضائل بیان کیے جاتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا قرآن چار آدمیوں سے سیکھوان میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام پہلے لیا

(بخاری ۵۳۱/۱، صحیح مسلم ۲۹۳/۲، جامع ترمذی ۲۲۱/۲)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر بغیر مشورے کے کسی کو میں امیر بناتا تو عبداللہ بن مسعود کو بناتا (جامع ترمذی ۲۲۱/۲)

جامع ترمذی میں ہی مذکور ہے کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کو وضو کرانے والے اور آپ ﷺ کی نعلین اقدس اٹھانے والے صحابی ہیں (جامع ترمذی ۲۲۱/۲)

ہم نے اس روایت کے تمام راویوں کا ترجمہ پیش کر دیا ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ اس کے تمام راوی ثقہ ہیں لہذا روایت سنداً صحیح ہے جیسا محدثین کی تصحیح سے بھی ظاہر ہے اب اس کے متعدد طرق بیان کیے جاتے ہیں

(۱) سنن نسائی سے:- سند یہ ہے

سند نمبر ۱:- اخبرنا سويد بن نصر حدثنا عبد الله بن مبارك عن سفیان عن

عاصم بن کلیب عن عبد الله بن الاسود عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ (سنن نسائی ۱۱۷/۱)

(۱) سويد بن نصر رضی اللہ عنہ:-

آپ کا پورا نام سويد بن نصر بن سويد المروزي کنیت ابو الفضل ہے ابن حجر فرماتے ہیں ”راویہ ابن مبارك ثقة“ ابن مبارك سے روایت کرتے ہیں ثقہ ہیں

(تقریب ۴۰۵/۱ ترجمہ ۲۷۰، تہذیب التہذیب ۲۸۰/۴، تہذیب الکمال ۲۷۲/۱۲، ترجمہ ۲۷۵)

(۲) عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ:-

ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

عبداللہ بن مبارک المروزي، مولیٰ، حنظلہ، ثقہ، شہت فقیہ، عالم، جواد مجاہد، جمعت فیہ خصال الخیر (تقریب التہذیب ج ۱ ص ۵۲۷ ترجمہ ۳۵۸ طبع بیروت)

اور زیادہ تفصیل تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۵۳۲ میں دیکھی جاسکتی ہے باقی راویوں کا ترجمہ پہلے پیش کیا جا چکا ہے لہذا وہیں ملاحظہ فرمائیں

سند نمبر ۲:- سنن نسائی ج ۱ ص ۱۲۰ کی سند

اخبرنا محمود بن غيلان المروزي، حدثنا وكيع حدثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ.

محمود بن غيلان المروزي رضی اللہ عنہ:-

ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

محمود بن غيلان، العددي مولا، ابو احمد المروزي، نزیل بغداد ثقہ (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۱۲۴ ترجمہ ۶۵۳ طبع بیروت) ابن حجر عسقلانی رضی اللہ عنہ تہذیب التہذیب ج ۱ ص ۳۸۸ پر فرماتے

ہیں:

امام مروزی نے امام احمد سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا میں اسے حدیث سے جانتا ہوں یہ صاحب سنت ہیں امام نسائی نے فرمایا یہ ثقہ ہیں امام ابن حبان نے اس راوی کو ثقافت میں داخل کیا

ان تین اسناد کا تعارف آپ نے دیکھا سنن نسائی کی دوسری روایت میں محمود بن غیلان کے علاوہ باقی راویوں کا تعارف ہو چکا اگر کوئی سند نہ بھی ہوتی تو یہ تینوں صحیح سندوں سے بھی مسئلہ واضح ہے مگر پھر بھی باقی اسناد ملاحظہ فرمائیں

سند نمبر ۳:- حد ثنا عثمان بن ابی شیبہ نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد اللہ....

(سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۱۱۲)

سند نمبر ۴:- حد ثنا الحسن بن علی نا معاویہ و خالد بن عمرو و ابو حذیفہ قالوا نا سفیان باسنادہ بھذا۔ (سنن ابو داؤد ج ۱ ص ۱۱۲)

سند نمبر ۵:- حد ثنا عبد اللہ حد ثنی ابی حد ثنا وکیع حد ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن مسعود.... (مسند احمد ج ۱ ص ۳۸۷ طبع بیروت)

سند نمبر ۶:- حد ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد اللہ....

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۶)

سند نمبر ۷:- ابو حنیفہ و حد ثنا حماد عن ابراہیم عن علقمة والاسود عن ابن مسعود....

(مسند امام اعظم مترجم ص ۹۰)

سند نمبر ۸:- اخبرنا ابو طاہر الفقیہ ابانا ابو حامد بن بلال انبا محمد بن اسماعیل الاحمسی ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم... (سنن الکبریٰ بیہقی ۷/۲۸۷)

سند نمبر ۹:- رواہ محمد بن جابر عن حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ بن مسعود..... (سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۸۰)

سند نمبر ۱۰:- حد ثنا ابن ابی داؤد قال ثنا نعیم بن حماد قال ثنا وکیع عن سفیان عن عاصم... عبد اللہ.....

(شرح معانی الآثار للطحاوی ج ۱ ص ۱۱۲)

سند نمبر ۱۱:- حد ثنا محمد بن نعمان قال ثنا یحییٰ بن یحییٰ قال وکیع عن سفیان فذكر مثله باسنادہ۔

(طحاوی ج ۱ ص ۱۱۲)

سند نمبر ۱۲:- وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود و علقمة قال قال عبد اللہ بن مسعود

(المدونة الکبریٰ ۱/۲۹)

سند نمبر ۱۳:- حد ثنا حماد ثنا عبد اللہ بن محمد الباجی ثنا محمد بن مالک بن ایمن ثنا محمد بن اسماعیل الصائغ ثنا زہیر بن حرب ثنا وکیع عن سفیان الثوری عن عاصم... عبد اللہ....

(معلیٰ ابن حزم ۳/۲)

سند نمبر ۱۲:- حد ثنا حماد ثنا عباس بن اصبح ثنا محمد بن عبد المالك بن ايمن ثنا محمد بن اسماعيل الصائغ نازهير بن حرب ابو خيثمة ثنا وكيع عن سفيان الثوري عن عاصم... عبد الله....

(محلّی ابن حزم ۲/۲۶۵)

سند نمبر ۱۵:- حد ثنا وكيع عن مسعر عن ابي معشر عن ابراهيم عن عبد الله.....

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۳۶)

سند نمبر ۱۶:- حد ثنا اسحاق عن عبد الرزاق عن حصين عن ابراهيم ان ابن مسعود.....

(المعجم الكبير للطبرانی جز التاسع ص ۲۶۱)

سند نمبر ۱۷:- حد ثنا محمد بن عبد الله الحضيري ثنا احمد بن يونس ثنا ابو الاحوص عن حصين عن ابراهيم قال كان عبد الله.....

(حوالہ مذکورہ)

سند نمبر ۱۸:- حد ثنا علي بن عبد العزيز ثنا حجاج بن المنهال ثنا حماد بن سلمة عن حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود.....

(حوالہ مذکورہ)

سند نمبر ۱۹:- حد ثنا اسحاق بن اسرائيل حد ثنا محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله...

(مسند ابو يعلىٰ موصليٰ ۵/۳۶۱)

سند نمبر ۲۰:- حد ثنا زهير حد ثنا وكيع حد ثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن

عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن مسعود...

(مسند ابو يعلىٰ موصليٰ ۵/۳۶۱، ۳۶۲)

سند نمبر ۲۱:- حد ثنا ابو خيثمة حد ثنا وكيع حد ثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال ابن مسعود...

(مسند ابو يعلىٰ موصليٰ ۵/۳۶۱، ۳۶۲)

سند نمبر ۲۲:- حد ثنا ابو عثمان سعيد بن محمد بن احمد الحنات و عبد الوهاب بن عيسى بن ابي حية قالانا اسحاق بن ابي اسرائيل نا محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله...

(سنن دارقطني ۱/۳۹۹، ۴۰۰)

سند نمبر ۲۳:- عبد الرزاق عن الثوري عن حصين عن ابراهيم عن ابن مسعود... (مصنف عبد الرزاق ۲/۷۱)

سند نمبر ۲۴:- عبد الرزاق عن ابن عيينة عن حصين عن ابراهيم عن ابن مسعود مثله.. (حوالہ مذکورہ)

سند نمبر ۲۵:- عبد الرزاق عن الثوري عن حماد قال سالت ابراهيم عن ذلك فقال يرفع يديه اول مرة. (حوالہ مذکورہ)

سند نمبر ۲۶:- قال محمد اخبرنا الثوري حد ثنا حصين عن ابراهيم ان ابن مسعود.... (موطا امام محمد ص ۹۰)

سند نمبر ۲۷:- ابو حنيفة عن ابراهيم عن الاسود ان عبد الله بن مسعود....

(جامع المسانيد خوارزمي ۱/۳۵۵)

سند نمبر ۲۸:- محمد بن جابر عن حماد عن ابراهيم عن علقمة عن عبد

اللہ...

(جز رفع یدین للبخاری ص ۶۳)

سند نمبر ۲۹:- حد ثنا محمد بن صالح بن ہانی حد ثنا ابراہیم بن محمد بن مخلص الضریح حد ثنا اسحاق بن اسرائیل حد ثنا محمد بن جابر الیمامی حد ثنا حماد بن ابی سلیمان عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ.....

(اللائی المصنوعة ۱۷/۲)

سند نمبر ۳۰:- حد ثنا عبد اللہ بن صالح بن عبد اللہ ابو محمد قال حد ثنا اسحاق بن ابراہیم المروزی حد ثنا محمد بن جابر السحیمی عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ...

(کتاب المعجم فی اسامی شیوخ ابو بکر اسماعیلی ۲/۴۹۲)

سند نمبر ۳۱:- اخبرنی الحسن بن علی التمیمی و محمد بن عبد المالك القرشی قالوا اخبرنا عمر بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان بن حماد بن حسان بن عبد الرحمن و يعرف بابن ابی حسان الزیادی حد ثنا اسحاق ابن ابی اسرائیل حد ثنا محمد بن جابر حد ثنا حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ.....

(تاریخ بغداد جز الحادی عشر ص ۲۲۲)

سند نمبر ۳۲:- حد ثنا سلیمان بن ربیع البرجمی حد ثنا کادح بن رحمة حد ثنا سفیان بن عاصم... عبد اللہ... (تاریخ بغداد جز الحادی عشر ص ۳۲۰)

سند نمبر ۳۳:- حد ثنا اسحاق بن ابراہیم ثنا لوین ثنا اسحاق بن اسرائیل ثنا محمد بن جابر عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ...

(کامل ابن عدی جز السادس ص ۱۵۲)

سند نمبر ۳۴:- اخبرنا سفیان الثوری قال حد ثنا حصین عن ابراہیم عبد

اللہ....

(کتاب الحجۃ علی اهل المدينة ۹۷/۱)

سند نمبر ۳۵:- امام ذہبی فرماتے ہیں: اسحاق بن اسرائیل حد ثنا محمد بن جابر عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ....

(میزان الاعتدال ۳/۴۹۱)

سند نمبر ۳۶:- ما حد ثنا علی بن عبد العزیز و محمد بن اسماعیل و محمد بن جعفر ابن محمد قالوا حد ثنا اسحاق ابن ابراہیم حد ثنا محمد بن جابر السحیمی عن حماد عن ابراہیم عن علقمة عن عبد اللہ....

(کتاب الضعفاء کبیر للعقيلي ۳/۴۲۲)

سند نمبر ۳۷:- حد ثنا عبد الوارث بن سفیان قال حد ثنا قاسم بن اصیغ حد ثنا عبد اللہ بن احمد بن حنبل قال حد ثنی ابی قال حد ثنا و کعب عن عاصم بن کلیب عن... عبد اللہ.....

(التمهید ابن عبد البر ۹/۲۱۵)

سند نمبر ۳۸:- حد ثنا حماد عن ابراہیم عن علقمة والاسود عن عبد اللہ.. "اس روایت کی سند یہ ہے" اخبرنی تاج الاسلام ابو سعد اسمعانی فی کتابہ اخبرنا ابو الفرج سعید بن ابی رجاء باصبهان اذنا انا ابو الحسین احمد بن محمد الاسکاف قرآء انا الحافظ ابو عبد اللہ بن منده انا ابو محمد الحارثی انا محمد بن ابراہیم الرازی انا سلیمان بن الشاکوتی سمعت سفیان بن عینیہ یقول اجتمع ابو حنیفة والا وزاعی.....

(مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة لا مام الموفق بن احمد مکی ۱/۱۲۳)

سند نمبر ۳۹:- قال ابو حاتم و هو الذی روی حماد عن ابراهیم عن علقمة عن عبد الله.

(کتاب المجروحین من المحدثین والضعفاء والمعروکین ابن حبان ۲/۲۷۰)

سند نمبر ۴۰:- چالیسویں سند ترمذی کی جو شروع میں بیان ہوئی جس کی تائید میں یہ انتالیس سندیں پیش کیں یہ سندیں کچھ مرفوع روایات کی ہیں اور کچھ موقوف کی اور متن موقوف الفاظ کے ساتھ مگر مفہوم سب کا ایک ہی ہے اگر یہ سب اسناد ضعیف بھی ہوتیں تب بھی مل کر یہ حسن بن جاتیں اور مثل صحیح خود احکام حلال میں حجت ہو جاتی ہے

﴿محدثین سے اس بارے میں ملاحظہ فرمائیے﴾

۱۔ مرقاة شرح مشکوٰۃ ۳/۱۸ طبع ملتان میں ہے:

”تعدد الطرق يبلغ الحديث الضعيف الى حد الحسن“ متعدد

روایتوں سے آنا حدیث ضعیف کو درجہ حسن تک پہنچا دیتا ہے

۲۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”تعدد الطرق ولو ضعف يرقى الحديث الى الحسن“ طرق

متعددہ اگرچہ ضعیف ہوں حدیث کو درجہ حسن تک ترقی دیتے ہیں

(اسرار المفرد فی اخبار الموضوع ص ۲۳۶)

۳۔ فتح القدیر میں ہے:

”لو تم تضعيف كلها كانت حسنة لتعدد الطرق و كثرتها“ اگر

سب کا ضعف ثابت بھی ہو جائے تاہم حدیث حسن ہوگی کہ طرق متعدد و کثیر ہیں

۴۔ امام عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ المیزان الکبریٰ ۱/۶۸ میں فرماتے ہیں:

قد احتج جمهور المحدثين

بالحديث الضعيف اذا كثرت

طرقه والحقوه بالصحيح تارة

وبالحسن اخرى وهذا النوع

من الضعيف يوجه كثيرا في

كتاب السنن الكبرى للبيهقي

التي فيها بقصد الاحتجاج

لاقوال الائمة واقوال

صحابهم.

بے شک جمہور محدثین نے حدیث

ضعیف کو کثرت طرق سے حجت مانا

ہے اور اسے کبھی صحیح اور کبھی حسن

سے ملحق کیا اس قسم کی ضعیف

حدیثیں امام بیہقی کی سنن الکبریٰ

میں بکثرت پائی جاتی ہیں جسے

انہوں نے ائمہ مجتہدین و اصحاب

ائمہ کے مذاہب پر دلائل بیان

کرنے کی غرض سے تالیف فرمایا

۵۔ امام ابن حجر کی الصواعق المحرقة ص ۱۸۴ طبع ملتان میں فرماتے ہیں کہ امام بیہقی نے فرمایا:

”هذا الاسانيد وان كانت ضعيفة لكنها اذا ضم بعضها الى بعض احدثت

قوة“ یہ سندیں اگرچہ سب ضعیف ہیں مگر آپس میں مل کر قوت پیدا کریں گی

۶۔ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں:

المتروك او المنكر اذا تعددت

طرقه ارتقى الى درجة الضعيف

الغريب، بل ربما ارتقى الى

الحسن، متروك یا منكر کہ

سخت قوی الضعف .

یعنی متروک یا منکر سخت قوی

الضعف ہیں یہ بھی تعدد طرق سے

ضعیف غریب بلکہ حسن کے درجہ

تک ترقی کرتی ہیں

(الاعتماد ص ۷۵)

﴿ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متابعات و شواہد ﴾

روایت نمبر ۱:- ”حدثنا محمد بن الصباح البزاز نا شريك عن يزيد ابن ابي زياد عن عبد الرحمن ابن ابي ليلى عن البراء عن رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلوة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم لا يعود“
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتے اور پھر ایسا نہ کرتے

(سنن ابوداؤد ج ۱ ص ۳۰۴ رقم الحدیث ۷۳۵ مترجم طبع فرید بک شال لاہور)

اس روایت میں صرف یزید ابن ابی زیاد پر اعتراض ہے لہذا اس کی توثیق ملاحظہ ہوتا کہ غلط فہمی رفع ہو جائے
یزید ابن ابی زیاد:-

- ۱) امام ابن عجل فرماتے ہیں کوئی ثقہ جائز الحدیث ہیں (معرفۃ الطبقات للمعجل ج ۲ ص ۳۶۲)
- ۲) ابن شاپین نے انکو ثقات میں ذکر کیا (تاریخ اسماء الثقات ج ۱ ص ۲۵۶ رقم ۱۵۶)
- ۳) احمد بن صالح نے بھی ثقہ فرمایا (تاریخ اسماء الثقات لابن شاہین ج ۱ ص ۳۵۶ رقم ۱۵۶)
- ۴) یعقوب بن سفیان نے ”ثقہ“ فرمایا (المعرفة والتاريخ ج ۳ ص ۱۷۳، تهذيب التهذيب ج ۱ ص ۳۷)
- ۵) ابن سعد نے بھی ثقہ فرمایا

(طبقات الکبریٰ ج ۶ ص ۳۴۰)

۶) امام منذری فرماتے ہیں کہ علی بن عاصم کہتے ہیں کہ امام شعبہ نے مجھے کہا کہ جب میں یزید بن ابی زیاد سے حدیث لکھ لوں پھر کسی اور سے نہ لکھوں تو مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ امام مسلم نے اس سے مقرون روایت کی اور امام ترمذی نے انکی حدیث کو حسن کہا

(رجال المنذری مع الترغیب ج ۳ ص ۳۶۲)

کھا

۷) امام ترمذی نے انکی حدیث کو حسن فرمایا (جامع ترمذی رقم ۲۸۶، ۸۰۸، ۷۲۲، ۷۵۴ وغیرہ)

۸) علامہ عینی نے انھیں ثقہ فرمایا (البنایہ شرح ہدایۃ للعینی ج ۲ ص ۲۹۵)

۹) امام ابوداؤد نے انکو ثبت فرمایا (البنایہ شرح ہدایۃ للعینی ج ۲ ص ۲۹۶)

۱۰) امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں انکی حدیث روایت کی (صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۱۷۲ رقم ۱۱)

۱۱) امام ساجی نے فرمایا صدوق ہے (البنایہ ج ۲ ص ۲۹۶)

۱۲) امام ابن حبان نے بھی صدوق فرمایا (البنایہ ج ۲ ص ۲۹۶، نصب الراية ج ۱ ص ۴۰۳)

۱۳) امام مسلم نے انکی حدیث اپنی صحیح میں روایت کی اور امام بخاری نے انکی حدیث کو شواہد میں ذکر کیا

۱۴) علامہ ابن دقیق العید نے بھی ”اہل الصدق“، یعنی سچے راویوں میں شمار کیا

(نصب الراية ج ۱ ص ۴۰۲)

۱۵) ابوالحسن نے انھیں ”جید الحدیث“، فرمایا (نصب الراية ج ۱ ص ۴۰۲)

۱۶) عبدالحی بن احمد الحسینی نے انکو ”حسن الحدیث“، فرمایا (شذرات الذهب ج ۱ ص ۲۰۶)

۱۷) علامہ عراقی بھی انکو حسن الحدیث کہتے ہیں (الدراية ج ۲ ص ۶۱)

۱۸) امام بخاری ان کو ”صدوق“، کہتے ہیں (علل الترمذی الكبير ج ۲ ص ۴۲۸)

۱۹) امام ذہبی بھی ”صدوق“، فرماتے ہیں (الکاشف ج ۲ ص ۸۲، رقم ۲۳۰۵)

۲۰) امام البیہقی ان کو ”حسن الحدیث“، لکھتے ہیں

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ج ۸ ص ۲۵۸ تحت رقم ۱۳۹۳۶)

یزید بن ابی زیاد متقرض نہیں:-

عیسیٰ بن عبد الرحمن اور حکم یزید کے متابع راوی ہیں دیکھئے

(ابوداؤد، طحاوی، مصنف ابن ابی شیبہ، بیہقی، مسند ابی یحییٰ وغیرہ میں)

یزید سے شریک بھی روایت کرنے میں اکیلا نہیں:-

شریک کے متابع راوی ملاحظہ فرمائیں

(۱) اسماعیل بن زکریا

(۲) علی بن عاصم

(۳) شعبہ (۴) محمد بن ابی لیلیٰ

(دارقطنی ۱/۲۹۳، ۲۹۴)

(۵) اسراہیل بن یونس

(خلافت بنی)

(۶) سفیان ثوری

(سنن الکبریٰ ۲/۱۱۷)

(۷) محمد بن موسیٰ انصاری

(اتمہد ۹/۲۱۴)

(۸) حمزہ الزیات

(معارف السنن ۲/۴۸۹)

لہذا یہ روایت سنداً و متناً صحیح ہے اور کم سے کم متابع ہونے کے لائق ہے اگر کوئی نہ مانے

تو اسکا علاج ہمارے پاس نہیں

روایت نمبر ۲:-

[حد ثنا الحمیدی قال ثنا سفیان ثنا الزہری قال اخبرنی سالم بن

عبد اللہ عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ ﷺ اذا افتتح الصلوۃ رفع یدیه حدو

منکبہہ واذا اراد ان یرکع و بعد ما یرفع راسہ من الركوع فلا یرفع ولا بین

السجدتین]

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نماز

شروع کی تو ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھایا اور جب رکوع کیا اور رکوع سے سر اٹھانے کا ارادہ کیا

تو رفع یدین نہیں کیا۔ اور نہ ہی دونوں بجدوں کے درمیان

(۱) مسند حمیدی قلمی نسخہ دیوبند ص ۷۶

(۲) قلمی نسخہ خافتہ سراجیہ ص ۷۹

(۳) مسند حمیدی مطبوعہ بیروت ج ۲ ص ۷۷ رقم الحدیث (۶۱۴)

(۴) تقریب الاسانید و ترتیب المسانید ج ۱ ص ۲۲

(۵) مسند حمیدی طبع مکتبۃ التلخیص المدینۃ المنورہ السعودیہ

(۶) مسند حمیدی قلمی نسخہ بیروت ج ۲ ص ۷۷

”نور العینین“ ص ۶۷ پر زبیر علی زئی نے بھی نسخہ سعیدیہ، نسخہ دیوبند نسخہ عثمانیہ پر یہ روایت

مانی ہے یہ روایت سنداً و متناً صحیح ہے اسکے تمام راوی بخاری کے راوی ہیں اس پر یہ اعتراض

ہوتا ہے کہ نسخہ ظاہریہ میں ”فلا یرفع“ نہیں لہذا یہ روایت ترک رفع یدین کی نہیں

تو عرض ہے کہ یہ نسخہ ظاہریہ میں اگر ایسا ہے تو اسکے مقابلے میں تین قلمی نسخوں

میں تو ”فلا یرفع“ ہے لہذا انکے مقابلے میں نسخہ ظاہریہ ہی غلط قرار پائے گا کیونکہ مکتبہ

ظاہریہ پہلے بھی کئی کتابوں میں تحریف کر چکا ہے مثلاً کامل ابن عدی اور نسخہ طبرانی کبیر اور

کتاب الضعفاء والمترکین دارقطنی میں تحریف کی ہے اور یہ روایت ترک رفع یدین کی ہی

ہے اسکی دلیل یہ بھی ہے

زبیر علی زئی کے استاد محترم مولانا بدیع الدین سندھی غیر مقلد لکھتے ہیں کہ

”امام بخاری جب ثقہ کی حدیث پاتے تو اس کو درج فرماتے“ (جلاء العینین ص ۲۸) اور

مولانا مبارک پوری غیر مقلد لکھتے ہیں کہ ”امام بخاری جب حدیث کو امام حمیدی اپنے استاد

سے پاتے تو اس سے آگے نہ بڑھتے تھے جیسا کہ تقریب ابن حجر میں ہے“

(تحفة الاحوذی ۳/۳۶۹)

اسی طرح سند صحیح کے ساتھ ”مسند ابی عوانہ ج ۱ ص ۴۳۲“ پر یہ روایت موجود ہے جو دار

المعرفۃ بیروت سے چھپی ہے کیونکہ یہ روایت امام بخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں نہیں لکھی اگر

یہ رفع یدین کرنے کی حدیث ہوتی تو اسکو اپنی صحیح میں ضرور لکھتے جیسا کہ پہلے کئی حوالہ جات

سے بیان ہوا ہذا یہ روایت درست اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبردست متابعت ہے
(مسند حمیدی اور مسند عوانہ کے عکس کتاب کے آخری صفحات میں دیکھیں)

روایت نمبر ۳:- [اخبرنا ابو عبد الله الحافظ عن ابی العباس محمد بن یعقوب
عن محمد بن اسحاق عن الحسن بن ربيع عن حفص بن غياث عن محمد
بن ابي يحيى عن عباد بن الزبير ان رسول الله ﷺ كان اذا افتتح الصلوة
رفع يديه في اول الصلوة، ثم لم يرفهما في شئ حتى لفرغ]
حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز شروع فرماتے وقت
ہاتھ اٹھاتے پھر نماز سے فارغ ہونے تک رفع یدین نہ کرتے

(نصب الراية ۱/۴۰۴، خلافيات يهقي بحواله الدراية ۱/۱۵۲)

روایت نمبر ۴:-

[عن عبد الرحمن بن ابي ليلي عن الحكم عن مقسم عن ابن عباس عن
النبي ﷺ قال لا ترفع الايدي الا في سبع مواطن، حين يفتح الصلوة وحين
يدخل المسجد الحرام فينظر الى البيت وحين يقوم على الصفاء وحين
يقوم على المروة وحين يقف مع الناس عشية عرفة و بجمع والمقامين
حين يرمي الجمرة.]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رفع یدین نہ کیا جائے مگر سات مقامات پر جب نماز شروع کی
جائے اور جب مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت بیت اللہ پر نظر پڑے اور جب صفا و مروہ
پہاڑی پر کھڑا ہو اور عرفہ میں زوال کے بعد جب لوگوں کے ساتھ وقوف کرے اور مزدلفہ
میں وقوف کے وقت اور جمرتین کی رمی کرتے وقت (اس کے سارے راوی ثقہ ہیں)

(معجم الكبير ۱۱/۳۸۵، برقم ۱۲۰۷۲، طبع قاہرہ، نصب الراية ۱/۳۹۰)

ایک اور سند سے بھی یہ روایت محم الکبیر للطبرانی ۱۱/۴۵۲، برقم ۱۲۲۸۲ پر موجود ہے جس
میں ابن ابی لیلیٰ نہیں ہے اس کی سند بھی صحیح ہے

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے متابع چند آثار

۱. ثنا ابن آدم عن ابن عياش عن
عبد المالك بن الجبير عن الزبير
بن عدی عن ابراهيم عن الاسود
قال صليت مع عمر فلم يرفع
يديه في شئ من الصلوة الا حين
افتتح الصلوة.

یہ روایت صحیح ہے اور اسکے سب راوی ثقہ ہیں

۲. وكيع عن ابی بكر بن عبد الله
ابن قطاف النهشلي ثنا عاصم بن
كليب عن ابيه ان عليا رضي الله
كان يرفع يديه في اول تكبيرة من
الصلوة ثم لا يرفع بعد.

عاصم بن کلب اپنے باپ سے
روایت کرتے ہیں کہ بے شک
حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر
کیساتھ رفع یدین کیا کرتے تھے
اسکے بعد رفع یدین نہ کرتے

تھے (۱) مصنف ابن ابی شیبہ ۲۳۶/۱

(۲) موطا امام محمد ص ۹۰

(۳) شرح معانی الآثار ۱/۲۳

(۴) مسند امام زید بن علی ص ۸۹

یہ روایت بھی صحیح ہے علامہ ماردینی فرماتے ہیں اسکے تمام راوی ثقہ ہیں (جوہر النجی ۲/۷۸)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ
میں نے حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ عنہ کو رفع یدین کرتے نہیں
دیکھا مگر نماز کے شروع میں
(مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۳۷ رقم

(۲۳۶۷)

یہ سند صحیح ہے اور لمحاوی شرح معانی الآثار ۱/۱۶۳ پر یہ سند یوں ہے ”ثنا ابی داؤد ثنا
احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش عن حصین عن مجاہد“ یہ سند بھی صحیح
ہے... موطا امام محمد ص ۹۲ پر یوں ہے۔ ”قال محمد نا محمد بن ابان بن
صالح عن عبد العزيز بن حكيم رایت ابن عمر يرفع يديه هذا اذنيه في اول
تكبيرة الفتح الصلوة ولم يرفعهما في ماسوا ذلك“
ان متابعات وشواهد سے حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تقویت واضح ہے اللہ تعالیٰ ہدایت
نصیب فرمائے

﴿امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ اور تہ لیس﴾

اس میں کچھ شک نہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ تہ لیس کرتے تھے مگر معتدین
محدثین اکثر تہ لیس کرتے تھے کچھ ثقہ راویوں سے اور کچھ ضعیف راویوں سے ان محدثین
نے اُن کے طبقات بنائے تاکہ پہچان ہو سکے کہ کس کی روایت قبول کی جائے اور کس کی رد
کی جائے جیسے طبقات المدلسین ابن حجر عسقلانی وغیرہ

تہ لیس کیا ہے؟

تہ لیس کی تعریف ہم زبیر علی زئی کے الفاظ میں ہی نقل کرتے ہیں کیونکہ ہو سکتا

ہے ہماری نقل کردہ تعریف سے زبیر صاحب متفق نہ ہوں ماہنامہ الحدیث شمارہ نمبر ۳۳
فروری ۲۰۰۷ ص ۳۳ پر تہ لیس کی اصطلاحی تعریف میں لکھتے ہیں:

[[اگر راوی اپنے اس استاد سے (جس سے اسکا سماع، ملاقات اور معاشرت
ثابت ہے) وہ روایت (عن یا قال وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بیان کرے جسے اس نے
اپنے استاد کے علاوہ) کسی دوسرے شخص سے سنا ہے اور سامعین کو یہ احتمال ہو کہ اس نے یہ
حدیث اپنے استاد سے سنی ہوگی تو اسے تہ لیس کہا جاتا ہے]]

علوم الحدیث ابن ملاح ص ۱۹۵، اختصار علوم الحدیث ص ۹۵ تمام کتب اصول حدیث

کیا اس روایت میں محدثین سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تہ لیس مانتے ہیں؟

محدثین میں سے کسی نے اس روایت میں سفیان ثوری رحمہ اللہ پر تہ لیس کا الزام
نہیں لگایا ہے بلکہ وہ صرف ”ثم لا يعود“ کے اضافے پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ امام
احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے تفصیل سے یہ بات ذکر کی ہے لکھتے ہیں:
[[یہ حدیث عاصم بن کلیب سے سفیان ثوری رحمہ اللہ اور عبد اللہ بن ادریس
رحمہ اللہ دونوں نے روایت کی مگر سفیان ثوری کی حدیث میں ”ثم لا يعود“ کے الفاظ موجود ہیں
جبکہ عبد اللہ بن ادریس اس حدیث کو عاصم بن کلیب سے روایت کرتے ہیں لیکن ان کی
روایت میں ”ثم لا يعود“ کے الفاظ موجود نہیں ہیں]]

ماخوذ (کتاب العلل و معرفة الرجال ص ۳۷۰، علل الحدیث ۱/۹۶)

اگر محدثین کو سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تہ لیس کا مسئلہ ہوتا تو وہ ثم لا يعود پر اعتراض
نہ کرتے بلکہ سیدھا اعتراض سفیان ثوری کی تہ لیس کا ہوتا غیر مقلدین کا ان پر تہ لیس کا
الزام لگا کر اس روایت کو ضعیف ثابت کرنا باطل و مردود ہے اور اگر بالفرض الزام تہ لیس مان
بھی لیا جائے تو پھر ثم لا يعود کا اعتراض لا یعنی ہے اور اگر اس ثم لا يعود کے اعتراض کی حقیقت

مانی جائے تو تدلیس کا الزام لایعنی اور باطل ٹھہرتا ہے جبکہ ثم لایعود کے بغیر بھی ہمارا دعویٰ ثابت ہے جیسا کہ اس روایت کی تحقیق سے واضح طور پر ثابت ہے
مدلس راوی کا حکم:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے التلک علی ابن صلاح ص ۶۱۴ پر محدثین کرام کے مختلف مذاہب تدلیس کے بارے میں نقل کیے اور امام علی بن مدینی کے مسلک کو رائج اور جمہور کے مطابق قرار دیا اور امام علی بن مدینی کا مسلک ہے کہ مدلس کی وہ مععن روایت (عن والی) قبول ہوگی جس کی تدلیس والی روایتیں قلیل یا کم ہوں

(الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب ص ۳۶۲)

امام بخاری رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

امام بخاری رحمہ اللہ سفیان ثوری کی تدلیس کے بارے میں لکھتے ہیں:

[[لا اعرف لسفیان عن هؤلاء تدلیسا (ما) اقل تدلیسه]]

یعنی سفیان ثوری کی تدلیس بہت قلیل تھی

(علل الکبیر ترمذی ۲/۴۲۷، آمین بالجہر ص ۲۵ یحییٰ گو ندلوی غیر مقلد)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اور امام ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ امام ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس کے بارے میں لکھتے ہیں:

[[وما أشار الیه شیخنا من اطلاق تخریج اصحاب الصحیح

لطائفة منهم حیث جعل منهم قسما احتمل الائمة تدلیسه وخرجوا له فی

الصحیح لا مامته وقلة تدلیسه فی جنب ماروی کالثوری یتنزل علی هذا

لا یسما وقد جعل من هذا القسم من کان لا یدلس الا عن ثقة کابن

عیبنة]]

ترجمہ: اور جس کی طرف (حافظ ابن حجر رحمہ اللہ) نے اشارہ کیا ہے کہ مدلسین کی ایک جماعت سے اصحاب صحیح نے علی الاطلاق اپنی کتب میں روایات کی تخریج کی ہے اور ان مدلسین کی ایک قسم وہ بتائی ہے جس کی تدلیس کو ائمہ حدیث نے قبول کیا ہے اور انکی روایت اپنی صحیح میں لائے ہیں ان مدلسین کی امامت اور قلت تدلیس کی وجہ سے انھوں نے جو بہت سی روایات کی ہیں ان کے مقابلے میں مثلاً امام ثوری اسی بات پر محمول سمجھا جائے خصوصاً اس قسم میں اس مدلس کو داخل کیا ہے جو ثقہ کے سوا تدلیس نہیں کرتا مثلاً ابن عیینہ

(فتح المغیث ۱/۱۸۸)

حافظ صلاح الدین الطائفی اور سفیان ثوری کی تدلیس:

لکھتے ہیں:

[[لقلة تدلیسه فی جنب ماروی اولانه لا یدلس الا عن ثقة وذلك

کالزھری و سلیمان الا عمش و ابراھیم النخعی و اسماعیل بن ابی خالد و

سلیمان التیمی و حمید الطویل و الحکم بن عتبه و یحییٰ بن ابی کثیر و

ابن جریج والثوری وابن عیینة]]

ترجمہ: یا تدلیس کم کی ہے بہ نسبت روایات کے تدلیس ثقہ سے کی ہے جیسے زھری و سلیمان

الاعمش و ابراھیم نخعی و اسماعیل بن ابی خالد و سلیمان التیمی و حمید الطویل و حکم بن عتبه و یحییٰ بن

ابی کثیر و ابن جریج و ثوری اور ابن عیینہ

(جامع التحصیل فی احکام المراسیل ص ۱۱۳)

امام سبط ابن العجمی شافعی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس:

امام ابن العجمی شافعی رحمہ اللہ صاحب نے بھی حافظ الطائفی کی طرح کے الفاظ

سفیان ثوری کے متعلق لکھے ہیں دیکھئے ”التبیین الاسماء المدلسین“ ص ۶۵

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ مدلس کا حکم یہ ہے کہ جس کی تدلیس کم ہو اسکی دیگر روایات کے مقابلہ میں تو اس کی تدلیس مضر نہیں جیسا کہ امام بخاری، حافظ ابن کثیر، حافظ صلاح الدین العلائی اور ابن العجمی شافعی رحمہم نے لکھا اور یہی تحقیق محدثین کے نزدیک رائج ہے



﴿امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طبقہ ثانیہ کے ہونے کا ثبوت﴾
آئیے دیکھتے ہیں کہ محدثین امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کس درجہ کا مدلس کہتے ہیں
(۱) حافظ صلاح الدین العلائی رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ صلاح الدین العلائی نے [جامع التحصیل فی احکام المراسل ص ۱۱۳] پر امام سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے
(۲) امام سبط ابن العجمی شافعی رحمہ اللہ کی تحقیق:
امام سبط ابن العجمی شافعی نے [تہذیب الاسماء المدلسین ج ۱ ص ۶۵] پر سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

(۳) امام ابو زرہ العراقی رحمہ اللہ کی تحقیق:

آپ نے [کتاب المدلسین ص ۵۲] پر امام سفیان ثوری کو مدلس کہنے کے بعد ص ۱۰۹ پر طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

(۴) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کی تحقیق:

حافظ صاحب نے [طبقات المدلسین ص ۳۲] اور [الکتب علی کتاب ابن الصلاح ج ۲ ص ۶۳۹] پر سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

﴿غیر مقلدین کے نزدیک سفیان ثوری رحمہ اللہ کا طبقہ﴾

حافظ زبیر علی زکی غیر مقلد کا امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کو طبقہ ثالثہ کا مدلس قرار دینا تفرد اور محدثین کی تحقیق کے سراسر خلاف ہے بلکہ غیر مقلدین کی تحقیق کے بھی مخالف ہے لہذا باطل و مردود ہے

(۱) عبدالرحمن مبارک پوری (غیر مقلد):

عبدالرحمن مبارک پوری صاحب نے [تختہ الاحوذی ج ۱ ص ۱۲] پر امام ابن حجر عسقلانی کی کتاب طبقات المدلسین سے طبقہ ثانیہ کی بات نقل کر کے اتفاق کیا ہے

(۲) بدیع الدین راشدی (غیر مقلد):

بدیع الدین راشدی صاحب نے اپنی کتاب [اہل حدیث کے امتیازی مسائل ص ۵ طبع حیدرآباد] میں ایک اعتراض کے جواب میں لکھا ہے:

[[یہ کہ سفیان ثوری اول درجے کے مدلسین میں ہیں اور باقاعدہ محدثین میں انکی تذلیس مقبول ہوگی اگرچہ سماع کی تصریح نہ کریں]] اسی طرح جزء منظوم فی اسماء المدلسین رقم ۲۲ قلمی میں سفیان ثوری کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

(۳) حافظ گوندلوی (غیر مقلد):

حافظ گوندلوی صاحب نے اپنی کتاب ”خیر الکلام ص ۴۷“ پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

(۴) یحییٰ گوندلوی (غیر مقلد):

یحییٰ گوندلوی صاحب نے اپنی کتاب [خیر البراہین فی النحر باتامین ص ۲۶، ۲۵] میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس لکھا ہے

(۵) محبت اللہ شاہ راشدی (غیر مقلد):

محبت اللہ شاہ صاحب نے اپنے مضمون ”ایضاح المعرام و استیعاب الکلام“ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

دیکھئے الاعتصام جون ۱۹۹۱ء

(۶) شیخ حماد بن محمد الانصاری (غیر مقلد):

اپنی کتاب ”اتحاف ذوی الرسوخ“ میں سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیتے ہیں

(۷) مسفر بن غرم اللہ الدینی (غیر مقلد):

مسفر بن غرم اللہ الدینی اپنی کتاب ”تذلیس فی الحدیث“ ص ۲۶۲ پر امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو طبقہ ثانیہ کا مدلس قرار دیا ہے

لہذا جب محدثین اور غیر مقلدین کے نزدیک بھی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ طبقہ ثانیہ کے مدلس ہیں اور جمہور محدثین اور غیر مقلدین بھی حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے طبقات سے متفق ہیں اور انکے نزدیک دوسرے طبقہ کی حدیث صحیح ہوتی ہے تو حافظ زبیر علی زئی صاحب کی تقسیم اور تحقیق باطل ٹھہرتی ہے



سنن ابی داؤد میں سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی احادیث کا عکس

۶۱۔ (حسن صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ ابْنِ هُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَكِيمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِضَى اللَّهِ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ». [سبائی برقم (۶۱۸)].

۳۶۹۔ (صحیح) حَدَّثَنَا الطَّلَبِيُّ، ثنا شُعْبَانُ، عَنْ ابْنِ أَبِي لَجِينٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَتَحَوَّنُ لِإِحْدَاثِ الدُّعَاءِ، فِيهِ تَسْمِيَةٌ، وَفِيهِ تَسْمِيَةُ الْجَنَّةِ، ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ عَمِّ فَلَتَمَسْتُهُ بِرِجْلِيهَا.

۷۹۔ بَابُ الرَّجُلِ يَفْقِدُ التَّوْبَةَ فِي قَفَاءٍ ثُمَّ يُصَلِّي

۶۳۰۔ (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَانَ الْأَكْبَرِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الرَّجُلَ عَائِدِي أَرْضِهِمْ فِي أَهْلِهِمْ مِنْ غَيْبَتِي الْأَرْضِ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ كَأَنَّكَ الصَّبِيانُ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا مَعْشَرَ النَّسَاءِ لَا تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَرْفَعَ الرَّجُلُ. [ق].

۶۳۔ بَابُ مَوْضِعِ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

۱۹۱۹۔ (صحیح) حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنٍ، نا سفیان، عن عمرو - یعنی ابن دینار - عن عمرو بن عبد اللہ بن صفوان، عن يزيد بن شيبان، قال: أتانا ابنُ مَرْيَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَنَحْنُ بِعَرَفَةَ - لِي مَكَانٍ يُسَاعِدُهُ عَمْرُو بْنُ الْإِمَامِ -، فَقَالَ: أَمَّا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيْكُمْ، يَقُولُ لَكُمْ: «قِفُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ».

۵۰۔ بَابُ فِي تَعْظِيمِ الزَّنا

۲۳۱۰۔ (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سفیان، عن منصور، عن أبي وائل، عن عمرو بن شراحيل، عن عبد الله، قال: قلت: يا رسول الله، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْثَرُ؟ قال: «أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ» قال: قلت: ^(۱) ثم أَيُّ؟ قال: «أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ حَبِيْبَةً» ^(۲) ثم أَيُّ؟ قال: «أَنْ تُزَانِيَ خَلِيْلَةً جَارِكَ» قال: [وَأَلْزَمَ] ^(۳) تصديق قول النبي ﷺ: «وَالَّذِينَ لَا يَتَّقُونَ اللَّهَ إِذَا تَخَرَّجُوا إِلَى الْفِتَنِ لَمْ يَقُولُوا هَذَا حَرَمٌ اللَّهِ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَرْجُونَ» الآية.

۲۴۰۱۔ (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سفیان، عن أبي حَصِينٍ، عن سعيد بن جبيرة، عن ابن عباس قال: إِذَا مَرَضَ الرَّجُلُ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ مَاتَ [وَلَمْ يُصَبِّحْ] ^(۱) أَطْعِمْهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ قَفَاءٌ، [وَأِنْ لَمْ تَفْعَلْ] ^(۲) قَفَى عَنْهُ وَلَهُ.

۱۱۔ بَابُ مَا يَقْطَعُ فِيهِ السَّارِقُ

۴۳۸۳۔ (صحیح) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ، نا سفیان، عن الزهري - قال: سمعت منه - عن عمرة، عن عائشة [رضي الله عنها]، أن النبي ﷺ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُغْبِ دِينَارٍ فِصَاعًا. [الإرواء (۲۴۰۲): م].

۲) امام نسائی رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات لی

ہیں اور انھوں نے بھی کسی روایت کو تدریس کی وجہ سے ضعیف نہیں قرار دیا بلکہ اُن کی روایات ان کے نزدیک صحیح اور قابل احتجاج ہیں امام نسائی نے سنن نسائی میں تقریباً ۷۷۷ ”عن“ والی روایات درج فرمائی ہیں ملاحظہ فرمائیے سنن نسائی مع احکام البانی کی درج ذیل احادیث:

نمبر: ۳۷، ۴۹، ۷۹، ۷۰، ۷۷، ۷۸، ۸۱، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۴۱، ۱۵۵، ۱۷۱، ۱۸۹، ۲۰۰،

۲۲۳، ۲۳۷، ۲۴۳، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۶۴، ۲۷۷، ۲۸۴، ۲۹۲، ۲۹۴، ۳۰۰، ۳۱۸، ۳۲۴، ۳۲۷،

۳۳۳، ۳۵۰، ۳۶۳، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۹۰، ۳۹۸، ۴۰۴، ۴۷۳، ۴۹۲، ۵۲۲، ۵۳۹،

۵۹۸، ۵۹۹، ۶۱۸، ۶۲۱، ۶۵۰، ۶۵۴، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۷۲، ۷۵۶، ۷۷۴، ۷۷۷، ۷۸۰،

۷۹۷، ۸۷۷، ۹۰۰، ۹۰۲، ۹۰۴، ۹۰۷، ۹۱۱، ۹۵۵، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۱۰۰۳، ۱۰۵۳، ۱۰۶۶، ۱۰۷۳، ۱۱۳۰،

۱۱۳۱، ۱۱۶۷، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۲۲۸، ۱۲۶۶، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۸۵، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴،

۱۲۹۵، ۱۳۶۶، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳

(۳) امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ”عن“ والی روایات:

٣٧ - (حسن صحيح) أَخْبَرَنَا مَعْمُودُ بْنُ هَيَلَانَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ وَفَيْصَةُ، قَالَا: أَتَيْنَا شُعْبَانَ، عَنْ الصَّخَاكِيِّ عُمَرَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. [ابن ماجه (٣٥٣)].

و (١١٩١)، ق.].
٦٩٦ - (صحیح) أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ، عَنْ عَدَّارِ الطُّغَيْنِيِّ، عَنْ أَبِي شَلَّةَ، عَنْ أُمِّ شَلَّةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ قَوَامِي يَسْتُرِي هَذَا زَوَائِي فِي الْجَنَّةِ». [الصَّحِيحَةُ (٢٠٥٠)].

٢٨٦١ - (صحیح) أَخْبَرَنَا هَذَا بْنُ الشَّرِيحِ عَنْ شُعْبَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُزَاهِمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدٍ بْنِ أَسَدٍ عَنْ شُعْبَتِ بْنِ الْكُفَيْمِ، أَنَّ الشَّيْخَ ﷺ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَةِ إِلَى نَيْلَا - كَأَنَّهُ سَبَكَةُ فَضِيءٍ - فَأَقْبَضَهُ، ثُمَّ أَصْبَحَ بِهَا كِتَابَتٍ. [صحیح ابی داود (١٧٤٢)].

٣- باب الوصية بالثالث
 ٣٦٢٦- (صحیح) أخبرني عمرو بن عثمان بن سعيد قال: حدثنا شفيان عن الزهري عن عامر بن شعيب عن أبيه، قال: فرعيت مَرْصَعًا أَفْغَنِيَتْ مِنِّي، فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَدَّدُنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنِّي مَالًا كَثِيرًا، وَلَيْسَ يُرِيئُنِي إِلَّا ابْنِي، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثَلَاثِينَ مِائَةً؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: «لَا»، قُلْتُ: فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: «الْثَلَاثُ وَالْثَلَاثُ خَيْرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَتَرَكَ وَتَرَكَتَ أَخِيَاءَ، خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتَرَكَهُمْ عَالَةً، يَتَكَفَّلُونَ النَّاسَ» (ابن ماجه (٢٧٠٨): ٢).

٤٣٣٣ - (صحيح الإسناد) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْغَنَائِلِ، قُلْتُ: الْبَغَا؟ قَالَ: لَا.

٥٢٣٣ - (صحیح) أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ وَكَيْعٍ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الزَّيَّادِ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لُقَّةٍ، أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ. [ق، انظر ما قبله].

٢ - الاستِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ
 ٥٤٤٢ - (صحيح) أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ سَيَّانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، قَالَ: أَيْتَانَا شَفِيعَانِ، عَنْ أَبِي سَيَّانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْزَعٍ، مِنْ جِلْمٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَدَعَاؤٍ لَا يُسْتَمَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَخْشَعُ. [الترمذي (٣٤٢٩)، م، زيد بن أرقم].

[illegible][illegible][illegible]

معلوم ہوا کہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس مضر نہیں بلکہ مقبول ہے اور وہ طبقہ ثانیہ میں سے ہیں

جامع ترمذی میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

(۵۲) پاپ

١٩٨٣ - (صحيح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «سَيِّئُ الْمُسْلِمِ فُتُوٌّ، وَفَتَاةٌ كُفْرَةٌ». قَالَ زَيْدٌ: قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَلَيْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ؟ قَالَ نَعَمْ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [«ابن ماجه» (٦٩): ق.].

(۵۱) باب

٢٥٠٢ - (صحيح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ، عَنْ أَبِي حُدَيْفَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: حَكَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَجُلًا فَقَالَ: «مَا يَسُرُّنِي أَنِّي حَكَيْتُ رَجُلًا وَأَنْ لِي كَذٌّ وَكَذًّا»، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَفِيَّةَ امْرَأَتِي، وَقَالَتْ يَبْدِعُهَا هَكَذَا كَأَنَّهَا تَعْنِي قَصِيرَةً، فَقَالَ: «لَقَدْ مَرَّجَتِ بِحُلْمَةٍ لَوْ مَرَّجَتِ بِهَا مَاءَ الْبَحْرِ لَمُرَّجٌ».

[المشكاة (٤٨٥٣ و ٤٨٥٧) / التحقيق الثاني، «غاية المرام» (٤٢٧)].

٢٩٧٥ - (صحيح) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ شُعْبَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَكْنُبِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْحَيُّ عَرَفَاتٌ، الْحَيُّ عَرَفَاتٌ، الْحَيُّ عَرَفَاتٌ، إِبْرَاهِيمُ ثَلَاثٌ، قَمَرٌ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِلَهَ عَلَيْهِ» [البقرة: ٢٠٣]، وَمَنْ أَذْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَذْرَكَ الْحَيَّ». قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: قَالَ شُعْبَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: وَهَذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ يَكْنُبِ بْنِ عَطَاءٍ، وَلَا تَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَكْنُبِ بْنِ عَطَاءٍ. [ومضى برقم (٨٨٩)].

(١٠٣) بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

(٣٥٥) حَدَّثَنَا محمود بن غيلان، قال: حَدَّثَنَا أبو داودَ الحَفَرِيُّ، عن شُهَابِ الثَّوْرِيِّ، عن عمرو بن مَرْثَدٍ، عن عبد الله بن الحارث، عن طَلْحَةَ بن قَيْسٍ، عن ابن عباس، قال: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِقَوْلِ: «رَبِّ أَعْيُنِي وَلَا تُنَمِّنْ عَلَيَّ، وَانْفُضِرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمَكِّنْ عَلَيَّ، وَاعْزِزْنِي عَلَيَّ مِنْ بَغْيِ عَلَيٍّ، رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ شُجَّارًا، لَكَ ذَكَارًا، لَكَ رَهَابًا، لَكَ مَطْوَاهَا، لَكَ مُخْبِتًا، إِنَّكَ إِلَٰهٌ أَعْلَىٰ مِنْ بَغْيِ عَلَيٍّ، رَبِّ تَكَلَّلْ تَوْنِي، وَافْسَلْ خَوْنِي، وَاجِبْ دَعْوَتِي، وَتَبِّثْ حُجَّتِي، وَشَدِّدْ لِسَانِي، وَاعْدِدْ قَلْبِي،

(٣٠) باب في تحليل الأصابع

٣٨- (صحيح) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَّابٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سفيَانَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَاصِمٍ بْنِ لَقَيْطِ بْنِ صَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا تَوَسَّأْتَ فَخَلِّ الْأَصَابِعَ». وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُشَوَّرِ، وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ الْفَهْرِيُّ، وَأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَنَّهُ يُخَلَّلُ أَصَابِعُ رَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَبِهِ يَقُولُ أَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ: يُخَلَّلُ أَصَابِعُ يَدَيْهِ وَرَجُلِهِ فِي الْوُضُوءِ. وَأَبُو هَاشِمٍ اسْمُهُ: إِسْمَاعِيلُ بْنُ تَجْيِيزٍ الْمَكِّيُّ. (ابن ماجه ٤٤٨).

٤١٥ - (صحيح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِلَافَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ - هُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ -، قَالَ: حَدَّثَنَا سُبَّانُ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْمُشْتَبِّ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ أَبِي سُبَيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُبَيِّنُ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرَبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ»، وَرَكْعَتَيْنِ لَيْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ صَلَاةَ الْغَدَاةِ». وَحَدَّثَ عُبَيْدَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثَ حَسَنٍ صَحِيحٍ. وَقَدْ رَوَى عَنْ عُبَيْدَةَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ. [ابن ماجه (١١٤١)].

(۸۹) باب

٩٢٩ - (صحيح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَلْفِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شُعْبَانَ التَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَا، (ح) وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُحَجَّ أَفَلَا تُحَيِّ عَنِّي؟ قَالَ: «نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا». وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [صحيح أبي داود (٢٥٦١) م].

١٤٢٠ - (صحيح) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْكُوفِيُّ شَيْخُ
يَعْقُوبَ، عَنْ شُعْبَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ
طَلْحَةَ، قَالَ شُعْبَانُ وَأَنَا عَلَيْهِ خَيْرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ أَرَادَ مَالَهُ
بَغْيَهِ حَتَّى قَاتَلَ قَتِيلًا فَهُوَ شَهِيدٌ». هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. [انظر ما قبله].

سنن ابن ماجہ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۴۱۔ (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي نَابِتٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ، عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ». [م].

۹۔ باب في الإيمان

۵۷۔ (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَاسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ شُهَيْبِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْإِيمَانُ بِسَعٍ^(۶) وَسِتُونَ - أَوْ سَبْعُونَ - بَابًا، فَلَدُنَاهَا^(۷) إِسَاطَةُ الْأَذَى^(۸) عَنِ الطَّرِيقِ، وَأَرْفَعَهَا قَوْلُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَالْحَيَاءُ^(۹) شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ». [الصحيحه (۱۷۶۹)، ق، خ بلفظ: «وستون» م بلفظ: «وسبعون» وهو الأرجح، «تخریج الإيمان لابن أبي شيبة» (۶۷/۲۱)].

۸۳۔ (صحیح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ التَّمَزُزِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْقَدْرِ^(۷)، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ. إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ» [القمر: ۴۸-۴۹]. [«الطلال» (۳۴۹): م].

۹۷۔ (صحیح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُؤَمِّلٌ. قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مَوْلَى لُؤَيْمِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ رُبَيْعِ بْنِ جِرَاشٍ، عَنْ حَلِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي بَيْنَكُمْ، فَاقْتُلُوا مَالِدَيْنِ مِنْ بَعْدِي» وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - . [«المشكاة» (۶۰۵۲)، «الصحيحه» (۱۲۳۳)].

۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

ابن ماجہ نے رحمہ اللہ بھی اپنی کتاب سنن ابن ماجہ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کو درج فرمایا ہے اور پوری کتاب میں کہیں بھی ان کی تالیس کی وجہ سے انکی روایات کو ضعیف نہیں قرار دیا ہے ملاحظہ فرمائیے درج ذیل احادیث:

حدیث نمبر:

۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳

١٢٢ - (صحيح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّكْبَرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يَوْمَ قَرْيَظَةَ -: «مَنْ يَأْتِنَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزَّيْبِيُّ: «أَنَا، ثَلَاثًا. فَقَالَ: مَنْ يَأْتِنَا بِخَيْرِ الْقَوْمِ؟» فَقَالَ الزَّيْبِيُّ: «أَنَا، ثَلَاثًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ، وَإِنَّ حَوَارِيَّيَّ الزَّيْبِيِّ».

«الروضة» (٦٩٧)، «تخريج المختارة» (٤٣٣): ق.].

٥٥٣ - (صحيح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ غَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثًا، وَلَوْ نَقَضِيَ السَّائِلُ عَلَى مَسْأَلَتِهِ لَجَعَلَهَا خَمْسًا. [صحيح أبي داود (١٤٥)].

١٥٣ - باب ما جاء في صلاة الاستسقاء

١٢٦٦ - (حسن) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثَّانَةَ، عَنْ أَبِيهِ: قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَوَاضِعًا مُتَبَدِّلًا مُتَحَدِّثًا

(١) «شأن الأرض»، أي: هوائها وحسرتها.

٢٢٥

٢٧٢١ - (صحيح) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَانٌ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ الْهَزَلِيِّ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيِّ، فَسَأَلَهُمَا عَنْ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ ابْنٍ، وَأَخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ؟ فَقَالَا: لِلْإِبْنَةِ النَّصْفُ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ، وَابْنَةُ ابْنٍ مَسْعُودٌ فَسِيبَتُهُمَا، فَأَتَى الرَّجُلُ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ، وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا: فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَدْ ضَلَلْتُ إِذَا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهَنْدِينَ وَلَكِنِّي سَأَلْتُ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِلْإِبْنَةِ النَّصْفُ، وَلِابْنَةِ الْإِبْنِ الشُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخْتِ.

«الإرواء» (١٦٨٣)، «الروضة التفسير» (٦٣٤)، «صحيح أبي داود» (٢٥٧٢): غ.].

٢٣ - باب عرض الطعام

٣٢٩٨ - (حسن) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَشْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ، قَالَتْ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِيهِ، فَقَالَ: «لَا تَجْمَعُنَّ جُوعًا وَكَلْبًا». [«آداب الزفاف» (ص ٩٢ / الطبعة الجديدة)، «المشكاة» (٣٢٥٦)، «الروضة التفسير» (١٥٢)].

٤٠٤١ - (صحيح) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ فُرَاتِ بْنِ الْفَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطَّغِيلِ، عَنْ خَدِيجَةَ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: اطَّلَعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ، وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ الشَّاعَةَ، فَقَالَ: «لَا تَقُومُ الشَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: الدُّجَانُ، وَالْذُّحَانُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ تَغْرِيبِهَا». [م، ويأتي بتمامه رقم (٤٠٥٥)].

٤٢٠٧ - (صحيح) حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ شُعْبَانَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ يُرَاهُ يُرَاهُ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُسْمِعُ يُسْمِعِ اللَّهُ بِهِ». [صحيح الترغيب (٢٤): ق.].

(۵) امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں تقریباً ۱۵۰۰ سے زیادہ روایات نقل فرمائی ہیں مگر کسی مقام پر بھی ان کی تدلیس کو وجہ ضعف نہیں بنایا معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک ان کی تدلیس مضرت نہیں بلکہ وہ قابل حجت ہیں اور ان کی عن والی روایات ان کے ہاں مقبول ہیں چند یہاں درج کی جاتی ہیں

حدیث نمبر:

cFZFcFZFcFZFcF9FcFY+cF5ZcF5YcF3FcF19cF15cF+c19+c1A9cAFcFY

c7AΛ,c7A⊂,c7•Λ,c7•Ω,c7•c79+c7AΩ,c7AΓ,c7⊆,c7⊃,c79Ω,c7⊆

6238, 6239, 6240, 6241, 6242, 6243, 6244, 6245, 6246, 6247, 6248, 6249, 6250, 6251, 6252, 6253, 6254, 6255, 6256, 6257, 6258, 6259, 6260, 6261, 6262, 6263, 6264, 6265, 6266, 6267, 6268, 6269, 6270, 6271, 6272, 6273, 6274, 6275, 6276, 6277, 6278, 6279, 6280, 6281, 6282, 6283, 6284, 6285, 6286, 6287, 6288, 6289, 6290, 6291, 6292, 6293, 6294, 6295, 6296, 6297, 6298, 6299, 6300, 6301, 6302, 6303, 6304, 6305, 6306, 6307, 6308, 6309, 6310, 6311, 6312, 6313, 6314, 6315, 6316, 6317, 6318, 6319, 6320, 6321, 6322, 6323, 6324, 6325, 6326, 6327, 6328, 6329, 6330, 6331, 6332, 6333, 6334, 6335, 6336, 6337, 6338, 6339, 6340, 6341, 6342, 6343, 6344, 6345, 6346, 6347, 6348, 6349, 6350, 6351, 6352, 6353, 6354, 6355, 6356, 6357, 6358, 6359, 6360, 6361, 6362, 6363, 6364, 6365, 6366, 6367, 6368, 6369, 6370, 6371, 6372, 6373, 6374, 6375, 6376, 6377, 6378, 6379, 6380, 6381, 6382, 6383, 6384, 6385, 6386, 6387, 6388, 6389, 6390, 6391, 6392, 6393, 6394, 6395, 6396, 6397, 6398, 6399, 6400, 6401, 6402, 6403, 6404, 6405, 6406, 6407, 6408, 6409, 6410, 6411, 6412, 6413, 6414, 6415, 6416, 6417, 6418, 6419, 6420, 6421, 6422, 6423, 6424, 6425, 6426, 6427, 6428, 6429, 6430, 6431, 6432, 6433, 6434, 6435, 6436, 6437, 6438, 6439, 6440, 6441, 6442, 6443, 6444, 6445, 6446, 6447, 6448, 6449, 6450, 6451, 6452, 6453, 6454, 6455, 6456, 6457, 6458, 6459, 6460, 6461, 6462, 6463, 6464, 6465, 6466, 6467, 6468, 6469, 6470, 6471, 6472, 6473, 6474, 6475, 6476, 6477, 6478, 6479, 6480, 6481, 6482, 6483, 6484, 6485, 6486, 6487, 6488, 6489, 6490, 6491, 6492, 6493, 6494, 6495, 6496, 6497, 6498, 6499, 6500, 6501, 6502, 6503, 6504, 6505, 6506, 6507, 6508, 6509, 6510, 6511, 6512, 6513, 6514, 6515, 6516, 6517, 6518, 6519, 6520, 6521, 6522, 6523, 6524, 6525, 6526, 6527, 6528, 6529, 6530, 6531, 6532, 6533, 6534, 6535, 6536, 6537, 6538, 6539, 6540, 6541, 6542, 6543, 6544, 6545, 6546, 6547, 6548, 6549, 6550, 6551, 6552, 6553, 6554, 6555, 6556, 6557, 6558, 6559, 6560, 6561, 6562, 6563, 6564, 6565, 6566, 6567, 6568, 6569, 6570, 6571, 6572, 6573, 6574, 6575, 6576, 6577, 6578, 6579, 6580, 6581, 6582, 6583, 6584, 6585, 6586, 6587, 6588, 6589, 6590, 6591, 6592, 6593, 6594, 6595, 6596, 6597, 6598, 6599, 6600, 6601, 6602, 6603, 6604, 6605, 6606, 6607, 6608, 6609, 6610, 6611, 6612, 6613, 6614, 6615, 6616, 6617, 6618, 6619, 6620, 6621, 6622, 6623, 6624, 6625, 6626, 6627, 6628, 6629, 6630, 6631, 6632, 6633, 6634, 6635, 6636, 6637, 6638, 6639, 6640, 6641, 6642, 6643, 6644, 6645, 6646, 6647, 6648, 6649, 6650, 6651, 6652, 6653, 6654, 6655, 6656, 6657, 6658, 6659, 6660, 6661, 6662, 6663, 6664, 6665, 6666, 6667, 6668, 6669, 6670, 6671, 6672, 6673, 6674, 6675, 6676, 6677, 6678, 6679, 6680, 6681, 6682, 6683, 6684, 6685, 6686, 6687, 6688, 6689, 6690, 6691, 6692, 6693, 6694, 6695, 6696, 6697, 6698, 6699, 6700, 6701, 6702, 6703, 6704, 6705, 6706, 6707, 6708, 6709, 6710, 6711, 6712, 6713, 6714, 6715, 6716, 6717, 6718, 6719, 6720, 6721, 6722, 6723, 6724, 6725, 6726, 6727, 6728, 6729, 6730, 6731, 6732, 6733, 6734, 6735, 6736, 6737, 6738, 6739, 6740, 6741, 6742, 6743, 6744, 6745, 6746, 6747, 6748, 6749, 6750, 6751, 6752, 6753, 6754, 6755, 6756, 6757, 6758, 6759, 6760, 6761, 6762, 6763, 6764, 6765, 6766, 6767, 6768, 6769, 6770, 6771, 6772, 6773, 6774, 6775, 6776, 6777, 6778, 6779, 6780, 6781, 6782, 6783, 6784, 6785, 6786, 6787, 6788, 6789, 6790, 6791, 6792, 6793, 6794, 6795, 6796, 6797, 6798, 6799, 6800, 6801, 6802, 6803, 6804, 6805, 6806, 6807, 6808, 6809, 6810, 6811, 6812, 6813, 6814, 6815, 6816, 6817, 6818, 6819, 6820, 6821, 6822, 6823, 6824, 6825, 6826, 6827, 6828, 6829, 6830, 6831, 6832, 6833, 6834, 6835, 6836, 6837, 6838, 6839, 6840, 6841, 6842, 6843, 6844, 6845, 6846, 6847, 6848, 6849, 6850, 6851, 6852, 6853, 6854, 6855, 6856, 6857, 6858, 6859, 6860, 6861, 6862, 6863, 6864, 6865, 6866, 6867, 6868, 6869, 6870, 6871, 6872, 6873, 6874, 6875, 6876, 6877, 6878, 6879, 6880, 6881, 6882, 6883, 6884, 6885, 6886, 6887, 6888, 6889, 6890, 6891, 6892, 6893, 6894, 6895, 6896, 6897, 6898, 6899, 6900, 6901, 6902, 6903, 6904, 6905, 6906, 6907, 6908, 6909, 6910, 6911, 6912, 6913, 6914, 6915, 6916, 6917, 6918, 6919, 69

9P1cAP5cAP3cLAlcLZ9cLZ1cLYAcLY5cLY3cY1cL33cL31cL39

[illegible]

c|•y|c|•5A|c|•c|c|•3A|c|•3Z|c|•3Y|c|•3F|c|•3F|c|•25|c|•2F|c|•2I|c|•2•

c|•y|c|•5A|c|•f|c|•3A|c|•3Z|c|•3Y|c|•3F|c|•3F|c|•25|c|•2P|c|•2I|c|•2•

$$c||+|c|+9\angle c|+9\gamma c|+9\phi c|+9\mathfrak{F}c|+9|c|+\wedge\wedge c|+\wedge\gamma c|+\wedge\mathfrak{F}c|+\angle\mathfrak{F}c|+\gamma\gamma c|+\gamma\phi$$
$$c|f^3 f'|f^3 | c|f^2 y|c|f \cdot A|c|f + y|c|f + Q|c|f + c||f'Z|c||y|f| ||f'|c||\cdot A|c||+Z|c||+\rho$$

1F8+;1F9F;1F5F;1F5I;1F7A;1F7D;1F7Y;1FZF;1FZF;1F5I;1F7Y;1F7D

۲۰۹۲ - حدثنا وكيع، حدثنا سفيان، عن أبي جهم، عن عبد الله بن عبيد الله بن عباس
عن ابن عباس، قال: نهى رسول الله ﷺ أن تَنزِيَّ جِماراً على
فَرَسٍ^(۱).

۲۸۰۴ - حدثنا الأشجعي، حدثنا أبي، عن سفيان، عن سلمة بن كهيل، عن
الحسن الغزني
عن ابن عباس، قال: جئتُ أنا وغلّامٌ من بني عبد المطلبِ على
جمارٍ، والنبي ﷺ في الصلاة، قال: فَأَرْخِيَا بَيْنَ أَيْدِيْنَا يَرْعَى، فلم
يَقْطَعْ. قال: وجاءتْ جاريتان من بني عبد المطلبِ تَسْتَبِقَانِ، فَفَرَعَ النَّبِيُّ
بَيْنَهُمَا، فلم يَقْطَعْ، وَسَقَطَ جَدْيٌ، فلم يَقْطَعْ^(۱).

● ۱۳۵۱ - حدثنا عبد الله، حدثني زهير أبو خيثمة، حدثنا عبد الرحمن، عن
سفيان، عن أبي إسحاق، عن أبي حية
عن علي: أن النبي ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا^(۳).

(۶) امام دارقطنی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:
امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”سنن دارقطنی“ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ
کی عن والی روایات تقریباً ۲۵۰ سے زیادہ مرتبہ لی ہیں اور تالیس کا الزام لگا کر سفیان ثوری
کی کسی ایک روایت کو ضعیف نہیں کہا لہذا ان کے نزدیک ان کا اعتناء قبول ہے اور ان کی عن
والی روایات ان کے نزدیک بالکل صحیح ہیں ملاحظہ فرمائیے درج ذیل احادیث
حدیث نمبر:

۱۰۱۴، ۹۶۵، ۹۵۲، ۹۵۰، ۹۴۶، ۹۴۲، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۴، ۲۶۷، ۱۴۶، ۷۶، ۴۱، ۴۰، ۸۱
۱۳۲۸، ۱۳۱۹، ۱۲۶۹، ۱۲۶۸، ۱۲۶۷، ۱۱۹۷، ۱۱۹۶، ۱۱۲۶، ۱۱۰۰، ۱۰۳۵، ۱۰۳۴، ۱۰۳۳
۱۵۳۵، ۱۵۳۴، ۱۵۰۸، ۱۵۰۷، ۱۴۸۵، ۱۴۶۱، ۱۴۶۰، ۱۴۲۴، ۱۴۲۱، ۱۴۱۸، ۱۴۱۱، ۱۳۵۹
۱۶۱۲، ۱۵۹۱، ۱۵۹۰، ۱۵۵۱، ۱۵۳۶

سُنن دارقطنی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۱۸۔ حدثنا أحمد بن كامل، قال: حدثنا أحمد بن سعيد بن شاهين، قال: حدثنا محمد بن سعد، قال: حدثنا الواقدي، قال: حدثنا سفیان الثوري، عن محمد بن إسحاق، بهذا الإسناد نحوه.

۱۴۶۔ حدثنا الحسين بن إسماعيل، قال: حدثنا يعقوب الدورقي

(ج) وحدثنا علي بن عبد الله بن مُبَشَّر، قال: حدثنا أحمد بن سنان، حدثنا عبد الرحمن بن مهدي، عن سفیان، عن منصور والأعمش، عن إبراهيم، عن عبد الرحمن بن يزيد عن سلمان، قال: قال المشركون: إنا نرى صاحبكم قد علمكم كل شيء، حتى الخِراة قال: أجل، إنه لينهانا أن يستنجي أحدنا بيمينه، أو يستقبل القبلة، وينهانا عن الرُّوث والعظام، وقال: «لا يستنجي أحدكم بدون ثلاثة أحجار». إسناده صحيح.

۲۸۵۔ حدثنا إبراهيم بن حماد، حدثنا العباس بن يزيد، حدثنا وكيع، حدثنا سفیان، عن أبي النضر، عن أبي أنس: أن عثمان توضأ بالمقاعد، وعنده رجال من أصحاب النبي ﷺ، فتوضأ ثلاثاً ثلاثاً، ثم قال: أليس هكذا رأيتم رسول الله ﷺ يتوضأ؟ قالوا: نعم (۱).

۶۶۱۔ حدثنا القاضي الحسين بن إسماعيل، حدثنا أبو هشام، حدثنا وكيع، حدثنا سفیان، عن أبي الزبير عن جابر، قال: لا يقطع التَّيسُّم الصلاة حتى يُقرَّر.

۱۱۴۶۔ حدثنا أحمد بن عيسى بن السَّكَّين، حدثنا إسحاق بن زريق، حدثنا إبراهيم بن خالد، حدثنا الثوري، عن يزيد بن أبي زياد، عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عن البراء بن عازب، قال: كان النبي ﷺ إذا كثر يرفع يديه حتى يرى إبهاميه قريباً من أذنيه (۱).

۱۴۲۴۔ حدثنا الحسين، حدثنا يوسف (۲)، حدثنا وكيع، حدثنا سفیان، عن عبد الرحمن بن زياد الإفريقي، عن بكر بن سادة عن عبد الله بن عمرو، قال: قال رسول الله ﷺ: «إذا أحدث الإمام بعدما يرفع رأسه من آخر سجدة واستوى جالساً ثَمَّتْ صلاته، وصلاة من خلفه، من ائتمَّ به من أدرك أول الصلاة».

۱۸۴۷۔ حدثنا يحيى بن محمد بن صاعد، حدثنا بشر بن آدم، حدثنا أبو عاصم، عن سفیان، عن الشَّيباني، عن الشعبي عن ابن عباس: أن النبي ﷺ صَلَّى على قبر بعد شهر. تفرد به بشر بن آدم عن أبي عاصم، وخالفه غيره عن أبي عاصم.

سنن داری میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا عکس

۵۴۰ - أخبرنا محمد بن يوسف، عن سفیان، عن ليث، قال: قال لي طاوس: ما تعلمت فتعلم لنفسك، فإن الناس قد ذهب منهم الأمانات.

۵۵۵ - أخبرنا محمد بن يوسف، عن سفیان، عن الأعمش، عن صالح بن خباب، عن حسين بن عقبة، عن سلمان، قال: "علم لا يقال به ككثرة لا يتفق منه.

۶۰۳ - أخبرنا قبيصة ومحمد بن يوسف، قالوا: ثنا سفیان، عن الأعمش، عن إبراهيم، عن علقمة، قال: تذاكروا الحديث، فإن ذكره حياته.

۶۸۳ - أخبرنا محمد بن أحمد، ثنا سفیان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة، عن النبي ﷺ، قال: لسولا أن أشق على أمتي لأمرتهم به عند كل صلاة". قال أبو محمد: يعني: السواك.

۷۳۵ - أخبرنا عبيد الله، عن سفیان، عن سماك بن حرب، عن عكرمة، عن ابن عباس، عن النبي ﷺ، نحوه^(۱).

«۷۳»

باب الجنب إذا أراد أن ينام

۷۵۶ - أخبرنا عبيد الله بن موسى، عن سفیان، عن عبد الله بن دينار، عن ابن عمر، قال: سأل عمر رسول الله ﷺ فقال: تصيبني الجنابة من الليل؟ فأمره أن يغسل ذكره ويتوضأ، ثم يرقد^(۱).

«۲۲»

باب مفتاح الصلاة طهور

۶۸۷ - أخبرنا محمد بن يوسف، عن سفیان، عن عبد الله بن محمد ابن عقيل، عن محمد بن الحنفية، عن علي، قال: قال رسول الله ﷺ: مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير، وتحليلها التسليم^(۱).

«۳۹»

باب في نضح الفرج قبل الوضوء

۷۱۱ - أخبرنا قبيصة، أنبا سفیان، عن زيد بن أسلم، عن عطاء بن يسار، عن ابن عباس، أن النبي ﷺ توضأ مرة مرة، ونضح فرجه^(۱).

(۸) ابی یحییٰ فراس بن یحییٰ رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات:

(۲۰۲) - (۱۰۳) - (۲۰۳) - (۱۶۰۹) - (۱۰۱۷) - (۲۰۱۷) - (۳۰۱۷) - (۱۰۱۹) - (۲۰۱۹) -

(۲۰۵۸) - (۶۰۲۷) - (۲۰۵۷) -

ابی یحییٰ فراس بن یحییٰ نے اپنی کتاب مسانید ابی یحییٰ فراس بن یحییٰ میں ۱۳ مقامات پر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات ”عن“ سے لی ہیں مگر تدلیس کی وجہ سے ان کو ضعیف نہیں کہا معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی تدلیس ثوری مضرب نہیں بلکہ مقبول ہے

مسانید ابی یحییٰ فراس بن یحییٰ کی احادیث کا عکس

۲ - ۲ وحدثنا الفطريفي ، حدثنا محمد بن محمد بن سليمان ، حدثنا أبو بكر وعثمان ابنا أبي شيبة ، قالوا : حدثنا معاوية بن هشام ، حدثنا سفیان ، عن فراس ، عن الشعبي ، عن البراء بن عازب ، أن ابناً للنبي صلى الله عليه وسلم توفي وهو إبراهيم وهو ابن ستة عشر شهراً ، قال : « ادفنوه في البقيع فإن له مرضعاً يوم رضاعه في الجنة » .

۳ - ۱ حدثنا سليمان بن أحمد ، حدثنا إسحاق بن إبراهيم القطان ، حدثنا يوسف بن عدي ، حدثنا يحيى بن زكريا بن أبي زائدة ، عن سفیان ، عن فراس ، عن الشعبي ، عن البراء بن عازب ، وداود عن الشعبي عن البراء . يذكر أحدهما ما لا يذكر الآخر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الأضحى قال : « من توجه قبلتنا وصلى صلاتنا وئسكتنا فلا يذبح حتى يصلي » فقام رجل فقال : يا رسول الله ، إن هذا اليوم النحر مكروه^(۱) وإنني عجلت نسكي لأطعم أهلي وأهل داري وجيراني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم : « أعد ذبيحتك أخرى » قال : « إن عندي عناقاً للهن هي أحب إلي من شاتي لحم قال : « اذبحها فإنها غير نسكك ، ولا تجزي ذبيحة عن أحد بعدك » .

۱۶ - حدثنا محمد بن مظفر ، قال : حدثنا أبو جابر زيد بن عبد العزيز ، قال : حدثنا مسعود بن جويرة ، قال : حدثنا (المعافا)^(۱) بن عمران ، قال : حدثنا سفیان ، عن فراس أو جابر ، عن الشعبي ، عن ابن عباس : « أن رسول الله صلى الله عليه وسلم احتجم بين الأخدعين والكثفين وأعطى الحجام أجرة ولو كان حراماً لم يعطه » .

(۹) امام ابن الجعد رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۵۸، ۲۰۸۲۔

۲۸ سے زیادہ مقامات پر ابن الجعد نے اپنی مسند میں عن سے روایات لی ہیں اور ان کے نزدیک بھی الزام تدلیس سے روایات کو ضعیف قرار دینا درست نہیں معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی عن والی روایات مقبول ہیں

مسند ابن الجعد میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کا عکس

حدیث سفیان بن سعید الثوري (۱):

۱۸۱۲ - حدثنا (۲) علي بن الجعد قراءة من حفظه أنا سفیان بن سعید الثوري عن علي بن الأقرع عن أبي حذيفة عن عائشة قالت : حكيت إنساناً فقال رسول الله (ﷺ) (۳) : ما أحب أني حكيت إنساناً (۴) وأن لي كذا وكذا .

۱۸۱۶ - حدثنا (۵) علي أنا سفیان عن منصور عن مجاهد عن أبي قتادة عن النبي (ﷺ) قال : صوم يوم عرفة كفارة ستين سنة قبلها وسنة بعدها .

۲۰۸۲ - وحدثنا زهير نا محمد بن كثير عن سفیان عن علقمة عن سليمان ابن بريدة عن أبيه عن النبي (ﷺ) نحوه .

(۱۰) امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے اپنی مسند میں تقریباً ۹ مقامات پر امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات لی ہیں اور کسی مقام پر بھی تدلیس کی وجہ سے ان کو ضعیف قرار نہیں دیا ہے

۲۱، ۴۷، ۸۷، ۱۶۵، ۱۷۵، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۲۲، ۲۷۱۔

مسند ابن مبارک رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۲۱ - حَدَّثَنَا جَدِي نَا حَبَانُ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلِي بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي حذيفة رجل من أصحاب عبد الله عن عائشة قالت: حَكَيْتُ امْرَأَةً أَوْ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا أَحْبَبُّ أُنِي حَكَيْتُ أَخْذًا وَإِنْ لِي كَذَا وَكَذَا، اعْظُمْ ذَلِكَ.

۴۷ - حَدَّثَنَا جَدِي ثَنَا حَبَانُ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ تَبَّهَانَ مَوْلَى الثَّوَامَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ بَرَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُمْ، وَإِنْ شَاءَ أَخَذَهُمْ بِهَا.

۱۶۵ - حَدَّثَنَا جَدِي نَا اِبْرَاهِيمُ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالذَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَنْتُمْ تَقْرَأُونَ: (مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصَى بِهَا أَوْ ذَيْنَ). وَإِنْ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَاتِ. يَعْنِي الْأَخُوَّةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ دُونَ الْأَخُوَّةِ لِلْأَبِ.

۲۷۱ - حَدَّثَنَا جَدِي نَا حَبَانُ اَنَا عَبْدُ اللَّهِ اَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَرْقَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَنْ رَفَقَ بِأُمَّتِي رَفَقَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ شَقَّ عَلَى أُمَّتِي شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ.

۱۱) امام بیہقی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات: حدیث نمبر:

۳۷۲، ۳۶۷، ۳۶۶، ۸۹، ۱۴۵، ۱۵۱، ۱۵۷، ۱۶۳، ۲۰۲، ۲۲۸، ۳۰۴، ۳۲۸، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹،

سنن الکبریٰ بیہقی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۲۶۔ وأما الحديث الذي أنبأه أبو محمد عبد الله بن يحيى بن عبد الجبار السكري ببغداد، أنا أبو علي إسماعيل بن محمد الصفار، أنا أحمد بن منصور الرمادي، أنا عبد الرزاق، أنا الثوري، عن أبي فزارة العبيسي، أنا أبو زيد مولى عمرو بن الحريث، عن عبد الله بن مسعود، قال: لما كانت ليلة الجن تخلف منهم - يعني من الجن - رجلاً، قال الرمادي: أحسب عبد الرزاق قال: فقالوا: نشهد الصلاة معك يا رسول الله، فلما حضرت

۱۵۱۔ وحدثنا أبو عبد الله الحافظ، قال: حدثني علي بن محمد بن سختويه، ثنا يزيد بن الهيثم، ثنا إبراهيم بن أبي الليث، ثنا الأشجعي، عن سفیان، عن أبي علي الصيقل، عن ابن تمام، عن ابن عباس، قال: قال رسول الله ﷺ: «مالي أراكم تأتونني قلحا، لولا أن أشق على أمتي لفرضت عليهم السواك كما فرض عليهم الوضوء»^(۱). كذا رواه الثوري.

۴۹۵۔ أنبأني أبو عبد الله الحافظ إجازة، أنبا أبو بكر بن إسحاق الفقيه، أنبا عبد الله بن محمد، ثنا إسحاق، أنا سفیان، عن مطرف، عن سعيد بن عمرو بن سعيد، قال: قال عمر رضي الله عنه: البول قائماً أحسن للدبر.

[۲۹]۔ باب الدليل على أن السواك سنة ليس بواجب

۱۴۵۔ أخبرنا أبو عبد الله الحافظ، وأبو سعيد بن أبي عمرو في آخرين، قالوا: ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، أنا الربيع بن سليمان، أنا الشافعي، أنا سفیان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: «لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بتأخير العشاء والسواك عند كل صلاة»^(۲).

۵۷۴۔ أخبرنا أبو الحسن بن بشران العدل ببغداد، أنا أبو الحسن علي بن محمد المقرئ، ثنا ابن أبي مريم، نا الفريابي، نا سفیان، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بريدة، عن أبيه قال: صلى النبي ﷺ يوم الفتح صلواته كلها بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر رضي الله عنه: إني رأيتك صنعت اليوم شيئاً لم تكن تصنعه قبل اليوم قال: «عمداً فعلته يا عمر».

أخرجه مسلم في الصحيح من حديث سفیان الثوري^(۳).

۳۰۴۔ أخبرنا محمد بن عبد الله الحافظ، ثنا أبو العباس محمد بن يعقوب، ثنا أسيد بن عاصم، ثنا الحسين بن حفص، عن سفیان الثوري، عن حميد قال: رأيت أنس بن مالك توفضاً ومسح أذنيه ظاهراً وباطناً فنظرنا إليه فقال: كان ابن أم عبد يأمرنا بذلك^(۴).

(۱۲) امام ابن الجارود رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

حدیث نمبر:

۱۳۱، ۱۱۱، ۱۶۵، ۲۵۸، ۳۸، ۲۵، ۵۲، ۵۷، ۶۴، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۸۱، ۹۸، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۳۳،

۱۳۰، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۸، ۱۶۸، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۸۲، ۱۸۵، ۱۸۹، ۱۹۷، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۳،

۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۹، ۲۳۲، ۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۶، ۲۹۳، ۲۹۶،

۲۹۹، ۳۰۵، ۳۱۱، ۳۲۳، ۳۲۷۔

منتقى ابن الجارود الجزء الاول میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تقریباً ۵۵ سے زائد ”عن“

والی روایات موجود ہیں اور ان کے ہاں بھی یہ روایات مقبول ہیں

منتقى الجارود کی سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کا عکس

[۶] مَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ ، قَالَ ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ - ح وَثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيعاً

عَنْ سَفْيَانَ عَنْ عَقْلَمَةَ بْنِ سُرَيْجٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ جَنَّةَ كُلِّ صَلَاةٍ ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامِ

تَوَضَّأَ وَنَسَحَ عَلَى خَفِيهِ فَضَلَّى الصَّلَاةَ بِوَضُوءٍ وَاجِبٍ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَعَلْتَ شَيْئاً لَمْ تَكُنْ تَعْمَلُهُ ، قَالَ : إِنْ

[۶] (مسند صحيح - شرح ابن الجارود)

(۹) الوضوء من مس الذكر

[۱۶] حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقَرِّي ، قَالَ ثنا سَفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

قَالَ : تَذَكَّرْتُ أَبِي وَغُرُوقَ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ ، فَذَكَرْتُ غُرُوقَ وَذَكَرْتُ حَتَّى ذَكَرْتُ الْوُضُوءَ

مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ ، قَالَ أَبِي : لَمْ أَشْعُرْ بِهِ ، فَقَالَ : اخْبِرْنِي مَرَّةً عَنْ

بُشْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ ، فَلَمَّا

أُزِيلَ إِلَيْهَا ، فَأَرْسَلَ خَرِبِياً لَوْ رَجُلًا ، فَجَاءَ الرَّسُولُ بِذَلِكَ .

[۳۸] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَ ثنا قَيْصَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ

يُوسُفَ ، قَالَا ثنا سَفْيَانُ عَنْ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ

فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ .

(۲۷) باب المسح على الخفين

[۸۱] حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُقَرِّي ، قَالَ ثنا سَفْيَانُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِنَامِ بْنِ الْخَارِثِ قَالَ : رَأَيْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ مِنْ

مِطْهَرَةٍ وَمَسَحَ عَلَى خَفَيْهِ ، قَالُوا : أَتَمَسَحُ عَلَى خَفَيْكَ ، قَالَ : إِنِّي رَأَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ ، قَالَ : فَكَانَ هَذَا الْخَبِيرُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ

(۱۳) امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

حدیث نمبر:

۲۳۶، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۱۹، ۲۱۲، ۲۲۱، ۲۰۰، ۱۹۸، ۱۹۶، ۱۷۶، ۱۷۴، ۱۳۳، ۹۹، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۲

۵۲۱، ۵۱۹، ۴۷۹، ۴۳۸، ۳۹۶، ۳۸۷، ۳۸۲، ۳۵۶، ۳۵۰، ۳۳۹، ۲۷۹، ۲۷۷، ۲۳۶

۷۴۸، ۶۹۱، ۶۷۸، ۶۶۶، ۶۵۸، ۶۵۷، ۶۳۵، ۶۳۴، ۶۰۵، ۵۸۳، ۵۶۹، ۵۵۴، ۵۴۷

۷۷۰، ۷۶۵، ۷۵۳۔

صحیح ابن خزیمہ کی جلد اول میں امام ابن خزیمہ نے ۴۴ سے زیادہ ”عن“ والی روایات لی ہیں مگر کسی پرتدلیس کا الزام لگا کر رو نہیں کیا

صحیح ابن خزیمہ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث کا عکس

(۱۳) — أخبرنا أبو طاهر ، ثنا أبو بكر ، ثنا علي بن الحسين الدرهمي بخبر غريب غريب ، قال : حدثنا معتمر عن سفیان الثوري عن محارب بن دثار عن [ابن] بريدة عن أبيه قال : كان رسول الله ﷺ يتوضأ لكل صلاة إلا يوم فتح مكة فإنه شغل ، فجمع بين الظهر والعصر بوضوء واحد .

۹۹ — أخبرنا أبو طاهر ، نا أبو بكر ، نا عبد الجبار بن العلاء وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي ، قالا : حدثنا سفیان عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة : أن رسول الله ﷺ قال :

« إذا استيقظ أحدكم من نومه فلا يغمس يده في الإناء حتى يغسلها ثلاثاً ، فإنه لا يدري أين باتت يده . »

۲۷۷ — أخبرنا أبو طاهر ، نا أبو بكر ، نا بندار ، نا يحيى ، نا سفیان ، عن ثابت — وهو الحداد — عن عدي بن دينار مولى أم قيس بنت محسن عن أم قيس بنت محسن ، قالت : سألت رسول الله ﷺ عن دم الحيض يصيب الثوب . فقال : « اغسله بالماء والسر وحكيه بصلع » .

(۲۷) باب كراهة تسمية صلاة العشاء عتمة :

۳۴۹ — أخبرنا أبو طاهر ، نا أبو بكر ، نا عبد الجبار بن العلاء وسعيد بن عبد الرحمن المخزومي ، قالا ، حدثنا سفیان عن ابن أبي ليبيد عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن ابن عمر ، قال :

سمعت رسول الله ﷺ يقول : « لا يغلبنكم الأعراب على اسم صلاتكم لأنهم يعتمدون على الإبل ، إنها صلاة العشاء » .

(۱۴) امام حاکم اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام حاکم نے ”مشترک علی التحسین للحاکم“ میں تقریباً ۱۸۰ سے زیادہ روایات

لی ہیں جو کہ معتمدین ہیں اور انکی تصحیح بھی کی ہے ملاحظہ فرمائیے

حدیث نمبر:

c0f3c239c30fc30fc22y.c260cl20cl2fc198cl00cl32cl38cl+9c90c91

.9+.9+.8.A.L.9.C.99.C.Y5.C.F9.C.FA.C.YYF.Y5+.YFL.YFF.Y6YI.Y55

[illegible]

c1y55cl5A5cl5A7cl5F5cl5F7cl5l7cl79lcl7Y+c1F5Acl75Lcl75Y

2011 1992 1994 1999 2003 2005 2007 2008 2009 2010 2011 2012 2013 2014 2015 2016 2017 2018 2019 2020 2021 2022 2023 2024 2025 2026 2027 2028 2029 2030 2031 2032 2033 2034 2035 2036 2037 2038 2039 2040 2041 2042 2043 2044 2045 2046 2047 2048 2049 2050 2051 2052 2053 2054 2055 2056 2057 2058 2059 2060 2061 2062 2063 2064 2065 2066 2067 2068 2069 2070 2071 2072 2073 2074 2075 2076 2077 2078 2079 2080 2081 2082 2083 2084 2085 2086 2087 2088 2089 2090 2091 2092 2093 2094 2095 2096 2097 2098 2099 2100 2101 2102 2103 2104 2105 2106 2107 2108 2109 2110 2111 2112 2113 2114 2115 2116 2117 2118 2119 2120 2121 2122 2123 2124 2125 2126 2127 2128 2129 2130 2131 2132 2133 2134 2135 2136 2137 2138 2139 2140 2141 2142 2143 2144 2145 2146 2147 2148 2149 2150 2151 2152 2153 2154 2155 2156 2157 2158 2159 2160 2161 2162 2163 2164 2165 2166 2167 2168 2169 2170 2171 2172 2173 2174 2175 2176 2177 2178 2179 2180 2181 2182 2183 2184 2185 2186 2187 2188 2189 2190 2191 2192 2193 2194 2195 2196 2197 2198 2199 2200 2201 2202 2203 2204 2205 2206 2207 2208 2209 2210 2211 2212 2213 2214 2215 2216 2217 2218 2219 2220 2221 2222 2223 2224 2225 2226 2227 2228 2229 2230 2231 2232 2233 2234 2235 2236 2237 2238 2239 2240 2241 2242 2243 2244 2245 2246 2247 2248 2249 2250 2251 2252 2253 2254 2255 2256 2257 2258 2259 2260 2261 2262 2263 2264 2265 2266 2267 2268 2269 2270 2271 2272 2273 2274 2275 2276 2277 2278 2279 2280 2281 2282 2283 2284 2285 2286 2287 2288 2289 2290 2291 2292 2293 2294 2295 2296 2297 2298 2299 2300 2301 2302 2303 2304 2305 2306 2307 2308 2309 2310 2311 2312 2313 2314 2315 2316 2317 2318 2319 2320 2321 2322 2323 2324 2325 2326 2327 2328 2329 2330 2331 2332 2333 2334 2335 2336 2337 2338 2339 2340 2341 2342 2343 2344 2345 2346 2347 2348 2349 2350 2351 2352 2353 2354 2355 2356 2357 2358 2359 2360 2361 2362 2363 2364 2365 2366 2367 2368 2369 2370 2371 2372 2373 2374 2375 2376 2377 2378 2379 2380 2381 2382 2383 2384 2385 2386 2387 2388 2389 2390 2391 2392 2393 2394 2395 2396 2397 2398 2399 2400 2401 2402 2403 2404 2405 2406 2407 2408 2409 2410 2411 2412 2413 2414 2415 2416 2417 2418 2419 2420 2421 2422 2423 2424 2425 2426 2427 2428 2429 2430 2431 2432 2433 2434 2435 2436 2437 2438 2439 2440 2441 2442 2443 2444 2445 2446 2447 2448 2449 2450 2451 2452 2453 2454 2455 2456 2457 2458 2459 2460 2461 2462 2463 2464 2465 2466 2467 2468 2469 2470 2471 2472 2473 2474 2475 2476 2477 2478 2479 2480 2481 2482 2483 2484 2485 2486 2487 2488 2489 2490 2491 2492 2493 2494 2495 2496 2497 2498 2499 2500 2501 2502 2503 2504 2505 2506 2507 2508 2509 2510 2511 2512 2513 2514 2515 2516 2517 2518 2519 2520 2521 2522 2523 2524 2525 2526 2527 2528 2529 2530 2531 2532 2533 2534 2535 2536 2537 2538 2539 2540 2541 2542 2543 2544 2545 2546 2547 2548 2549 2550 2551 2552 2553 2554 2555 2556 2557 2558 2559 2560 2561 2562 2563 2564 2565 2566 2567 2568 2569 2570 2571 2572 2573 2574 2575 2576 2577 2578 2579 2580 2581 2582 2583 2584 2585 2586 2587 2588 2589 2590 2591 2592 2593 2594 2595 2596 2597 2598 2599 2600 2601 2602 2603 2604 2605 2606 2607 2608 2609 2610 2611 2612 2613 2614 2615 2616 2617 2618 2619 2620 2621 2622 2623 2624 2625 2626 2627 2628 2629 2630 2631 2632 2633 2634 2635 2636 2637 2638 2639 2640 2641 2642 2643 2644 2645 2646 2647 2648 2649 2650 2651 2652 2653 2654 2655 2656 2657 2658 2659 2660 2661 2662 2663 2664 2665 2666 2667 2668 2669 2670 2671 2672 2673 2674 2675 2676 2677 2678 2679 2680 2681 2682 2683 2684 2685 2686 2687 2688 2689 2690 2691 2692 2693 2694 2695 2696 2697 2698 2699 2700 2701 2702 2703 2704 2705 2706 2707 2708 2709 2710 2711 2712 2713 2714 2715 2716 2717 2718 2719 2720 2721 2722 2723 2724 2725 2726 2727 2728 2729 2730 2731 2732 2733 2734 2735 2736 2737 2738 2739 2740 2741 2742 2743 2744 2745 2746 2747 2748 2749 2750 2751 2752 2753 2754 2755 2756 2757 2758 2759 2760 2761 2762 2763 2764 2765 2766 2767 2768 2769 2770 2771 2772 2773 2774 2775 2776 2777 2778 2779 2780 2781 2782 2783 2784 2785 2786 2787 2788 2789 2790 2791 2792 2793 2794 2795 2796 2797 2798 2799 2800 2801 2802 2803 2804 2805 2806 2807 2808 2809 2810 2811 2812 2813 2814 2815 2816 2817 2818 2819

cPPTc,PPTc,PtA₅,PtAl,cPPPC,PPIK,Pt9Y,PtYl,PtOx,PtSY,PtPY,PtAP

٢٠٢٤٠٢٩٤٢٠٢٩٥٦٠٢٩٦٠٢٨٢٥٠٢٤٣١٠٢٦٣١٠٢٥٩٨٠٢٥٤٥٠٢٥٤٢٠٢٥١٩

c. 3711, 3728, 3791, 3718, c. 3736, 3737, 3729, 3702, 3799, 3722, 3706

.۳۴۷۵، .۳۴۷۶، .۳۴۷۷، .۳۴۷۸، .۳۴۷۹، .۳۴۸۰، .۳۴۸۱، .۳۴۸۲، .۳۴۸۳

• ۳۳۷۰: ۳۳۷۱, ۳۳۵۲, ۳۳۳۹, ۳۳۳۴, ۳۳۲۶, ۳۳۱۸, ۳۳۰۴, ۳۳۰۲, ۳۲۹۲

.FZLZ.FZYA.FZFY.FZZO.FMIO.FMIJ.FFI.I.FFQO.FFAF.FZLA

٢٥٩٥، ٢٥٨٦، ٢٥٤٥، ٢٥٦٦، ٢٥٢٦، ٢٥١٤، ٢٥١٢، ٢٥١٢، ٢٥١١، ٢٢٤٢

.FYLZ.,FYYP,FYOP,FYIA,FYIZ,FYIF,FY+L,FY+I,F59A,F59Z

٢٩٠٨، ٢٨٩٠، ٢٨٥٨، ٢٨٣٦، ٢٨٣٢، ٢٨٣١، ٢٨٠١، ٢٨٠٠، ٢٧٥٨، ٢٧٤٢

c5f11,c5f1+c5n8,c5n9,c5w1,c5w1+c5q9,c5q9,c5q9,c5q9,c5q9,c5q9

5A7Z1cY++5c5Z3+c5Z9c55A3c5P53c5P51c5P39c5P91c5P12

٤٣٨ - أخبرنا أبو طاهر ، نا أبو بكر ، نا عبد الجبار بن العلاء ، نا سفیان عن عمرو - وهو ابن دينار - قال :

قرأ ابن عباس: أنلزمكموها من شطر أنفسنا: من تلقاها أنفسنا .
قد خرجت هذا الباب بتمامه في كتاب التفسير .

٧٧٠ - أخبرنا أبو طاهر ، نا أبو بكر ، نا عبد الجبار بن العلاء العطار ، نا سفيان عن هشام عن أبيه عن عمر بن أبي سلمة ، قال :
صلى رسول الله ﷺ في بيت أم سلمة في ثوب مشتملاً به .

۸۷۰، ۸۷۳۔

امام حاکم کے نزدیک بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس مضرت نہیں خصوصاً انھوں نے سفیان عن عاصم بن کلیب کی دو روایتیں برقم ۱۲۵۶ اور ۳۱۳۳ نقل کر کے ان کی تصحیح بھی کی ہے

مشدرک حاکم میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۱۰۹- فحدثناہ أبو محمد عبد الرحمن بن حمدان الجلاب بهمدان وأنا سأله ثنا محمد ابن إبراهيم الصوري ثنا مؤمل بن إسماعيل ثنا سفیان عن الأعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن البراء قال : خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم في جنازة فأتينا القبر ولما يلحد . وذكر الحديث .

۱۳۷- فحدثناہ أبو سعيد أحمد بن يعقوب الثقفي ثنا عبد الله بن الحسن بن أحمد بن أبي شعيب الحراني ثنا جدي ثنا موسى بن أعين ثنا سفیان عن محمد بن عمرو بن علقمة عن أبيه عن جده عن بلال بن الحارث المزني قال : قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « إن الرجل ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يدري أن تبلغ ما بلغت فيكتب الله له سخطه إلى يوم القيامة وإن الرجل ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يدري أن تبلغ ما بلغت فيكتب الله له رضاه إلى يوم يلقاه » .

۱۵۵- فقد أخبرني علي بن عيسى الحيري ثنا إبراهيم بن أبي طالب ثنا ابن أبي عمر ثنا سفیان عن ابن عجلان عن زيد بن أسلم قال : قال رجل للنبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم : ما رأيت رجلاً أعطى لراعي غنم من محمد ثم ذكره بنحو منه .

۱۷۵- حدثنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الأصبهاني ثنا أحمد بن محمد بن عيسى القاضي ثنا أبو نعيم و محمد بن كثير قالوا ثنا سفیان عن سلمة بن كهيل فذكره بإسناده نحوه . هذا حديث صحيح محفوظ من حديث الثوري عن سلمة بن كهيل ، و عمران بن الحكم ^(*) السلمي تابعي كبير محتج به ، وإنما أهملنا هذا الحديث ، والله أعلم ، لخلاف وقع من يحيى بن سلمة بن كهيل في إسناده ، ويحيى كثير الوهم على أبيه .

۲۷۶- أخبرنا أبو قتيبة سلم بن الفضل الأدمي بمكة ثنا موسى بن هارون ثنا سلمة بن شبيب ثنا الفرابي ثنا سفیان الثوري عن محمد بن المنكر عن جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « إذا دخل أهل الجنة الجنة قال : يقول الله عز وجل : هل تشتهون شيئاً فأزيدكم ؟ فيقولون : ربنا وما فوق ما أعطيتنا ؟ قال : يقول : رضواني أكبر » . هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ، وقد تابع الأشجعي محمد بن يوسف الفرابي على إسناده ومثله .

۸۷۹- حدثنا أبو الحسن علي بن محمد بن عبيد القرشي (***) بالكوفة ثنا الحسن بن علي ابن عفان العامري ثنا أبو أسامة ثنا سفیان عن معاوية بن صالح عن عبد الرحمن بن جبير بن نفير الحضرمي عن أبيه عن عتبة بن عامر قال : سألت رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم عن المعوذتين أمن القرآن هما ؟ فأما بهما رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم في صلاة الفجر . هذا حديث صحيح على شرط الشيخين (۲) ولم يخرجاه وقد تفرد به أبو أسامة عن

۱۴۵۶- أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الصفار ثنا أحمد بن يونس الضبي . وأخبرنا محمد بن أحمد بن تميم (۱) القنطري ببغداد ثنا أبو قلابة قال ثنا أبو عاصم عن سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم أنه بعث لي رجل فبعث إليه بفصيل مخلول (۲) ، فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « جاء مصدق الله ومصدق رسوله فبعث بفصيل مخلول اللهم لا تبارك له فيه ولا في إبله » ، فبلغ ذلك الرجل فبعث إليه بناق من حسناتها وجمالها فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « بلغ فلاناً ما قال رسول الله - صلى الله عليه وعلى آله وسلم - فبعث بناق من حسناتها اللهم بارك فيه وفي إبله » . هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .

۱۵) امام طبری اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام محمد بن جریر طبری نے تفسیر الطبری میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات لی ہیں مگر کہیں بھی تدلیس کی وجہ سے ان کی روایات کو رد نہیں کیا ہے ملاحظہ فرمائیے تفسیر الطبری ج ۳ حدیث نمبر:

۱۹۳۱، ۱۹۳۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۶، ۲۰۲۹، ۲۰۵۷، ۲۰۹۹، ۲۱۱۹، ۲۱۸۱، ۲۲۳۹، ۲۳۸۲، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹

تفسیر الطبری میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۱۹۴۹ — حدثنا ابن بشار قال، حدثنا أبو عاصم قال، حدثنا سفیان، عن منصور، عن مجاهد في قوله: «قال لا ينال عهدى الظالمين»، قال: لا يكون لإمام ظالم يقتدى به.

۱۹۵۱ — حدثنا مشرف بن أبان الخطاب قال، حدثنا وكيع، عن سفیان: عن خصيف، عن مجاهد في قوله: «لا ينال عهدى الظالمين»، قال: لا أجعل إماماً ظالماً يقتدى به. (۱)

۲۰۲۹ — حدثنا به ابن بشار قال، حدثنا عبد الرحمن بن مهدي قال، حدثنا سفیان، عن أبي الزبير، عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله صل الله عليه وسلم: «إن إبراهيم حرم بيت الله وأمه، وإن حرمت المدينة ما بين لابتيها، لا يصاد صيدها، ولا تقطع عيشها». (۲)

۲۱۸۱ — حدثنا محمد بن بشار قال، حدثنا مؤمل قال، حدثنا سفیان، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي سعيد: «وكذلك جعلناكم أمة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس» — بأن الرسل قد بلغوا — «ويكون الرسول عليكم

۱۶) امام ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات اپنی کتاب ”كتاب العلل“ میں درج کی ہیں اور تدلیس کی وجہ سے ان روایات کو ضعیف نہیں کہا بلکہ انکی تصحیح کی ہے ملاحظہ فرمائیے

(كتاب العلل ج ۲ ص ۴۸۰)

۱۷) محدث خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

محدث خطیب بغدادی نے بھی اپنی کتاب ”كتاب الفصل للوصل المدرج في النقل“ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی روایات نقل کی ہیں مگر کہیں بھی ان پر تدلیس کو وجہ ضعف بنا کر پیش نہیں کیا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی ان کی ”عن“ والی روایات مقبول ہیں

۱۸) امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات اپنی کتاب ”مسند یحییٰ بن معین“ قلمی جز ثانی ص ۱۵۷، ۱۵۸ پر نقل کی ہیں اور انکی تدلیس کو وجہ ضعف نہیں بتایا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی انکی تدلیس مضرت نہیں بلکہ مقبول ہے

مسند امام یحییٰ بن معین میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث کا عکس

[illegible]

(۱۹) امام ذہبی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام ذہبی نے ”تلخیص مستدرک حاکم“ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات لی ہیں مگر ان پر تدلیس کا الزام لگا کر روایات کو ضعیف نہیں کہا ہے بلکہ متعدد روایات میں امام حاکم کی تصحیح کی موافقت کی ہے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بھی امام ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معترض نہیں بلکہ مقبول ہے ملاحظہ فرمائیے

تلخیص مستدرک حاکم حدیث نمبر:

2451251271211781551321281251129995919032

۲۰) امام شہاب الدین البوصیری رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ”عن“ والی روایات:

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مصبح الزجاجة فی زوائد ابن ماجہ“ ص ۱۳۵ پر سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایت لکھی اور اسکی تصحیح کی ہے ثابت ہوا کہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایت صحیح ہوتی ہے اور تالیس اگلے نزدیک مضرب نہیں بلکہ امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اگلے نزدیک طبقہ ثانیہ کی حیثیت رکھتے ہیں

(۲۱) امام شافعی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن والی روایات:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند شافعی میں متعدد روایات امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی لی ہیں مگر کہیں بھی ان پر تدلیس کا الزام لگا کر ان کی روایت کو رد نہیں کیا ملا حظہ فرمائیے

حدیث نمبر:

۱۳۸، ۵۱۰، ۵۲۳، ۶۹۳، ۷۷۵، ۱۱۷۱ و غیره

مسند شافعی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات

[۱۳۸] أخبرنا الربيع: قال أخبرنا الشافعي: قال أخبرنا سعيد بن سالم عن سفیان الثوري، عن عبد الله بن محمد بن عقيل، عن محمد بن علي بن الحنفية، عن أبيه رضي الله عنهما: أن رسول الله ﷺ قال مفتاح الصلاة الوضوء، وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم.

[۵۱۰] أخبرنا الربيع: قال أخبرنا الشافعي: قال أخبرنا سعيد بن سالم عن سفیان الثوري، عن طارق بن عبد الرحمن. عبد الله بن أبي أوفى صاحب النبي ﷺ أنه قال: سألته عن الرجل لم يحج، ايستقرض للحج؟ قال: لا.

[۵۲۲] أخبرنا الربيع: قال أخبرنا الشافعي: قال أخبرنا القداح عن سفیان الثوري، عن زيد بن جبیر قال: انى لعند عبد الله بن عمر وسئل عن هذا فقال: حجة الاسلام فليلتمس أن يقضى نذرہ، یعنی لمن كان عليه الحج ونذر حجا

[۶۹۳] أخبرنا الربيع: قال أخبرنا الشافعي قال: أخبرنا الثقة،

عن سفیان الثوري، عن سلمة بن كهيل، عن أبي سلمة،

عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم، بمثل معناه.

[۱۱۷۵] أخبرنا الربيع: قال أخبرنا الشافعي: قال أخبرنا مسلم، عن ابن

جريج، عن الثوري، عن مالك، عن يزيد بن عبد الله بن قسيط، عن ابن

المسيب عن عمر وعثمان رضي الله عنهما مثله أو مثل معناه.

(۲۲) امام ابی القاسم الرافعی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات: امام ابی القاسم الرافعی نے اپنی کتاب ”شرح مسند الشافعی“ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی متعدد عن والی روایات لی ہیں اور انکی شرح میں کہیں بھی تدلیس کی وجہ سے روایت کو ضعیف نہیں کہا معلوم ہوا کہ یہ روایات انکے ہاں بھی مقبول ہیں اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس معترض نہیں حدیث نمبر:

۱۸۲، ۱۶۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۶، ۱۳۳، ۱۱۸، ۹۹، ۹۸، ۹۳، ۶۵، ۶۴، ۵۷، ۴۲، ۳۹، ۳۶،

۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۳، ۲۸۴، ۲۶۴، ۲۰۴، ۱۸۷، ۱۸۸۔

امام رافعی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”شرح مسند الشافعی“ ج ۱ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی ۲۳ روایات لی ہیں جبکہ شرح کی چار جلدیں ہیں

شرح مسند الشافعي میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات

[۳۶] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن الزهري، عن رجلين أحدهما جعفر بن عمرو بن أمية الضمري، عن أبيه؛ أن رسول الله ﷺ أكل كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ^(۴).

[۳۹] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة أن رسول الله ﷺ قال: «لَوْلَا أَنْ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ»^(۱).

[۴۲] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن أبي الزناد، عن الأعرج، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ: «إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي أَثْنَ بَاتَتْ يَدُهُ».

[۵۷] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن عاصم بن بهدلة، عن زرين حبش قال: أتيت صفوان بن عسال المرادي فقال: ما جاء بك؟ قلت: أبتغاء العلم. قال: إن الملائكة تضحُّ أجنتها لطالب العلم رضى بما يطلب.

[۹۸] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن الزهري، عن سالم، عن أبيه؛ أن النبي ﷺ إذا عجل في السير جمع بين المغرب والعشاء^(۱).

الشرح

الحديث صحيح أخرجه البخاري^(۲) ومسلم^(۳) في الكتابين من

[۱۲۳] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سعيد بن سالم، عن سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عن عبد الله بن محمد بن عَقِيلٍ، عن محمد بن علي ابن الحَنَفِيَّةِ، عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَخْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ»^(۳).

[۱۸۶] أبنا الربيع، أبنا الشافعي، أبنا سفیان، عن عبد الملك بن عمير، عن أبي الأوير الحارثي قال: سمعت أبا هُرَيْرَةَ يقول: كان رسول الله ﷺ ينحرف من الصلاة عن يمينه وعن شماله^(۵).

(۲۳) امام ابن الجارود رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

محدث سلیمان بن داؤد بن الجارود اپنی کتاب ”مسند ابی داؤد طیالی“ صفحہ نمبر ۳۱۰ پر لکھتے ہیں ”روى الثوري هذا الحديث عن حصين عن عبد الاعلى عن

الصلت قال ---

اسی طرح رقم الحدیث ۴۷۲ میں سند، سفیان عن الأعمش عن مجاهد عن ابی لیلیٰ، عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ دیکھئے مسند ابی داؤد طیالی ص نمبر ۳۷۷ برقم ۴۷۲۔

اسی طرح مسند ابی داؤد طیالی صفحہ نمبر ۴۲۵ حدیث نمبر ۵۲۹ میں بھی ابی داؤد طیالی کے نزدیک امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات مقبول ہیں اور انھوں نے اپنی مسند میں کہیں بھی سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ان کی روایت کو ضعیف نہیں کہا

(۲۴) امام بغوی رحمہ اللہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام بغوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”شرح السنۃ“ میں درج ذیل ”عن“ والی روایات لی ہیں دیکھئے حدیث نمبر:

۱۱۸، ۱۱۹، ۱۱۳، ۱۲۵، ۱۵۲، ۱۶۱، ۱۹۳، ۲۲۶، ۲۳۰، ۲۳۱۔

امام بغوی کی اس نہج سے معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات صحیح ہیں اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا اعتناء قبول ہے اور انکی تدلیس اُنکے لیے مضر نہیں

شرح السنۃ میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

۱۱۸ - أخبرنا أبو بكر محمد بن عبد الصمد الثرائي ، أنا أبو محمد عبد الله بن أحمد بن حنوية السرخسي ، أنا أبو إسحاق إبراهيم ابن مخزيم الشامي ، نا أبو محمد عبد بن محمد ، نا عبد الرزاق ، أنا الثوري ، عن عبد الأعلى ، عن سعيد بن جبير ، عن ابن عباس .
قال : قال رسول الله ﷺ : « مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ ، فَلْيَتَّقُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ » .

۱۳۳ - أخبرنا عبد الوهاب بن محمد الكيساني ، أنا عبد العزيز بن أحمد الخلال ، نا أبو العباس محمد بن يعقوب الأحم (ح) وأخبرنا أحمد بن عبد الله الصالحی ، ومحمد بن أحمد العارف ، قالا : أخبرنا أبو بكر أحمد بن الحسن الحيري ، نا أبو العباس الأحم ، أنا الربيع ، أنا الشافعي ، أنا سفیان ، عن أبي الزناد ، عن الأعرج ، عن أبي هريرة
قال : قال رسول الله ﷺ : « تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ ، فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقَّهُوا » .

۱۴۵ - أخبرنا عبد الواحد بن أحمد اللحي ، أنا أحمد بن عبد الله النعيمي ، أنا محمد بن يوسف ، نا محمد بن إسماعيل ، نا محمد بن يوسف ، نا سفیان ، عن الأعمش ، عن أبي وائل ، عن ابن مسعود قال :
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةً
السَّامَةِ عَلَيْنَا .

۱۵۲ - أخبرنا أبو الحسن عبد الوهاب بن محمد الكياني ، أنا عبد العزيز بن أحمد الحلال ، أنا أبو العباس الأصم (ح) وأخبرنا أحمد بن عبد الله الصالح ، ومحمد بن أحمد العاريف ، قالا : أنا أبو بكر أحمد بن الحسن الجيري ، نا أبو العباس الأصم ، أنا الربيع ، أنا الشافعي ، أنا سفيان ، عن هشام بن عروة ، عن أبيه ، عن محمر أن عثمان رضي الله عنه تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ، ثُمَّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ :
« مَنْ تَوَضَّأَ وَضُوءِي هَذَا خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ وَجْهِهِ وَيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ » .

۲۳۰ - أخبرنا الشيخ الإمام حفيظه الله ، حدثنا الإمام الحسين بن مسعود ، أنا عبد الواحد بن أحمد المليحي ، أخبرنا أحمد بن عبد الله النعيمي ، أخبرنا محمد بن يوسف ، أنا محمد بن إسماعيل ، أنا محمد بن يوسف ، نا سفيان ، عن عمرو بن عامر قال : سمعتُ أنسًا قال :
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِحِنْدِ كُلِّ صَلَاةٍ ، قُلْتُ : كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ ؟ قَالَ : يُجْزِيهِ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُجْدِثْ .
هذا حديث صحيح " و عمرو بن عامر : هو الأنصاري ، حديثه في الكوفيين .

(۲۵) امام ابن ابی بکر الکشمی رحمہ اللہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی "عن" والی روایات:

امام ابن ابی بکر الکشمی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث" میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات لی ہیں ملاحظہ فرمائیے
حدیث نمبر:

۶۲۸، ۶۳۲، ۵۲۸، ۵۲۵، ۴۷۵، ۴۷۴، ۴۰۴، ۳۶۷، ۲۳۰، ۱۹۰، ۱۴۹، ۱۴۵، ۱۰۸، ۱۳، ۳
۷۰۸، ۷۰۷، ۸۷۱، ۹۱۲، ۹۲۳، ۹۳۶، ۹۵۲، ۹۸۰، ۱۰۰۸، ۱۰۲۲، ۱۰۸۰

امام ابن بکر الکشمی رحمہ اللہ نے تقریباً ۲۴ مرتبہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی معتن روایات لی ہیں اور کہیں بھی ان پر تدلیس کا الزام لگا کر روایات کو ضعیف نہیں کہا لہذا ان کے نزدیک بھی امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تدلیس مضر نہیں بلکہ مقبول ہے

”بغیۃ الباحت“ میں ’امام سفیان ثوریؒ کی ”عن“ والی روایات کا عکس

بغیۃ الباحت

۲۶۶

۲۲ - (باب فیمن یؤم بعدما صلی)

۱۴۵ - حدثنا عبد العزيز بن أبان، ثنا سفیان الثوري، عن حبيب^(۱) بن أبي ثابت، عن أبي^(۲) صالح قال : كان معاذ بن جبل يصلي مع رسول الله ﷺ الفجر^(۳)، ثم يأتي قومه فيصلون بهم^(۴).

۱۳ - حدثنا معاوية بن عمر، ثنا أبو إسحاق الفزاري، ثنا سفیان الثوري، عن أيوب^(۵)، عن أبي قلابة^(۶)، عن رجل من أهل الشام، عن أبيه قال : جاء رجل إلى رسول الله ﷺ فسأله عن الإسلام، فقال له : «أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ؟» قال : وما الإسلام؟

۳۶۷ - حدثنا محمد^(۷) بن كثير، ثنا سفیان^(۸) بن سعيد، عن عاصم^(۹) بن عبيد الله، عن عبد الله^(۱۰) بن عامر بن ربيعة، عن أبيه^(۱۱) قال : قال رسول الله ﷺ : «تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ مِتَابَعَةَ مَا بَيْنَهُمَا تَزِيدُ فِي الْعُمْرِ وَالرِّزْقِ، وَتَنْقِيَانِ

۳ - حدثنا معاوية بن عمرو، ثنا أبو إسحاق، عن سفیان^(۱)، عن حبيب^(۲) بن أبي عمرة، عن سعيد^(۳) بن جبير قال : خرج المقداد بن الأسود في سرية، فمروا بقوم شركيين ففروا وأقام رجل في أهله وماله، فقال : أشهد أن لا إله إلا الله، فقتله المقداد، فقيل له : أقتله وهو يشهد أن لا إله إلا الله؟ فقال^(۴) : ودلو أنه فر بإله أهله، فقالوا : هذا رسول الله ﷺ فاسألوه، فأتوه فذكروا ذلك له فقال : «أَقْتَلْتَهُ وَهُوَ شَهِدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟» فقال : يا رسول الله ! ودلو أنه فر بإله أهله، قال : فنزلت هذه الآية ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا فِي مَتَابَعَتِهِمْ﴾^(۵) . ﴿(۶)﴾ إلى قوله ﴿كَذَلِكَ سَخَّرْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَخْفَوْا مِنْهُمْ﴾ وأنتم مع المشركين ﴿فَعَمَّ كَلِمَاتُهُ عَلَيْكُمْ﴾^(۷) بإظهار الإسلام ﴿فَتَبَيَّنُوا﴾^(۸).

۲۶) امام عبد بن حمیدؒ اور امام سفیان ثوریؒ کی ”عن“ والی روایات:

امام عبد بن حمیدؒ نے ”المستخب مسند عبد بن حمید ج اول طبع الرياض سعودی عرب میں امام سفیان ثوریؒ کی عن والی متعدد روایات نقل فرمائی ہیں مگر کہیں بھی تدلیس کی وجہ سے ضعیف قرار نہیں دیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی امام ثوریؒ کی تدلیس مضرت نہیں تھی دیکھئے حدیث نمبر:

۱۷۰، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۵۵، ۱۳۶، ۷۵، ۷۱۔

المختب مسند عبد بن حمید میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا کس

۱۴۶ - حدثنا أبو نعیم، ثنا سفیان، عن عاصم بن أبي النجود، عن مصعب بن سعد، عن سعد قال: سئل النبي ﷺ: أي الناس أشدُّ بلاءً؟ قال: «الأنبياء، ثم الأمثل فالأمثل، يُتلى الرجلُ على حسب دينه؛ فإن كان في دينه صلابةٌ زبدٌ صلابة، وإن كان في دينه رقةٌ خفف عنه، ولا يزال البلاء بالعبد حتى يمشي على الأرض ما له خطيئة».

۱۵۵ - حدثنا ابن أبي شيبة، ثنا وكيع بن الجراح، عن سفیان، عن حبيب بن أبي ثابت، عن إبراهيم بن سعد، عن سعد بن مالك وأسامة بن زيد وخزيمة بن ثابت قالوا: قال رسول الله ﷺ: «إنَّ هذا الطاعون رجزٌ وبقيةٌ عذابٍ عذبَ به قومٌ؛ فإذا وقع بارض وأنتم بها فلا تخرجوا منها فراراً منه، وإذا وقع بارض ولستم بها فلا تدخلوها».

۱۶۲ - أخبرنا يزيد بن هارون، أنا سفیان الثوري، عن سلمة بن كهيل، عن سويد بن غفلة قال: خرجت مع زيد بن صوحان وسلمان بن ربيعة فوجدت سوطاً فأخذته، فقالا: دعه، فقلت: لا أدعه للسباع؛ لأخذه فلا استمتع به، فسألت أبي بن كعب فقال: أحسنت؛ إني وجدت على عهد رسول الله ﷺ صرةً فيها مائة دينار، فأتيتُ بها فقال: «عرَّفها حولاً». فعرفتها حولاً فلم أجد من يعرفها، فأتيتُ فقال: «عرَّفها حولاً آخر». ثم أتيتُ، فقال:

(۱۶۱) صحيح:

وأخرجه مسلم في الصلاة (ص ۴۶۰)، وأبو داود، وابن ماجه في الصلاة.

(۱۶۲) صحيح:

وأخرجه البخاري في اللقطة «فتح» (۷۸/۵)، ومسلم في اللقطة (ص ۱۳۵۰)، وأبو داود في اللقطة، والترمذي في الأحكام، وابن ماجه في الأحكام، وعزاه المزي في «الأطراف» إلى النسائي في اللقطة من «السنن الكبرى»، وأحمد (۱۲۶/۵).

(۲۷) امام طبرانی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات:

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی ”الاوائل“ میں تقریباً ۵ مرتبہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات لی ہیں مگر کہیں بھی تدلیس کا الزام دے کر ان روایات کو رد نہیں کیا نہ ضعیف کہا ملا حظہ فرمائیے

حدیث نمبر:

۳۰، ۳۱، ۳۳، ۳۷۔

الاوائل میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا عکس

۳۰۔ حدثنا محمود بن محمد الواسطي، حدثنا زكريا بن يحيى رحويه، حدثنا إسحاق بن يوسف الأزرق، عن سفیان الثوري، عن الأعمش، عن مسلم البطين عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال:

« لما أخرج النبي ﷺ من مكة قال أبو بكر: إنا لله وإنا إليه راجعون، أخرجوا نبهم ليهلكن، فنزلت هذه الآية [أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا، وإن الله على نصرهم لقدير....]^(۱۱۱) قال فعرفت أنه سيكون قتال. قال ابن عباس، وهي أول آية نزلت في القتال. »

★ الإسناد: رجاله رجال الصحيح خلا زكريا بن يحيى رحويه فثقة

۳۱۔ حدثنا محمد بن زكريا الغلابي، حدثنا أبو همام محمد بن محبب الدلال، حدثنا سفیان بن سعيد الثوري، عن الأعمش، عن أبي صالح، عن أبي هريرة قال: قال رسول الله ﷺ:

« أول زمرة تدخل الجنة على صورة القمر ليلة البدر، ثم الذين يلونهم على أشد نجم في السماء إضاءة، ثم هم بعد منازل، ولا يبولون، ولا يتغوطون، ولا يمتخطون، ولا يتفلون، أمشاطهم الذهب، ومجامرهم الألوة، ورشحهم المسك، وخلقهم على خلق رجل واحد، على صورة أبيهم آدم ستون ذراعاً. »

★ الإسناد: رجاله الصحيح غير أبي همام وهو ثقة^(۱۱۸) غير أن شيخ

۲۸) امام ابن حبان رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی "عن" والی روایات:

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "صحیح ابن حبان" میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات لی ہیں اور انکو بوجہ تدلیس ضعیف قرار نہیں دیا بلکہ ان کے نزدیک انکا معنی مقبول ہے ملاحظہ فرمائیے

"الاحسان في تقريب صحيح ابن حبان" تحقيق شعيب الارناؤوط في درج ذيل احاديث

حدیث نمبر:

۵۳۱، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۷۱، ۴۶۳، ۴۲۰، ۴۱۹، ۴۰۲، ۳۹۶، ۳۹۱، ۳۰۶، ۲۳۲، ۱۹۱، ۱۷۸، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰

صحیح ابن حبان میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا عکس

۱۷۸ - أخبرنا الفضل بن الحباب، حدثنا محمد بن كثير، أخبرنا
سفيان، عن منصور، عن زبني

عن علي، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «لا يُؤْمِنُ
الْعَبْدُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ: يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ،

۱۹۱ - أخبرنا الحسين بن سفيان، قال: أخبرنا عمرو بن علي،
قال: حدثنا حسين بن خفص، قال: حدثنا سفيان الثوري، عن سهل بن
أبي صالح [عن عبدالله بن دينار، عن أبي صالح] (۲)

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:
«الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً، أَعْلَاهَا شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
وَأَذْنَاهَا إِطَاعَةُ الْأَمْرِ عَنِ الطَّرِيقِ» (۳).

۱۳۷۲ - أخبرنا الحسين بن محمد بن أبي معشر بخران، قال:
حدثنا إسحاق بن زيد الخطابي، قال: حدثنا الفريابي، عن سفيان، عن
هشام بن عروة، عن أبيه،

عن عائشة قالت: كَانَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
يُؤْتِي بِالصَّبْيَانِ فَيَحْنِكُهُمْ، فَأَتِي بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلَيْهِ، فَاتَّبَعَهُ الْمَاءُ،
وَلَمْ يَغْسِلْهُ (۲).

[۱: ۴]

على عمران (۱) دون سمرة (۲).

ذَكَرَ الْإِخْبَارَ عَمَّا يَفْعَلُ الْمُصَلِّي فِي قِيَامِهِ
عند عدم قراءة فاتحة الكتاب

۱۸۰۸ - أخبرنا الفضل بن الحباب، قال: حدثنا إبراهيم بن
بشار، قال: حدثنا سفيان، عن مسعر بن كدام، ويزيد أبي خالد، عن
إبراهيم ابن إسماعيل (۳) السكسكي،

۲۵۶۲ - أخبرنا محمد بن عبد الرحمن، قال: حدثنا علي بن
حرب، قال: أخبرنا القاسم بن يزيد الجرمي، عن سفيان الثوري، عن
سلمة بن كهيل، عن أبي الأحوص
عن عبد الله قال: سُبِّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ نَامَ حَتَّى
أَصْبَحَ، فَقَالَ: «بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ أَوْ (۱) فِي أُذُنِهِ» (۲).

۲۸۷۵ - أخبرنا الحسن بن سفيان، قال: حدثنا أبو بكر بن
أبي شيبة، قال: حدثنا وكيع، قال: حدثنا سفيان، عن منصور، عن
مجاهد

عن أبي عياش الزرقني، قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
يُعْشَقَانِ وَالْمَشْرُكُونَ يَضْجَتَانِ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الظُّهْرَ،

۳۰۰۴۔ أخبرنا أحمد بن محمد بن الشَّرْقِي، قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الدُّهْلِيُّ، قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارْسِي، قال: حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ، عن منصور، عن هلال بن يساف، عن الأغرِّ

عن أبي هريرة، قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَقَنُوا مَوْتَكُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَإِنَّهُ مَنْ كَانَ آخِرَ كَلِمَتِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عِنْدَ الْمَوْتِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ، وَإِنْ أَصَابَهُ قَبْلَ ذَلِكَ مَا أَصَابَهُ» (۱)۔ [۱۰۲: ۱]

(۲۹) امام احمد بن علی الحنفی رحمہ اللہ اور امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات: امام ابی یعلیٰ موصلی نے مسند ابی یعلیٰ میں متعدد بار امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات درج فرمائی ہیں اور انکو بوجہ تدلیس ضعیف قرار نہیں دیا ملاحظہ فرمائیے حدیث نمبر:

۱۲، ۱۵، ۳۹، ۵۳، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۸۹، ۲۱۸، ۲۳۸، ۲۴۱، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۹۶، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۲۰، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۳۵، ۳۳۹، ۳۵۰، ۳۷۷، ۳۸۹، ۳۹۰، ۴۰۳، ۴۱۱، ۴۲۴، ۴۲۸، ۴۹۱، ۵۴۰، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۵۶، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۵۔

مسند ابی علی موسلی میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا عکس

۳۹ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ ، حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي حَسِينٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ ، عَنْ عَقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ ، قَالَ :
رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ يَحْمِلُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَيَقُولُ : « يَا أَبَايَ شَبِيهُ النَّبِيِّ لَيْسَ شَبِيهُ عَلِيٍّ ، وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَنْبَسُمُ » (۱) .

۷۹ - (۲۱۸) - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ، عَنْ سَفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ .
« أَنَّ عُمَرَ قَبْلَهُ - يَعْنِي الْحَجَرَ - وَالتَّرَمَةَ ، وَقَالَ : رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ رحمہ اللہ بِكَ حَفِيًّا » (۲) .

۱۰۲ - (۲۴۱) - حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ ، حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى .
عَنْ عُمَرَ قَالَ : « صَلَاةُ السُّفَرِ رَكْعَتَانِ ، وَصَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ ، وَصَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ ، وَصَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ ، تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ رحمہ اللہ » (۱) .

۲۱ - (۲۸۱) - حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَفْيَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلِيبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : « نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ رحمہ اللہ أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي

۳۶ - (۲۹۶) - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ ، عَنْ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ .
عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : مَا عِنْدَنَا إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصُّحُفَةُ عَنْ النَّبِيِّ رحمہ اللہ أَنَّهُ قَالَ : « إِنَّ الْمَدِينَةَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَائِشَةَ إِلَى ثَوْرٍ ، مَنْ أَخَذَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ أَوَى مُحَدِّثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ

۱۲۹ - (۳۸۹) - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سَفْيَانَ ، عَنْ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ ، عَنْ أَبِي الضُّحَى ، عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكْلٍ .
عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ : « شَغَلْنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى - صَلَاةِ الْوُسْطَى : صَلَاةُ الْعَصْرِ - مَلَكَ اللَّهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ وَأَجْوَافَهُمْ نَارًا » (۱) .

۱۵۱ - (۴۱۱) - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، حَدَّثَنَا سَفْيَانُ وَشُعْبَةُ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ النَّبِيِّ رحمہ اللہ قَالَ : « لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تُصَلُّوا وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةً » (۱) .

۳۰) امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ”عن“ والی روایات:

امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”مصنف عبدالرزاق“ میں متعدد بار امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی ”عن“ والی روایات نقل فرمائی ہیں اور انکو بوجہ تدلیس ضعیف قرار نہیں دیا اگلے نزدیک بھی یہ روایات صحیح ہیں دیکھئے حدیث نمبر:

[illegible]

• ۲۲۰ • ۲۲۹ • ۲۲۶ • ۲۲۵ • ۲۲۲ • ۲۱۲ • ۲۱۱ • ۲۰۲ • ۱۹۸ • ۱۹۲ • ۱۹۳ • ۱۹۲ • ۱۷۲ • ۱۶۲ • ۱۵۷ • ۱۴۸

c3A8,c3Y,c35Z,c35Y,c3M,c339,c3Z,c3M,c3Y,c315,c3+9,c3A9,c3Y,c3M

•A•12cL092cL17A•L17L•7L97•7L++•0A77c1312c010•397c397

-11-
ZPC9A3PC9A3PC9P+1C9Z

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ مصنف عبدالرزاق کے مرکزی راوی ہیں اور انکی تالیس امام صاحب کے ہاں مقبول ہے

صاحب کے ہاں مقبول ہے

مصنف عبدالرزاق میں امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کی عن والی روایات کا عکس

٣٢ - عبد الرزاق عن الثوري عن منصور عن أبي معشر عن إبراهيم
أنه كان يمسح الأذنين وبطنيهما^(٣)؛

١٣٢ - عبد الرزاق عن الثوري عن جابر عن الشعبي قال : تجزى مرة إذا أسبغ الوضوء .

١٩٣ - عبد الرزاق عن الثوري عن يونس بن عبيد عن الحسن
أن النبي ﷺ استسقى ، فأثي بسقاء ، قيل : إنه ميت وذكروا اللبأغ
قال : فشرب النبي ﷺ منه .

باب لا تكون صلاة واحدة لشتي^(١٧)

٢٢٦٢ - عبد الرزاق عن الثوري عن منصور عن إبراهيم في رجل
نام عن الظهر حتى كانت العصر، وهو إمام قوم، ثم صلى بهم وهو
يقولها الظهر، وهم العصر، قال: يجزئه من صلاته ويعتمد، ويعيدون
العصر^(٣).

٣٥٨٤ - عبد الرزاق عن الثوري عن ليث قال: يكره أن يكون في فيه الدراهم أو الشيء وهو يصلي، قال سفيان: ولا بأس أن يصلي الرجل وفي حُجْزته الطعام أو الشيء، عن غير واحد^(٢).

ان میں محدثین کی کتب سے یہ ثابت ہوا کہ انھوں نے اپنی اپنی کتب میں امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ”عن“ والی روایات لی ہیں بلکہ امام موصوف ان کی کتابوں کے مرکزی راوی بھی ہیں اگر ان کے معنی کی وجہ سے اس روای کی روایت کو ضعیف قرار دیا جائے تو ان کتابوں کی اکثر روایات ساقط ہو جائیں گی مگر ان محدثین میں سے کسی نے بھی ان کے معنی کی وجہ سے ان کی روایات کو ضعیف قرار نہیں دیا ہے بلکہ محدثین میں سے کسی نے بھی ان پر تدلیس کا الزام لگا کر احادیث کو رو نہیں کیا ہے یہ صرف زبیر علی زئی غیر مقلد ہی ہیں جنھوں نے پہلی دفعہ صرف ترک رفع الیدین کی اس روایت کو رد کرنے کا ایک نیا فارمولا نکالا ہے ہمارے نزدیک یہ انکا ذہنی خلفشار ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ جس طرح انھوں نے پہلے چند ایک خدشات باطنی سے رجوع کیا ہے اسی طرح اس سے بھی رجوع کر لینا چاہیے اور اس صحیح سند کی روایت کو قبول کرتے ہوئے ضد و عناد کو چھوڑ دینا چاہیے ایک محقق سے یہی توقع ہو سکتی ہے اللہ رب العزت حق واضح ہونے کے بعد اسکو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے



﴿محدثین کرام اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا تحقیقی جائزہ﴾
محدثین کرام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی عن والی روایات کا پچھلے صفحات میں تحقیقی جائزہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب خصوصاً امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کی وہ سند جو ہماری اس روایت میں موجود ہے یعنی ”سفیان عن عاصم بن کلیب“ تو آئیے دیکھتے ہیں کہ محدثین کے ہاں اس کا کیا مقام ہے

(۱) امام ابو داؤد رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:
سنن ابو داؤد میں تین مرتبہ اس سند کے ساتھ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے روایات نقل کی ہیں ملاحظہ فرمائیے سنن ابو داؤد مع احکام ناصر الدین البانی
(۱) سنن ابو داؤد، کتاب الضحایا باب یجوز فی الضحایا من السنن برقم ۲۷۹۹ (صحیح)

سنن: حدثنا الحسن بن علی، قال أنا عبد الرزاق أنا الثوري، عن عاصم بن كليب عن أبيه قال: كنا مع رجل من أصحاب النبي ﷺ --- الخ
(۲) سنن ابو داؤد کتاب الصلاة باب من لم يذكر الرفع عند الركوع برقم ۷۴۸ (صحیح)

سنن: حدثنا عثمان بن أبي شيبة، نا وكيع، عن سفیان عن عاصم ابن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود، عن علقمة قال. قال عبد الله بن مسعود --- الخ
(۳) سنن ابو داؤد کتاب الرجل باب فی تطويل الجمعة برقم ۴۱۹۰ (صحیح)

سنن: حدثنا محمد بن العلاء، نا معاوية بن هشام و سفیان بن عقیبة السوایبی (هو أخو قبيصة) و حميد بن خوار عن سفیان الثوري عن عاصم بن كليب، عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

سنن ابوداؤد میں سند "سفيان عاصم بن كليب" کا عکس

۱۱۹۔ باب مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الرَّفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

۷۴۸۔ (صحیح) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ - بَنِي ابْنِ كَلْبٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أَسْلَى بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَصَلُّ، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً.

۲۷۹۹۔ (صحیح) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: أَنَا^(۱) عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ

قَالَ: كَتَبَ مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِقَالَ لَهُ: مُجَاشِعٌ، مِنْ بَنِي شُلَيْمٍ، فَعَزَّتِ الْغَنَمُ، فَلَمَزَ مُنَادٍ قَنَادَى: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: «إِنَّ الْجَذْعَ يُؤَلِّي مَعَ يَوْمِي مِنْهُ الشَّيْءُ». قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ.

۱۱۔ باب فِي تَطْوِيلِ الْجُمُعَةِ

۴۱۹۰۔ (صحیح) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا معاوية بن هشام وسفيان بن عفة الشواطي - (هو أخو قبيصة) -

وحاميد بن خوار، عن سفيان الثوري، عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن وائل بن حجر قال: أتيت النبي ﷺ ولي شعر طويل، فلما أتني رسول الله ﷺ قال: «ذُبَابٌ ذُبَابٌ». قال: فرجعت فجززته، ثم أتته من الغد فقال: «إني لم ألقك، وهذا أحسن».

• • •

(۲) امام نسائی اور سند "سفيان عاصم بن كليب":

امام نسائی رحمہ اللہ نے سنن نسائی میں تقریباً ۸ مرتبہ سفيان عن عاصم بن كليب درج فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیے

(۱) سنن نسائی مع احكام البانی كتاب السهو باب صفة الجلوس في ركعة التي يقضى فيها الصلاة. برقم ۱۲۶۳ (صحیح)

سنن: أخبرنا قتيبة قال حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب، عن أبيه، عن وائل بن حجر، قال: رأيت رسول الله ﷺ. -- الخ

(۲) سنن نسائی كتاب السهو باب موضع الذراعين برقم ۱۲۶۴ (صحیح الاسناد)

سنن: أخبرنا محمد بن علي بن ميمون الرقي. قال حدثنا محمد. وهو ابن يوسف الفريابي، قال حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر انه رأى النبي ﷺ. -- الخ

(۳) سنن نسائی كتاب القيام الليل، باب الاختلاف على عائشة في احياء الليل برقم ۱۲۴۵. (صحیح)

سنن: أخبرنا عمرو بن علي، قال حدثنا صالح بن مهران وكان ثقة عن أبيه عن أبي هريرة قال كان رسول الله ﷺ. .. الخ

(۴) سنن نسائی، كتاب الزينة باب تطويل الجمعة برقم ۵۰۶۲ (صحیح)

سنن: أخبرنا احمد بن حنبل، قال حدثنا قاسم، قال حدثنا سفيان، عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال أتيت النبي ﷺ. -- الخ

(۵) سنن نسائی، كتاب الزينة، باب النهي عن الخاتم في السبابة برقم

(۵۲۱۰) (صحیح)

اسناد: أخبرنا محمد بن منصور قال حدثنا سفيان، عن عاصم بن كليب

عن أبي بردة قال: قال علي رضي الله عنه --- الخ

(۶) سنن نسائي، كتاب الزينة، باب النهي عن الخاتم في السبابة برقم

(۵۲۱۱) (صحیح)

اسناد: أخبرنا محمد بن المثنى و محمد بن بشار قالا. حدثنا عبد الرحمن

عن سفيان، عن عاصم بن كليب عن أبي بردة عن علي، قال: نهاني رسول

الله ﷺ --- الخ

(۷) سنن نسائي، كتاب الصلوة باب ترك ذلك برقم ۱۰۴۶ (صحیح)

اسناد: أخبرنا سويد بن نصر، قال أنبأنا عبد الله بن مبارك عن سفيان عن

عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد الله

قال --- الخ

(۸) سنن نسائي، كتاب الصلوة باب الرخصة في ترك ذلك برقم ۱۰۵۸ (صحیح)

اسناد: أخبرنا محمود بن غيلان المروزي، قال حدثنا وكيع، قال، حدثنا

سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن

عبد الله انه قال --- الخ

سنن نسائي میں سند سفيان "عن عاصم بن كليب" کا عکس

۸۷ - تَرْكُ ذَلِكَ

۱۰۲۶ - (صحیح) أَخْبَرَنَا سُؤْدَةُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُلُقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ، ثُمَّ لَمْ يُعِدْ. [«الترمذي» (۲۵۷)].

۱۲۶۳ - (صحیح) أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُنَيْرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، وَإِذَا جَلَسَ أَصْبَحَ الْبُشْرَى وَتَصَبَّ الْيُسْنَى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْبُشْرَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى، وَيَدَهُ الْيُسْنَى عَلَى فَخْذِهِ الْيُسْرَى، وَعَقَدَ يَنْتَنِ الْوُشْطَى وَالْإِبْهَامَ، وَأَشَارَ. [مضى (۱۱۵۹)].

۳۰ - بَابُ مَوْضِعِ الذَّرَاعَيْنِ

۱۲۶۴ - (صحیح الإسناد) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّقْرُقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - وَهُوَ ابْنُ يُوسُفَ الْفَرَزَابِيُّ -، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُنَيْرٍ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، فَأَفْرَشَ رِجْلَهُ الْبُشْرَى، وَوَضَعَ ذِرَاعَيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ، وَأَشَارَ بِالسَّيِّئَةِ، يَدْعُو بِهَا. [انظر ما قبله].

۱۶۴۵ - (صحیح) أَخْبَرَنَا عَفْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ - وَكَانَ ثِقَةً -، قَالَ: حَدَّثَنَا الثَّقَفَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي حَتَّى تَزَلَّعَ - يَغْنِي: تَشَقُّقٌ - قَدَمَاهُ. [«ابن ماجه» (۱۴۲۰)].

۱۱ - تَطْوِيلُ الْجُمُعَةِ

۵۰۶۶ - (صحیح) أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُنَيْرٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَلِي جُمُعَةٌ، قَالَ: «دُعَابُ!»، وَطَلَّكَ اللَّهُ يَتِيمِي، فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي، فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ» وَهَذَا أَحْسَنُ. [مضى (۵۰۵۲)].

۵۲۔ النَّهْيُ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَابَةِ

۵۲۱۰۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! سَلِ اللَّهَ الْهُدَى وَالشُّدَّةَ». وَنَهَانِي أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي يَدِيهِ وَحَلِيهِ وَأَشَارَ. - يَخْنِي: بِالسَّبَابَةِ وَالْوُسْطَى. - [م (۶ / ۱۵۲ و ۸ / ۸۳)].

۵۲۱۱۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي يَدِيهِ وَحَلِيهِ. - يَخْنِي: السَّبَابَةُ وَالْوُسْطَى. - وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى. [م، انظر ما قبله].

۲۰۔ الرُّخْصَةُ فِي تَرْكِ ذَلِكَ

۱۰۵۸۔ (صحیح) أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التَّمُزُّزِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ قَالَ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً. [مضى (۱۰۲۶)].

(۳) امام ابو عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ”سنن ترمذی“ میں تقریباً ۲ مرتبہ سند سفیان عن عاصم بن کلیب سے روایت فرمایا ہے

(۱) سنن ترمذی مع احکام البانی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء أن النبي ﷺ لم يرفع الا في اول مرة. برقم ۲۵۷ (صحیح)

سنن: حدثنا هناد، قال حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال: قال عبد الله بن مسعود: -- ارفع (۲) سنن: حدثنا ابن أبي عمر قال حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن ابن أبي موسى قال سمعت عليا... الخ (سنن ترمذی باب كراهية التختيم في اصبعين برقم ۷۸۶) (صحیح)

سنن ترمذی میں سند سفیان ”عن عاصم بن کلیب“ کا عکس

۷۹۔ بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَرْفَعْ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ

۲۵۷۔ (صحیح) حَدَّثَنَا هَنَادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ: أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَصَلَّى، فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ. وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَ حَسَنٍ. وَهُوَ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ. وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَأَهْلِ الْكُوفَةِ. [صفة الصلاة] - الأصل: - «المشكاة» (۸۰۹)].

(۴۴) بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّخْتِيمِ فِي أَصْبُعَيْنِ

۱۷۸۶۔ (صحیح بلفظ: في هذه أو هذه - شك عاصم) حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

(۴) امام ابن ماجہ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:

امام ابن ماجہ رحمہ اللہ نے سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو تقریباً ۲ مرتبہ روایت فرمایا ہے اور اس کو صحیح سمجھا ہے ملاحظہ فرمائیے

(۱) سنن ابن ماجہ مع احکام البانی کتاب الاضاحی باب ما تجزی ۷ من الاضاحی برقم ۳۱۳۰ (صحیح)

مسند: حدثنا محمد بن یحییٰ، قال حدثنا عبد الرزاق قال أنبأنا الثوری عن عاصم بن کلیب عن أبيه قال كنا مع رجل من أصحاب رسول الله ﷺ --- الخ

(۲) سنن ابن ماجہ کتاب اللباس باب کراهیة كثرة الشعر برقم ۳۶۳۶ (صحیح الاسناد)

مسند: حدثنا ابو بکر بن أبی شیبہ قال حدثنا معاوية بن هشام و سفیان بن عقیبة عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن أبيه عن وائل بن حجر قال رأی النبی ﷺ --- الخ

سنن ابن ماجہ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۳۱۴۰ - (صحیح) حدثنا محمد بن یحییٰ، قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: أنبأنا الثوری، عن عاصم بن کلیب، عن أبيه، قال: كنا مع رجل من أصحاب رسول الله ﷺ يقال له: شجاع، من بني سليم، فعزت الغنم، فأمر منادياً فتادی: أن رسول الله ﷺ كان يقول: «إن الجذع يوفي^(۱) مائة نوفي الشيبة^(۲)». [الإرواء]

۳۷ - باب كراهية كثرة الشعر

۳۶۳۶ - (صحیح الاسناد) حدثنا أبو بکر بن أبی شیبہ، قال: حدثنا معاوية بن هشام، و سفیان بن عقیبة، عن عاصم بن کلیب، عن أبيه، عن وائل بن حجر قال: رأی النبی ﷺ ولی شعر طویل، فقال: «فباب، فباب»^(۱) فانطلقت فأخذته فرأی النبی ﷺ فقال: «إني لم أخيك، وهذا أحسن»

(۵) امام حاکم اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:

امام حاکم نے ۲ مرتبہ سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو مستدرک میں درج کیا اور

اسکی تصحیح کی ہے ملاحظہ فرمائیے

(۱) مستدرک للحاکم ج اول صفحہ نمبر ۵۵۵ کتاب الزکوۃ برقم ۱۲۵۶ (ہذا حدیث صحیح)

سند: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الصغار ثنا أحمد بن يونس الضبي وأخبرنا محمد بن أحمد بن تميم القنطري ببغداد ثنا أبو قلابة ثنا أبو عاصم عن سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر عن النبي ﷺ

(۲) مستدرک للحاکم ۲ / ۳۲۵ کتاب التفسیر برقم ۳۱۳۱ (ہذا حدیث صحیح)

سند: أخبرنا الحسن بن يعقوب العدل ثنا محمد بن عبد الوهاب ثنا جعفر بن عون ثنا سفیان بن سعيد عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنه

مستدرک حاکم میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۳۱۳۱- أخبرنا الحسن بن يعقوب العدل ثنا محمد بن عبد الوهاب ثنا جعفر بن عون ثنا سفیان بن سعيد عن عاصم بن كليب عن أبيه عن ابن عباس رضي الله عنهما أنه كان رآهم يطوفون بين الصفا والمروة قال : هذا مما أوردتكم أم إسماعيل .
هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه .

۱۴۵۶- أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عبد الله الصغار ثنا أحمد بن يونس الضبي .
وأخبرنا محمد بن أحمد بن تميم (۱) القنطري ببغداد ثنا أبو قلابة قال ثنا أبو عاصم عن سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر عن النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم أنه بعث لي رجل فبعث إليه بفصيل مخلول (۲) ، فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « جاء مصدق الله ومصدق رسوله فبعث بفصيل مخلول اللهم لا تبارك له فيه ولا في إبله » ، فبلغ ذلك الرجل فبعث إليه بناقة من حسننها وجمالها فقال رسول الله صلى الله عليه وعلى آله وسلم : « بلغ فلاناً ما قال رسول الله - صلى الله عليه وعلى آله وسلم - فبعث بناقة من حسننها اللهم بارك فيه وفي إبله » .
هذا حديث صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه .

(۶) امام آبی یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب :

امام ابی یعلیٰ احمد بن علی بن الحشی الموصلی نے ”مسند ابی یعلیٰ الموصلی“ تحقیق

ارشاد الحق الاثری میں سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“ سے روایت کیا ہے دیکھئے

(۱) مسند ابی یعلیٰ الموصلی ۱/ ۱۷۶، برقم ۲۷۶ مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

سند: حدثنا زهير، حدثنا عبد الرحمن، عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن

أبي بردة عن علي قال: نهاني رسول الله ﷺ -- الخ

مسند ابی یعلیٰ الموصلی تحقیق حسین سلیم اسد صفحہ نمبر ۲۳۲، برقم ۲۸۱، مسند علی بن ابی طالب کے تحت حسین سلیم اسد صاحب لکھتے ہیں! ”اسنادہ جید“

(۲) مسند ابی یعلیٰ الموصلی تحقیق ارشاد الحق الاثری جلد ۵ صفحہ نمبر ۳۶ برقم ۵۰۱۸ مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

سند: حدثنا زهير، حدثنا وكيع، حدثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن

عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال: قال ابن مسعود رضي الله عنه -- الخ

مسند ابی یعلیٰ میں سند سفیان ”عن عاصم بن کلیب“ کا عکس

۲۱ - (۲۸۱) - حدثنا زهير، حدثنا عبد الرحمن، عن سفیان، عن عاصم بن کلیب، عن أبي بردة، عن علي قال: « نهاني رسول الله ﷺ أَنْ أَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِي

۵۰۱۸ - حدثنا زهير، حدثنا وكيع، حدثنا سفیان، عن

۳۷ مسند ابن مسعود

عاصم بن كُليب، عن عبد الرحمن بن الاسود، عن علقمة، قال: قال ابن مسعود: ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ؟ قال: فصلي بهم فلم يرفع يده إلا مرة.

(۷) امام ابن کثیر رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے ”جامع المسانید والسنن“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو روایت کیا ہے دیکھئے

جامع المسانید والسنن ج ۲۷ صفحہ نمبر ۲۷۷ مسند عبد اللہ بن مسعود تحقیق الدكتور عبد المعطی أمین قلعجی (و اسنادہ صحیح)

مسند: حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال : قال عبد الله --- الخ

جامع المسانید والسنن ابن کثیر میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

عبد الله بن مسعود/علقمة بن قيس، عنه

جامع المسانید والسنن

۴۹۶ ۵ — حدثنا وكيع، عن سفيان، عن عاصم بن كليب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن علقمة، قال: قال عبد الله: ألا أصلي لكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال: فصلّي، فلم يرفع يديه إلا مرة (۷۰۹).

(۸) امام ابن جوزی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب:

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”جامع المسانید“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو روایت فرمایا ہے

جامع المسانید ابن جوزی ج ۵ صفحہ نمبر ۱۴۴ مسند عبد اللہ بن مسعود رحمہ اللہ برقم ۴۱۹۶ (سکوت)

مسند: حدثنا أحمد قال حدثنا وكيع قال حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال : ابن مسعود --- الخ

جامع المسانید ابن جوزی میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

(۴۹۶) الحديث الثامن والتسعون بعد المائة: حدثنا أحمد قال : حدثنا وكيع

قال : حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال : قال ابن مسعود :

ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ ؟ قال : فصلّي فلم يرفع يده إلا مرة (۲) .

(۹) امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام بدرالدین عینی رحمہ اللہ نے ”شرح سنن ابی داؤد للعینی“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو نقل کر کے اس کی تصحیح کی ہے ملاحظہ فرمائیے

شرح سنن ابی داؤد للعینی ۳ / ۳۲۱ برقم ۷۲۹ باب ما لم يذكر الرفع عند الركوع

سنن: نا عثمان بن ابی شیبہ نا وکیع عن سفیان عن عاصم یعنی ابن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال: قال عبد الله بن مسعود --- الخ

شرح ابوداؤد للعینی میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۱۱۳ - باب : مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الِرفْعَ عِنْدَ الرُّكُوعِ

أي : هذا باب في بيان أقوال من لم يذكر رفع اليدين عند الركوع ، وفي بعض النسخ « باب فيما جاء فيمن لم يذكر » .

۷۲۹ - ص - نا عثمان بن أبي شيبة ، نا وكيع ، عن سفیان ، عن عاصم - يعني : ابن كليب - عن عبد الرحمن بن الاسود ، عن علقمة قال : قال عبد الله بن مسعود : ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ ؟ قال : فصلّي ، فلم يرفع يديه إلا مرة ^(۲) .

ش - علقمة بن قيس / النخعي . والحديث : أخرجه الترمذي ، ۹/۱۱ وقال : حديث حسن صحيح ، وأخرجه النسائي عن ابن المبارك ، عن

(۱۰) امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ کو فی اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام ابو بکر ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ نے ”مصنف ابن ابی شیبہ“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو روایت کی ہے دیکھئے

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱ صفحہ نمبر ۲۱۵ ، کتاب الصلوٰۃ برقم ۲۳۵۶ (سکوت)

سنن: حدثنا وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد الله --- الخ

(۲) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱۲ صفحہ نمبر ۵۷۴ ، کتاب اللباس برقم ۲۵۶۰۳ (سکوت)

سنن: حدثنا معاوية بن هشام وسفيان بن عتبة، عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن أبيه ، عن وائل بن حجر --- الخ

مصنف ابن ابی شیبہ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

باب (۵۰ - ۵۱)

۳۔ کتاب الصلاة

۴۱۵

وسلم كان إذا افتتح الصلاة رفع يديه، ثم لا يرفعهما حتى يفرغ.

۲۴۵۶ - حدثنا وكيع، عن سفیان، عن عاصم بن كليب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن علقمة، عن عبد الله قال: ألا أريكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فلم يرفع يديه إلا مرة.

۲۵۶۰۳ - حدثنا معاوية بن هشام وسفيان بن عتبة، عن سفیان، عن

باب (۵۶ - ۵۷)

۱۸۔ کتاب اللباس

۵۷۵

عاصم بن كليب، عن أبيه، عن وائل بن حُجر قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم ولي شعر طويل، فقال: «ذبابٌ، ذبابٌ» فانطلقتُ فأخذه، فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال: «إني لم أعنك، وهذا أحسن».

(۱۱) امام طبرانی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام طبرانی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”معجم الکبیر“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو نقل فرمایا ہے اور ان پر سکوت فرمایا ہے
(۱) معجم الکبیر ج ۲۲ صفحہ نمبر ۳۳۳ برقم ۷۸

سند: حدثنا عبد الله بن محمد بن سعيد بن أبي مریم ثنا محمد بن يوسف الفريابي ثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

(۲) معجم الکبیر ۲۲/۳۳۳ برقم ۸۱

سند: حدثنا اسحاق بن ابراهيم الدبري عن عبد الرزاق عن الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر --- الخ
(۳) معجم الکبیر ۲۲/۳۳۹ برقم ۹۵

سند: حدثنا محمد بن عبد الله الحضرمي ثنا احمد بن يحيى الصوفي ثنا علي بن قادم ثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

(۴) معجم الکبیر ۲۲/۴۰ برقم ۹۹، ۱۰۰

سند: حدثنا علي بن عبد العزيز ثنا ابو حذيفة ثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

معجم الكبير طبرانی میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

..... (۸۱) حدثنا اسحاق بن ابراهيم الدبري عن عبدالرزاق عن الثوري عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: رقت النبي صلى الله عليه وسلم فرفع يديه في الصلاة حين كبر ، ثم حين [كبر] وفتح يديه ، ثم اذا قال : «سمع الله لمن حمده» رفع يديه ، ثم جلس فافتش رجله اليسرى ثم وضع يده اليسرى على ركبته اليسرى ، ووضع ذراعه اليمنى على فخذه اليمنى ، ثم اشار بسبابته ووضع الابهام على الوسطى

..... (۷۸) حدثنا عبدالله بن محمد بن سعيد بن ابي مريم ثنا محمد بن يوسف الفريابي ثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يضع يده اليمنى على اليسرى، واذا جلس افتش رجله اليسرى ووضع ذراعه على فخذه وأشار بالسبابة:

..... (۸۵) حدثنا بشر بن موسى ثنا الحميدي (ح) .
وحدثنا أحمد بن داود ثنا ابراهيم بن بشار الرمادي قالنا ثنا سفیان
ثنا عاصم بن كليب الجرمي عن ابيه عن وائل بن حجر قال: رأيت رسول
الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي اذنيه ،
واذا رااد أن يركع وبعدا يرفع من الركوع واذا جلس اضطجع رجله
اليسرى ونصب اليمنى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ويده اليمنى
على فخذه اليمنى وعقد ثنتين وحلق حلقة وأشار هكذا بالسبابة .

..... (۹۵) حدثنا محمد بن عبدالله الحضرمي ثنا أحمد بن يحيى
الصوفي ثنا علي بن قادم ثنا سفیان عن عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل
بن حجر قال: رأيت النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام اتكأ على
احدى يديه .

..... (۹۹) حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا ابو حذيفة ثنا سفیان عن
عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: أتيت النبي صلى الله عليه
وسلم ولي شعر فقال: «ذباب» فذهبت فأخذت من شعري ثم جثته ، فقال
لي: «لم أخذت من شعرك؟» قلت سمعتك تقول ذباب فظننتك تعيبي ،
فقال: «ما عيبتك وهكذا أحسن» .

..... (۱۰۰) حدثنا علي بن عبدالعزيز ثنا ابو حذيفة ثنا سفیان عن
عاصم بن كليب عن ابيه عن وائل بن حجر قال: بعث النبي صلى الله عليه
وسلم رجلا على الصدقة ، فجاء بفصيل مخلول سبي الحال مهزول ، فقلعه:

(۱۲) امام عبدالرزاق الصنعانی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے ”مصنف عبدالرزاق“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو روایت فرمایا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے

مصنف عبدالرزاق ج ۲ صفحہ نمبر ۶۸

سند: مصنف عبد الرزاق عن الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

مصنف عبدالرزاق میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۲۵۲۲ - عبد الرزاق عن الثوري عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال: رمقت النبي ﷺ فرفع يديه في الصلاة حين

(۱۳) امام بیہقی رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام بیہقی رحمہ اللہ نے ”سنن الکبریٰ بیہقی“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو روایت کیا ہے اور اس پر سکوت فرمایا ہے

سنن الکبریٰ بیہقی ج ۲ صفحہ نمبر ۱۱۲، کتاب الصلوٰۃ باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح

سند: أخبرنا أبو طاهر الفقيه أنبأنا أبو حامد بن بلال، أنبأ مہمد بن اسماعيل الأحمسي ثنا وكيع، عن سفیان عن عاصم يعني ابن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال. قال عبد الله --- الخ برقم ۲۵۳۱

سنن الکبریٰ بیہقی میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۲۵۳۱ - أخبرنا أبو طاهر الفقيه أنبأنا أبو حامد بن بلال، أنبأ محمد بن إسماعيل الأحمسي، ثنا وكيع، عن سفیان، عن عاصم يعني ابن كليب، عن عبد الرحمن بن الأسود، عن علقمة قال: قال عبد الله يعني ابن مسعود: لأصلين بكم صلاة رسول الله ﷺ، قال: فصلي فلم يرفع يديه إلا مرة واحدة^(*).

(۱۴) امام ابو بکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ رحمہ اللہ اور سند سفیان عن عاصم بن کلیب

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ نے ”صحیح ابن خزیمہ“ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کو

روایت کیا ہے اور اس پر سکوت کیا ہے

(۱) صحیح ابن خزیمہ ج ۱ صفحہ نمبر ۲۳۳ کتاب الصلوٰۃ، برقم ۴۵۷

سند: أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر نا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي، نا

سفيان عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر قال --- الخ

(۲) صحیح ابن خزیمہ ج ۱ صفحہ نمبر ۲۴۳ کتاب الصلوٰۃ برقم ۴۷۹

سند: أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى، نا مؤمل، نا سفيان عن

عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل ابن حجر قال --- الخ

صحیح ابن خزیمہ میں سند سفیان عن عاصم بن کلیب کا عکس

۴۷۹ - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا أبو موسى، نا مؤمل، نا سفيان عن عاصم
ابن كليب عن أبيه عن وائل ابن حجر قال :
صليت مع رسول الله ﷺ ووضع يده اليمنى على يده اليسرى على
صدره .

(۷۷) باب الرخصة في رفع اليدين تحت الثياب في البرد وترك إخراجهما
من الثياب عند رفعهما .

۴۵۷ - أخبرنا أبو طاهر، نا أبو بكر، نا سعيد بن عبد الرحمن المخزومي، نا سفيان
عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر، قال :
صليت مع رسول الله ﷺ وأصحابه فرأيتهم يرفعون أيديهم في
البرانس .

(۱۵) امام احمد رحمہ اللہ اور سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ”مسند احمد بن حنبل“ میں ”سند سفیان عن عاصم بن

کلیب“ کو روایت فرمایا ہے اور اس پر سکوت فرمایا ہے جو ان کی تصحیح کی دلیل ہے

(۱) مسند احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ نمبر ۴۴۲ مسند عبد اللہ بن مسعود برقم ۴۲۱۰

سند: حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن

الاسود عن علقمة قال: قال عبد الله --- الخ

(۲) مسند احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ نمبر ۳۸۸ مسند عبد اللہ بن مسعود برقم ۳۶۸۱

سند: حدثنا وكيع، حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن

بن الاسود عن علقمة قال: قال ابن مسعود رضي الله عنه --- الخ

مسند احمد بن حنبل میں سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“ کا عکس

۳۶۸۱ - حدثنا وكيع، حدثنا سفيان، عن عاصم بن كليب، عن
عبد الرحمن بن الاسود، عن علقمة، قال: قال ابن مسعود: ألا أصلي
لكم صلاة رسول الله ﷺ؟ قال: فصلي، فلم يرفع يديه إلا مرة. [انظر:
۴۲۱۰]

۴۲۱۰ - حدثنا وكيع، عن سفيان (۴۴۲/۱) عن عاصم بن
كليب، عن عبد الرحمن بن الاسود، عن علقمة، قال: قال عبد الله:
أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ، فرفع يديه في أول. [راجع: ۳۶۸۱]

(۱۶) امام طحاوی رحمہ اللہ اور سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“

امام طحاوی رحمہ اللہ نے ”شرح معانی الآثار“ میں تقریباً تین مرتبہ سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“ کو روایت کیا ہے

(۱) شرح معانی الآثار طحاوی مترجم ج ۱ صفحہ نمبر ۲۵۸ برقم ۱۲۵۱

سند: حدثنا ابو بكرة قال ثنا مؤمل ابن اسماعيل قال ثنا سفیان عن عاصم بن کلیب عن ابیه عن وائل بن حجر قال --- الخ

(۲) شرح معانی الآثار ج ۱ صفحہ نمبر ۲۶۰ برقم ۱۲۵۸

سند: حدثنا ابن ابی داؤد قال ثنا نعیم ابن حماد قال ثنا وکیع عن سفیان عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد الله --- الخ

(۳) شرح معانی الآثار طحاوی ج ۱ صفحہ نمبر ۲۶۰ برقم ۱۲۵۹

سند: حدثنا محمد بن النعمان قال ثنا یحییٰ بن یحییٰ قال ثنا وکیع عن

سفیان فذكر مثله باسناده

شرح معانی الآثار میں سند ”سفیان عن عاصم بن کلیب“ کا عکس

۱۲۵۱ - حَدَّثَنَا أَبُو يَكْرِهَةَ قَالَ ثَنَا مُؤَمَّلُ
ابْنِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ
كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجْرٍ قَالَ رَأَيْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
حِينَ يُكَبِّرُ لِلصَّلَاةِ وَحِينَ يَرْكَعُ وَحِينَ
يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيَالَ
أُذُنَيْهِ -

۱۲۵۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ثَنَا نَعِيمُ
ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ
ابْنِ كَلْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ
عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ
تَكْبِيرِهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ -

۱۲۵۹ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ
قَدْ كَرِهُتُ لَهُ بِإِسْنَادِهِ -

راقم کی تحقیق کے مطابق ۱۶ محدثین نے اپنی کتب میں سفیان عن عاصم بن کلیب کی سند کو نقل فرمایا ہے مگر کسی ایک محدث نے بھی سفیان عن عاصم بن کلیب میں عنعنہ کی وجہ سے اسکو ضعیف قرار نہیں دیا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے نزدیک یہ سند صحیح ہے لہذا زبیر علی زئی غیر مقلد کا اس سند پر اعتراض بوجہ عنعنہ کم فہمی کے سوا کچھ نہیں اور اصول تحقیق کے بھی خلاف ہے یہ ان کا تفرد ہے اور تفرد کو قبول نہیں کیا جاتا بلکہ جمہور کا ساتھ دیا جاتا ہے اور جمہور اس روایت کو قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین



﴿ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کا محققانہ جائزہ ﴾
 زبیر علی زئی غیر مقلد نے اپنی کتاب ”نور العینین“ میں جو اعتراضات کیے ہیں انکا ان شاء اللہ ترتیب وار تحقیقی جواب دیا جائے گا سب سے پہلے یہ بات نوٹ فرمالیں کہ احناف کا موقف حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث جس پر یہ ساری کاوش کی گئی ہے ”ثم لا يعود“ کے بغیر ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس حدیث کی سند جمہور محدثین کے نزدیک صحیح ہے جیسا کہ سابقہ اوراق میں ہم نے تفصیلاً ذکر کیا ہے حالانکہ ”ثم لا يعود“ کے الفاظ دالی حدیث بھی صحیح ہے اور اس کے بغیر بھی ہمارا موقف ثابت ہے
 اتنی بات ذہن نشین کر لینے کے بعد وہ اعتراضات جو زبیر علی زئی غیر مقلد نے نقل کیے ہیں کے جوابات ملاحظہ فرمائیں

﴿ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے اعتراضات کا جائزہ ﴾

زبیر علی زئی صاحب اپنی کتاب ”نور العینین ص ۱۳۰“ میں لکھتے ہیں

”امام ترمذی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی جرح نقل کی ہے ”ثم یثبت حدیث۔۔۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ“

(سنن ترمذی ۱/۵۹)

جواب نمبر ۱۔ حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ ترک رفع یدین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے خود راوی ہیں دیکھئے سنن نسائی ج ۱ ص ۱۱۷ میں جسکی سند یوں ہے ”اخبرنا سوید بن نصر حد ثنا عبد اللہ بن مبارک عن سفیان.... الخ

اس روایت سے درج ذیل نقاط واضح ہوئے:

(۱) عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو خود روایت کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن

مبارک ﷺ نے اپنی جرح سے رجوع کر لیا تھا

(۲) اگر بالفرض یہ نہ سمجھا جائے تو عبد اللہ بن مبارک ﷺ کا پہلے جرح کرنا اور پھر اسی حدیث کو روایت کرنا عبد اللہ بن مبارک ﷺ کے قول میں تعارض پیدا کرتا ہے اس طرح تو دونوں قول ساقط ہو جائیں گے

سنن ترمذی میں جرح کی سند ملاحظہ فرمائیے
امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں:

”حد ثنا بذلك احمد بن عبدۃ الأملى ثنا وهب بن زمعة عن سفیان بن عبد الملك عن عبد الله بن مبارك“

اس سند میں امام ترمذی کے استاد احمد بن عبدۃ کے حالات معلوم نہیں آٹھویں صدی تک کسی محدث نے اسکی تعریف نہیں کی سوائے امام ذہبی کے انھوں نے اسکو صدوق کہا دیکھئے
(الکاشف ۱/۲۳ اور تہذیب السنن ۱/۱۵۹)

امام ابن حجر عسقلانی ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”راوی کی توثیق جو صدوق کے لفظ سے کی جاتی ہے اسکا درجہ ثقہ اور متقن کے الفاظ سے کم ہے اور صدوق کے ساتھ ضعیف کا لفظ بھی مل سکتا ہے جیسے امام ابو حاتم حماد بن ابی سلیمان کے بارے میں لکھتے ہیں ”صدوق لا یحتاج بہ“ یہ صدوق ہے مگر اسکے ساتھ حجت نہ پکڑی جائے“
(العلیق المغنی ۳/۲۶۹)

لہذا ایسے راوی کی روایت مستند راویوں کے مقابلے میں مرجوح ہے مردود ہے اسکو قبول کرنا اور مستند راویوں کی روایت کو چھوڑنا کہاں کا انصاف ہے“
(العلیق المغنی ۳/۲۶۹)

یہی وجہ ہے کہ امام ترمذی ﷺ نے پہلے جرح نقل کی پھر عبد اللہ بن مسعود ﷺ کی حدیث نقل فرمائی

جواب نمبر ۲:

عبد اللہ بن مبارک ﷺ سے اس جرح کا راوی سفیان بن عبد الملك ہے اور یہ عبد اللہ بن مبارک کا قدیم شاگرد ہے دیکھئے

(الکاشف ۱/۲۳)

جبکہ حدیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے راوی عبد اللہ بن مبارک بھی ہیں جو روایت سنن نسائی میں ہے وہاں عبد اللہ بن مبارک کا شاگرد سوید بن نصر راوی ہے جو کہ انکا متاخر شاگرد ہے
(الکاشف ۱/۳۳۰، تہذیب العہدیب ۲/۲۸۰)

اصول یہ ہے کہ متاخر راوی کی بات قبول ہوگی اور عبد اللہ بن مبارک کی جرح کو مرجوح سمجھا جائے گا

جواب نمبر ۳:

محدثین نے اس جرح کے بہت سے جوابات دیے ہیں چند ایک پیش خدمت ہیں
(۱) امام بدرالدین عینی ﷺ کا جواب:

امام بدرالدین عینی ﷺ نے عبد اللہ بن مبارک کی جرح کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ:
”والجواب عن الأول) عن عدم ثبوت الخبر عند ابن المبارك لا یمنع من النظر فیہ وهو یدور علی عاصم بن کلیب وقد وثقه ابن معین، وأخرج له مسلم“

(شرح ابی داؤد للیمینی ۳/۳۳۲ طبع الرشید الریاض)

ترجمہ: یعنی عبد اللہ بن مبارک کے نزدیک حدیث کا ثبوت نہ ہونا اس کے عمل سے نہیں روکتا کیونکہ اس حدیث کا دار و مدار عاصم بن کلیب پر ہے اور امام ابن معین نے اسکو ثقہ کہا اور امام مسلم نے اس کی روایت لی ہے

(۲) امام ابو یسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

امام ابو یسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ابن مبارک کی جرح کو نقل کرنے کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی اور پھر اس کے لیے حسن صحیح کے الفاظ درج کیے لہٰذا امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی عبداللہ بن مبارک کی جرح مرجوع یا ثابت نہیں ہے ورنہ انکا حسن صحیح کہنا لغو ہے

(۳) علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح ابن ماجہ“ میں اسکا درج ذیل جواب دیا ہے:

”أن عدم ثبات عند ابن المبارك لا يمنع من اعتبار رجاله، والنظر في رأية والحديث يدور على عاصم بن كليب وهو ثقة عند ابن حبان، وابن سعد، وأحمد بن صالح، وابن شاهين، ويحيى بن معين، وفسوى وغيرهم ترجمه: یعنی عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہا یہ ثابت نہیں ہے تو وہ راویوں سے اعتبار سے نہیں ہے اور جب روایت کو دیکھتے ہیں تو اس حدیث کا دار و مدار عاصم بن کلب بن حبان پر ہے اور ابن حبان، ابن سعد اور احمد بن صالح اور ابن شاہین اور یحییٰ بن معین وغیرہ کے ہاں ثقہ ہے (۴) حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

حافظ ابن القطان رحمۃ اللہ علیہ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی جرح لکھنے کے بعد لکھتے ہیں:

”والحديث عندى لعلالة رواته، اقرب الى صحة“

(بيان الوهم والايهام ۳/۳۶۷)

(۵) محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

محدث وصی احمد سورتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”الجواب الشيخ في الامام بان عدم ثبوته عنده لا يمنع النظر فيه

وهو يدور على عاصم، وثقه ابن معين وأخرج له مسلم“

(التعليق المجلى لما في منية المصلى ص ۳۰۵)

(۶) علامہ محدث ابن ترکمانی رحمۃ اللہ علیہ کا جواب:

”أن عدم ثبوته عند ابن المبارك معارض ثبوته عند غيره فان ابن حزم في المحلى و حسنہ الترمذی“

(الجوهر النقى لابن التركماني ۲/۷۷)

ترجمہ: یعنی عبداللہ بن مبارک کے نزدیک اس کا عدم ثبوت معارض دوسروں کے نزدیک ثبوت کے ساتھ اور ابن حزم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے محلی میں اور امام ترمذی نے حسن کہا ہے

لہٰذا عبداللہ بن مبارک کی جرح کو پیش کرنا درست نہیں

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا اعتراض و جواب:

مصنف نور العینین نے ص نمبر ۱۳۱ میں امام شافعی کے حوالے سے یہ اعتراض نقل کیا ہے کہ ”امام شافعی نے ترک رفع یدین کی احادیث کو رد کر دیا ہے کہ یہ درست نہیں“

(کتاب الام، سنن الکبریٰ، طبع الباری شرح زرقلانی)

جواب نمبر ۱:

زبیر علی زکی غیر مقلد نے سنن الکبریٰ کے حوالے سے جو جرح نقل کی ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے یہ ثابت نہیں تو گزارش ہے کہ اس جرح کی کوئی سند نہیں ہے جیسا کہ سنن الکبریٰ پہنچتی ۲/۱۱۵ میں ہے لہٰذا بلا سند جرح کیسے مقبول ہو سکتی ہے اور اگر بالفرض سند ہے تو اسکو متصل ثابت کریں ان کی ملاقات

جاریں سے ثابت نہیں لہذا مردود ہے

جواب نمبر ۲:

یہ جرح مبہم ہے اور جرح مبہم قبول نہیں جب تک جرح مفسر نہ ہو لہذا مبہم الفاظ کی جرح و تعدیل میں کوئی حیثیت نہیں

جواب نمبر ۳:

اسکے جواب میں ابن ترکمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

(قال ابن الترمذی) قد تقدم صحيح الطحاوي ذلك عن علي والسند بذلك صحيح كما مر، والمثبت مقدم على النافي.... وقول الشافعي بعد ذلك

(سنن الكبرى يهقي مع الجوهر النقي ۱۵/۲ تحقيق محمد عبدالقادر عطاء طبع بيروت)

ترجمہ: ابن ترکمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں پہلے امام طحاوی کی تصحیح گزر چکی کہ اس کی سند بھی صحیح ہے اور ثابت نفی پر مقدم ہوتا ہے۔۔۔ امام شافعی کا بعد والا قول بھی یہی ہے

(یعنی حضرت علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے ترک رفع یدین ثابت ہے) لہذا قول قدیم کو چھوڑا جائے گا اور بعد والے قول جدید کو پکڑا جائے گا

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے اعتراض کا تجزیہ:

حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے حوالے سے جو تیسری جرح پیش کی گئی ہے میں زیر علی ذی لکھتے ہیں:

”احمد بن حنبل نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے اور دوسرے ایڈیشن میں صفحہ ۱۳۱ پر لکھا ہے کہ احمد بن حنبل نے اس روایت پر کلام کیا ہے

(جزر فحیدین، مسائل احمد بروایت عبداللہ بن احمد وغیرہ)

جواب نمبر ۱:

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی سند پر کوئی کلام نہیں کیا بلکہ خود اس کو روایت فرمایا ہے دیکھئے مسند احمد ج ۱ ص ۳۸۷ پر امام وکیع کے طریق سے، علاوہ ازیں امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کتاب العلل و معرفة الرجال طبع الریاض میں صفحہ نمبر ۳۶۹ رقم ۷۰۹ پر بھی اسی حدیث کو نقل فرمایا ہے جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ امام دارقطنی فرماتے ہیں قال الدارقطني: انه حديث صحيح الا هذه الفظة وكذلك قال أحمد بن حنبل وغيره بے شک یہ حدیث صحیح ہے سوائے ”ثم لم يعد“ کے اور احمد بن حنبل نے بھی یہی کہا ہے

(دیکھئے نصب الرایۃ ج ۱ صفحہ نمبر ۳۹۵)

جب کہ ہماری پیش کردہ روایت اور امام احمد بن حنبل کی نقل کردہ روایت ایک ہی ہے اور ہمارا موقف ”ثم لم يعد“ کے بغیر بھی ثابت ہے لہذا یہ کہنا درست نہیں کہ امام احمد رحمہ اللہ

نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے ورنہ وہ الفاظ جرح پیش فرمائیں تاکہ اُن پر بات کی جاسکے

جواب نمبر ۲: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے کتاب العلل و معرفة الرجال صفحہ ۷۰۳ رقم ۱۳ پر لکھا ہے

قال أبي: حديث عاصم بن كليب رواه ابن ادریس فلم يقل ”ثم لا يعد“

اور برقم ۷۱۲ کے تحت لکھا ہے:

”حدثني أبي قال حدثنا يحيى بن آدم قال: املاه علي عبد الله بن

ادریس من کتابہ عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمن بن الاسود قال:
حدثنا علقمة عن عبد الله قال: علمنا رسول الله ﷺ الصلاة: مكبر ورفع
يديه ثم ركع، وطبق يديه وجعلهما بين ركبتيه فبلغ سعد أقفال: صدق أخى
قد كنا نفعل ذلك، ثم أمرنا بهذا وأخذ بركبتيه“

یہاں امام احمد حنبل رحمہ اللہ نے کوئی جرح نہیں فرمائی بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ ابن ادریس کی
روایت میں ”ثم لا يعود“ نہیں اور یہ کوئی جرح نہیں امام صاحب نے جو کچھ لکھا وہ اور ہے
اور جو ”جز رفع يدين البخاري میں زبير على زكى نے لکھا وہ اور ہے، جز بخاري کے الفاظ
ہیں: ”وقال احمد بن حنبل عن يحيى بن آدم: نظرت في كتاب عبد الله بن
ادريس عن عاصم بن كليب ليس في ثم لم يعود“

(دیکھئے جز رفع اليدين بخاري تحقيق زبير على زكى صفحہ ۵۷ رقم ۳۲)

جبکہ اصل کتاب میں ”نظرت في كتاب عبد الله بن ادریس“ نہیں ہے
عکس ملاحظہ فرمائیں

کتاب العلل ومعرفۃ الرجال کے صفحات کا عکس

۷۱۳ - قال أبي: حديث عاصم بن كليب رواه ابن ادریس (۳)
فلم يقل: «ثم لا يعود» (۴)۔

۷۱۴ - حدثني أبي قال: حدثنا يحيى بن آدم قال: أملاه علي
عبد الله بن ادریس من كتابه عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن
الأسود قال: حدثنا علقمة عن عبد الله قال: علمنا رسول الله ﷺ
الصلاة: فكبر ورفع يديه ثم ركع، وطبق يديه وجعلهما بين ركبتيه، فبلغ

حدثني أبي عن محمد بن عبد الله بن غير قال: نظرت في كتاب ابن
أبي ليلى (۱) فإذا هو يرويه عن يزيد بن أبي زياد. قال أبي: وحدثنا
وكيع سمعه من ابن أبي ليلى عن الحكم وعيسى عن عبد الرحمن بن أبي
ليلى، وكان أبي يذكر حديث الحكم وعيسى يقول: إنما هو حديث يزيد
ابن أبي زياد كما رآه ابن غير في كتاب ابن أبي ليلى (۲)۔

قال أبي: ابن أبي ليلى كان سيء الحفظ ولم يكن يزيد بن أبي زياد
بالحافظ۔

۷۰۹ - قلت لأبي: حديث عاصم بن كليب (۳) حديث عبد الله؟
قال: حدثنا وكيع في الجماعة قال: حدثنا سفيان عن عاصم بن كليب
عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة قال: قال ابن مسعود [۲۷ - أ]:
ألا أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ، قال: فصلى فلم يرفع يديه إلا
مرة (۴)۔

حدثني أبي قال: حدثنا وكيع مرة أخرى بإسناده سواء فقال: قال
عبد الله: أصلي بكم صلاة رسول الله ﷺ فرفع يديه في أول (۵)۔

جواب نمبر ۳:

”نظرت في كتاب“ والے الفاظ ابن ابی لیلی کی روایت کے متعلق ہیں ملاحظہ فرمائیے
کتاب العلل ومعرفۃ الرجال صفحہ نمبر ۳۶۹ رقم ۷۰۸ لکھتے ہیں:

”حدثني أبي عن محمد بن عبد الله بن نمير قال: نظرت في كتاب

ابن أبي ليلى فإذا هو يرويه عن يزيد بن أبي زياد“

دیکھئے جواب نمبر ۲ کے تحت صفحات کا عکس لہذا امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تو اس روایت کو صحیح
کہنے والوں میں سے ہیں

امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ:

زیر علی زئی غیر مقلد نے اپنی کتاب ”نور العینین ص ۱۳۱“ میں امام ابو حاتم الرازی کا اعتراض نقل کیا ہے:

”هذا خطأ يقال: وهم الثوري فقد رواه جماعة عن عاصم و قالوا كلهم أن النبي ﷺ افتتح فرفع يديه ثم فطبق وجعلهما بين الركبتين ولم يقل احد ماروى الثوري“
(علل الحديث ۹۶/۱)

جواب: امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کی جرح چند وجوہات کی وجہ سے صحیح نہیں ہے:

(۱)۔ یہ کہنا کہ ایک جماعت نے عاصم بن کلیب سے تطبیق والی روایت نقل کی غلط ہے بلکہ صرف عبد اللہ بن ادریس نے روایت کی ہے

(۲)۔ یہ کہنا کہ سفیان ثوری کو وہم ہوا ہے غلط ہے اور سفیان ثوری والی بات کسی دوسرے نے بیان نہیں کی یہ بھی درست نہیں کیونکہ سفیان ثوری کی طرح ابو بکر ہشلی اور عبد اللہ بن ادریس نے بھی بیان کیا ہے

(دیکھئے: علل الورود ۵/۱۷۱ تا ۱۷۳ طبع الرياض سعودی عرب)

(۳)۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ کو امام ذہبی نے صحیح اور متشدد کہا ہے

(دیکھئے: تذکرۃ الحفاظ)

لہذا متشدد اور صحیح کی جرح مبہم بھی قبول نہیں ہوتی

(۴)۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ اور ابو زرہ الرازی رحمہ اللہ سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

”سفیان أحفظ من شعبة“

(دیکھئے: ملل الحديث برقم ۲۹۹)

جبکہ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ کی اثبات رفع یدین والی حدیث کو ”فصار الحدیث المرسل“ کہا ہے کیا زیر صاحب کو انکا یہ قول قبول ہے انکی تحقیق کا عجیب انداز ہے ترک رفع یدین پر انکی جرح قبول کرتے ہیں اور اثبات رفع یدین کی حدیث پر جرح قبول نہیں کرتے دیکھئے ”نور العینین“ حدیث ابو حمید ساعدی رحمہ اللہ

(۵)۔ امام ابو حاتم الرازی اور ابو زرہ الرازی نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو شعبہ سے بڑا حافظ تسلیم کرتے ہیں تو کیا عبد اللہ بن ادریس سے سفیان ثوری بڑے نہیں ہیں؟ اور ان پر اعتراض کرنا صحیح ہے؟ محدثین تو یہ مانتے ہیں کہ اختلاف کے وقت ترجیح سفیان ثوری کو ہے تو آپ عبد اللہ بن ادریس کو سفیان ثوری پر کس بنا پر فوقیت دے رہے ہیں سفیان ثوری جیسے ثقہ کوئی حدیث بیان کریں تو متابعت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ پہلے تحقیق سے ثابت ہو چکا ہے

(۶)۔ امام ابو حاتم الرازی رحمہ اللہ نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کی تالیس پر کوئی اعتراض نہیں کیا لہذا ان کی جرح نقل کرنا اصولاً درست نہیں

امام دارقطنی رحمہ اللہ کی جرح کا جائزہ:

زیر علی زئی غیر مقلد ”نور العینین ص ۱۳۱“ ایڈیشن دوم میں امام دارقطنی رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں ”امام دارقطنی نے اسے غیر محفوظ قرار دیا ہے“

(کتاب العلل للدارقطنی)

جبکہ اسی کتاب کے پہلے ایڈیشن ص ۱۲۱ میں لکھا تھا:

”امام دارقطنی نے کہا [لم یثبت]“ (تخصیص المحم ۱/۲۲۱)

جواب: امام دارقطنی نے صرف [لم یثبت] پر اعتراض کیا تھا اور باقی حدیث کو

فرمایا [اسنادہ صحیح]

(العلل الورده فی الاحادیث النبویة ۵/۱۷۲)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[[دارقطنی انہ حدیث صحیح]] دارقطنی نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے

(الدراية ۱/۱۵۰)

لہذا انکا اعتراض صرف [[ثم لم يعد]] پر ہے باقی حدیث کو صحیح مانتے ہیں جبکہ ہمارا موقف اسکے بغیر بھی ثابت ہے اور ہماری پیش کردہ حدیث میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں اس لئے انکا نام جارحین میں شمار کرنا زہر صاحب کا تحقیقی منہج سے دوری کا کرشمہ ہے حالانکہ ”نور العینین“ کے شروع میں اصولوں پر کاربند رہنے کا سختی کیساتھ بیان کیا گیا مگر یہاں مسلکی تعصب چھلکتا نظر آتا ہے

العلل الورده دارقطنی کے صفحات (۱۷۱ تا ۱۷۳) کا عکس

ص ۸۰۴ - وسئل عن حدیث علقمة عن عبد الله قال: «ألا أرىكم صلاة رسول الله ﷺ، فرفع يديه، في أول تكبيرة ثم لم يعد»^(۷).

فقال: يرويه عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن^(۸) علقمة حدث به الثوري عنه^(۹).

ورواه أبو بكر النهشلي عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود، عن أبيه، وعلقمة عن عبد الله.

وكذلك رواه ابن إدريس عن عاصم بن كليب عن عبد الرحمن بن الأسود عن علقمة عن عبد الله^(۱۰).

وإسناده صحيح، وفيه لفظة ليست بمحفوظة ذكرها أبو حذيفة^(۱۱) في حديثه

عن الثوري، وهي قوله: ثم لم يعد^(۱۲).

وكذلك قال الحماني^(۱۳) عن وكيع.

وأما أحمد بن حنبل وأبو بكر بن أبي شيبة وابن نمير فرووه عن وكيع ولم يقولوا فيه: ثم^(۱۴) لم يعد^(۱۵).

وكذلك رواه معاوية بن هشام^(۱۶) أيضاً عن الثوري مثل ما قال الجماعة عن وكيع.

وليس قول من قال: ثم لم يعد^(۱۷) محفوظاً.

امام ابن حبان رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ:

نور العینین ص ۱۳۱ میں امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اعتراض نقل کرتے ہوئے تحریر ہیں:

”یہ روایت حقیقت میں سب سے زیادہ ضعیف ہے کیونکہ اسکی علتیں ہیں جو اسے

باطل قرار دیتی ہیں“

(تفہیم الحمہ ۱/۲۲۱)

جواب: اولاً: علماء محققین کے نزدیک حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کی ”کتاب الصلوٰۃ“ نامی کوئی کتاب نہیں بالفرض اگر اس نام کی کوئی کتاب ہے تو اسکا مکمل حوالہ پیش فرمائیں ورنہ ایسی بے سرو پا باتوں سے اجتناب کریں:

ثانیاً: حافظ ابن حبان کی جرح مبہم ہے اور جرح مبہم قابل قبول نہیں ہوتی اہل علم اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں اور اگر صاحب ”نور العینین“ ان اصولوں سے واقف ہیں تو پھر انکی پاسداری بھی لازم ہے جیسا کہ انھوں نے ”نور العینین“ کے شروع میں خود لکھا ہے

ثالثاً: حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ اور حافظ ابن حبان رحمہ اللہ کے درمیان سند موجود نہیں (زہیر

علی زئی اپنے مخالفین کو بھی اکثر یہی جواب دیتے ہیں کہ سند موجود نہیں اس لیے پہلے سند پیش کی جائے) ہم بھی یہی کہیں گے کہ پہلے سند پیش کی جائے علاوہ ازیں انکا نام جارحین میں شمار کرنا درست نہیں اُمید ہے کہ زبیر صاحب اصول تحقیق کو پیش نظر رکھتے ہوئے انکی پاسداری کریں گے اور انکا نام جارحین سے خارج کریں گے

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کے اعتراض کا جائزہ:

صاحب ”نور العینین ص ۱۳۱، ۱۳۲“ زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتے ہیں:

”امام ابو داؤد البجستانی نے کہا ”ہذا حدیث مختصر من حدیث طویل ولیس هو بصحیح علیٰ هذا للفظ“

(سنن ابی داؤد نسخہ حصہ ۱/۴۷۸، مشکوٰۃ ۷۷۷)

مزید لکھتے ہیں:

”چودھویں صدی میں بعض لوگوں نے امام ابو داؤد کی اس حدیث پر جرح کا انکار کیا ہے اور صاحب مشکوٰۃ کے اوہام جمع کر کے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ ابو داؤد سے اس قول کا انتساب بھی ان کا وہم ہے حالانکہ درج ذیل ائمہ حدیث نے اس قول کو امام ابو داؤد سے منسوب کیا ہے اور پھر اُنکے نام لکھے ابن جوزی، ابن عبد البر، ابن عبد الحادی، ابن حجر عسقلانی، شمس الحق عظیم آبادی، ابن ملقن، ابن القطان وغیرہ“ (خلاصہ اعتراض)

جواب: امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی جرح کی حقیقت جاننے کے لیے درج ذیل نقاط کا جاننا نہایت ضروری ہے:

(۱) امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی جرح اس حدیث پر ہے تو یہ جرح کس نسخہ میں ہے؟

(۲) اگر کچھ نسخوں میں جرح ہو اور کچھ میں نہ ہو تو فوقیت کس نسخہ کو ہوگی؟

(۳) کیا مرجوع قول کو بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے؟

(۴) سنن ابو داؤد کا کونسا نسخہ معتبر، رائج، متداول و مشہور ہے؟

(۱) امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی جرح:

امام ابو داؤد رحمہ اللہ کی حدیث ابن مسعود پر جرح نسخہ ابن العبدانصاری میں ہے جیسا کہ محدث علاؤ الدین مغلطائی رحمہ اللہ نے اسکی وضاحت اپنی کتاب ”شرح سنن ابن ماجہ ۵/۱۴۶۸ میں کی فرماتے ہیں:

”ذکرہ ابو داؤد فی روایت ابن العبد“

(۲) اختلاف نسخہ کے وقت کس کو ترجیح دی جائے؟

کسی محدث سے ان کے شاگرد جب احادیث نقل کرتے ہیں تو بعض شاگرد قدیم ہوتے ہیں اور بعض متاخر کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ محدث کسی بات سے رجوع کر لیتا ہے تو اس بات کی خبر قدیم شاگردوں کو نہیں ہوتی اور متاخر اس سے واقف ہوتے ہیں اہل علم پر یہ بات مخفی نہیں کہ اگر کسی محدث سے دو قول منقول ہوں تو اس محدث کا متاخر اور جدید قول قبول کیا جائے گا اور قدیم قول مرجوع قرار دیا جائے گا

اس تمہید کے بعد موضوع کی طرف آتے ہیں کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے بغداد سے ۲۷۱ھ میں بصرہ کی طرف ہجرت فرمائی آپ نے جو سنن اپنے شاگردوں کو نقل کرائی ان میں کچھ قدیم ہیں اور کچھ متاخر (دیکھئے تاریخ بغداد ۹/۵۹)

حافظ ذہبی نے سیر اعلام النبلاء ۱۳/۲۰۵ پر تصریح فرمائی ہے کہ امام ابو داؤد نے درج ذیل سات شاگردوں کو اپنی ”سنن ابو داؤد شریف“ املاء کروائی سنن ابو داؤد روایت کرنے والے قدیم تلامذہ:

(۱) ابو علی اسحاق بن موسیٰ بن سعید الرملی الوارق

(دیکھئے تاریخ بغداد ۶/۳۹۵)

(۳) ابوالحسن علی بن الحسن بن العبد الانصاری رضی اللہ عنہ

روایت کرنے والے متاخر ملامد:

امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے آخری عمر میں بغداد سے بصرہ کی طرف ہجرت فرمائی لہذا

بھری شاگرد متاخر شاگرد ہیں اور ان کی روایت متاخر اور جدید قرار پائے گی

امام ابو داؤد رحمہ اللہ سے سنن ابی داؤد روایت کرنے والے درج ذیل متاخر شاگرد ہیں:

(۱) ابو بکر احمد بن سلیمان التجار بغدادی رحمہ اللہ

(۲) ابو سعید احمد بن محمد بن سعید زیاد بن الاعرابی البصری رحمہ اللہ

(۳) ابو بکر محمد بن بکر بن محمد بن عبدالرزاق بن داسۃ البصری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) ابو علی محمد بن احمد بن عمرو اللؤلؤی البصری رحمہ اللہ

علامہ مغلاطائی کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ جرح والانسخ ابن العبد کا ہے اور وہ قدیم شاگردوں

میں سے ہے جبکہ جو متاخر شاگرد ہے اس کے نسخہ کو ترجیح ہے متاخر شاگردوں میں کسی نے

جرح نقل نہیں فرمائی

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ قدیم شاگردوں نے جو جرح نقل کی وہ متاخر شاگردوں نے نقل

نہیں کی لہذا قدیم شاگردوں کی نقل کردہ جرح مروج ہے کیونکہ ابتداء میں امام

الوداد و محبت الیہ ۱۲، ج ۳ کر قائل، تھے اور جب ان کے نزدیک اسکا صحیح شمار ہو گیا تو ۱۲

۷۷ عوف بن العوف : متاخر شاگرد ہمارا کہ سنیوں اور اہل بدعت کے مابین فرقہ فاشی کہ

[illegible]

خدا کی طرف سے ہے کہ ماسر ساردا بن مروا سوئی ﷺ اور امن واسطہ ﷺ کے

نسخوں میں یہ جرح موجود نہیں ہے

سنن ابی داؤد کا متداول، معتبر و مشہور نسخہ:

محمد شین کے نزدیک سنن ابی داؤد کا متاخر، معتبر و مشہور ابو علی ابن عمر و اللؤلؤی کا

نسخہ ہے درج ذیل محدثین نے اس بارے میں وضاحت فرمائی:

(۱) امام ذہبی رحمہ اللہ: امام ذہبی رحمہ اللہ سنن ابی داؤد بالروایت الولوی کے بارے میں

لکھتے ہیں

”وروايته آخر الروايات عن ابي داؤد“ (سير اعلام النبلاء: ٣٠٤/١٥)

(۲) امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ:

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ ”درجات مرقاۃ الصعود“ صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں:

“اللؤلؤى أصح الروايات لأنها من آخر ما أملى أبو داود، وعليها مات”

درجات مرقاة السعد ودكا عكس

الشهاب ابن رسلان شرحه شرحا كاملا فلم أقف عليه (فائدة) قال الحافظ أبو جعفر بن
الزبير في برانجه روى هذا الكتاب عن أبي داود ومن اتصلت أسانيدنا به أربعة رجال أبو بكر
محمد بن بكر بن محمد بن عبد الرزاق التمار البصري المعروف بابن داسة وبينهم كساعة نص
عليه القاضي أبو محمد ودفع وجده مشددا كدابة وهذا بما قبله شكلا بلا تأنصيص عن
شيخنا أبي الحسن الغافقي وأبو سعيد أحمد بن محمد بن زياد بن بشر المعروف بابن الاعرابي وأبو
علي محمد بن الهمان بن عمر والمازني البصري وأبو عيسى إسحاق بن موسى بن سعيد الرمي
وراق أبي داود ولم تنسب طرقة كما اتفق بالصححين إلا أن رواية ابن الاعرابي بسقط منها كتاب
الفن واللاحم والحروف والخاتم ونحو النصف من كتاب اللباس وفاته أيضا من كتاب الوضوء
والصلاة والنسكاح أوراق كثيرة ورواية ابن داسة أكمل ورواية الرمي تفارها ورواية
المازني أصم الروايات لأنها آخرها أملى أبو داود وعليه إمامات

(۳) محدث ابن نقطہ رحمہ اللہ:

محدث ابن نقطہ رحمہ اللہ سنن ابی داؤد بالروایت اللؤلؤی کے متعلق فرماتے ہیں:

”کان ابو علی اللؤلؤی قراء هذا الكتاب علی ابی داؤد عشرين سنة وکان وراقه والوارق عندهم: القاری وکان هو القاری لكل قوم یسمعونہ وأن الزیادات التي فی روايته ابن داسته حذفها ابو داؤد آخراً لشي كان یریه فی اسناده“
(التقید ابن نقطہ ۱/۳۳)

(۴) محدث ابن عساکر رحمہ اللہ:

محدث ابن عساکر رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف ”تاریخ مدینہ دمشق“ میں تقریباً ۴۲ روایات سنن ابی داؤد بالروایت ابوعلی بن عمر اللؤلؤی کے نسخے کی اور دو ابن داسہ کے نسخے کی روایات لکھی ہیں اور فوقیت ابن عمر واللؤلؤی کو دی ہے دیکھئے
(تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر)

(۵) علامہ ابن قیم جوزی:

علامہ ابن قیم جوزی نے ”تہذیب السنن“ میں ابوعلی بن عمر واللؤلؤی کے نسخہ کو بنیاد بنایا اور اسی پر ”تہذیب السنن“ لکھی
(۶) حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ:

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ”بلوغ المرام“ میں ابن عمر واللؤلؤی کے نسخہ کی روایات نقل کیں ہیں

(۷) علامہ منذری رحمہ اللہ:

علامہ منذری رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”مختصر سنن ابی داؤد“ میں نسخہ ابن عمر واللؤلؤی پر بھروسہ کیا ہے

(۸) امام ابو زرہ رحمہ اللہ:

علامہ محدث ابو زرہ عراقی رحمہ اللہ نے بھی شرح سنن ابی داؤد میں نسخہ ابن عمر واللؤلؤی پر بھروسہ کیا ہے اور اسکی روایات نقل کی ہیں

(۹) امام زیلعی رحمہ اللہ:

امام زیلعی رحمہ اللہ نے بھی ”نصب الراية“ میں نسخہ اللؤلؤی پر اعتماد کیا ہے
(۱۰) محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ:

علامہ محدث ابن ارسلان رحمہ اللہ نے ”شرح سنن ابی داؤد“ لکھی تو ابن عمر واللؤلؤی کے نسخہ پر بھروسہ کیا اور روایات نقل کیں
(۱۱) امام ابوالحسن سندھی رحمہ اللہ:

امام ابوالحسن سندھی نے ”حاشیہ سنن ابی داؤد“ میں اسی نسخہ ابن عمر واللؤلؤی کو بنیاد بنایا
(۱۲) مولانا شمس الحق عظیم آبادی (غیر مقلد):

مولانا شمس الحق عظیم آبادی ”غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد ج ۱ ص ۲۳ طبع فیصل آباد“ میں لکھتے ہیں:

”واختبرت نسخة اللؤلؤی، لأنها كانت مشهورة فی دیارنا، ومروجة فی عصرنا، وسمیت هذا الشرح المبارك، (غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد)“

اس ساری گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ نسخہ ابن عمر واللؤلؤی مقبول ہے اور اس حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر کوئی جرح نہیں ہے لہذا قدیم قول کو لینا مرجوح ہوگا اور طریقہ تحقیق کے بھی خلاف ہوگا علاوہ ازیں زبیر علی زئی غیر مقلد کے ”نور العینین“ میں رقم کردہ اصولوں کے بھی عین مطابق نہیں کیونکہ اب سنن ابی داؤد کا اطلاق نسخہ اللؤلؤی پر ہوگا اور اس میں

جرح کا نام و نشان نہیں اب اگر زبیر علی زئی محقق ہیں تو انہیں اصول تحقیق پر کاربند رہتے ہوئے اللؤلؤی کے نسخہ میں اس حدیث پر جرح دکھانی ہوگی یا اپنے موقف سے رجوع کرنا ہوگا

غایۃ المقصود فی حل سنن ابی داؤد کا عکس

مفالتی، فوعاھا، فأذاھا کما سمعھا^(۱) أخرجه أصحاب الصحاح. واخترت نسخة اللؤلؤی، لأنها كانت مشهورة فی ديارنا، ومروجة فی عصرنا. وسمیت هذا الشرح المبارك بـ «غایة المقصود فی حل سنن أبی داود». والرغبة إلى الله سبحانه أن ینفعنا به وإخوانی، وتُخلص نبی، وتُتمّ أمنیتی، وتُبرّني عن الریاء وسوء الأعمال، وتحفظني من الشیطان عدو الله المتعال.

اللؤلؤی کے نسخہ کے بعد کونسا نسخہ بہتر ہے؟

نسخہ اللؤلؤی کے بعد دوسرے نمبر پر ابن داستہ کا نسخہ ہے یہ بھی متاخر شاگردوں میں اور بصری ہیں آئیے دیکھتے ہیں اس نسخہ ابن داستہ کے بارے میں محدثین کیا فرماتے ہیں:

(۱) امام بیہقی رحمہ اللہ:

امام بیہقی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”السنن الکبریٰ“ اور معرفتہ السنن والآثار میں ابن داستہ کے نسخے کو بھی نقل کیا ہے

(۲) محدث ابن عطیہ رحمہ اللہ:

محدث ابن عطیہ رحمہ اللہ سنن ابی داؤد بالروایت ابن داستہ سے متعلق رقم طراز ہیں:

”الذی اعتمدہ من هذا الروایات ابی بکر بن داستہ، فہی اکمل

(فہرست ابن عطیہ ص ۱۸)

الروایات وأحسنھا“

(۳) امام خطابی رحمہ اللہ:

امام خطابی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف ”شرح معالم السنن“ میں ابن داستہ کے نسخہ پر اعتماد کیا ہے اور ان سے روایات نقل کی ہیں

(۴) امام محدث ابن خیر الاندلسی رحمہ اللہ:

امام ابن خیر رحمہ اللہ ابن داستہ کے نسخہ سے متعلق فرماتے ہیں

”روایۃ ابی بکر بن داستہ اکمل الروایات کلھا“

(فہرست ابن خیر صفحہ ۱۰۴)

(۵) امام ابو نعیم اصفہانی رحمہ اللہ:

امام اصفہانی رحمہ اللہ نے نسخہ ابن داستہ کو روایت کیا

اس تفصیل سے یہ بات عیاں ہوئی کہ سنن ابی داؤد کا نسخہ بالروایت اللؤلؤی سب سے بہتر متداول، مشہور و معتبر ہے اسکے بعد نسخہ بالروایت ابن داستہ ہے اور ان دونوں میں حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر کوئی جرح نقل نہیں کی گئی اس طرح یہ بات بھی عیاں ہوئی کہ امام ابو داؤد رحمہ اللہ نے اول جو جرح کی تھی بعد میں اس سے رجوع فرمالیا تھا اسکے ساتھ یہ سمجھنا بھی ضروری ہے کہ مرجوع قول کو بطور دلیل پیش کرنا تحقیق کے خلاف ہے اور اہل علم کے ہاں مقبول نہیں

سنن ابی داؤد کے قلمی نسخے:

سنن ابی داؤد کے تقریباً ۱۳ نسخے ہیں جن میں سوائے دو کے باقی نسخوں میں کہیں بھی اس جرح کا نام نہیں اور جن گیارہ نسخوں میں یہ جرح موجود نہیں وہ مشہور و معروف، متداول ہیں اور رائج الوقت بھی جبکہ دوسرے غیر معروف اور غیر معتبر ہیں لہذا قابل قبول نہیں

نسخہ جامع الازہر کا عکس

نقل هذا ما مرنا به في الامساك على الركبتين بابي...
 يذکر الرفع عند الركوع حدثنا عثمان بن ابي شيبة...
 عن امام جليل عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن...
 مسعود الاصل في ركعة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصل في رفع...
 يديه الا مخرج حدثنا محمد بن الصباح المزني قال حدثنا شريك عن يزيد بن ابي زياد...
 عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح...
 الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري...
 ثنا سفيان عن بن يونس عن شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال لا يكون...
 هدم ثم لا يعود قال ابو اورد روي هذا الحديث هشيم وخاله وابن ادریس

قال عبد الله بن علي بن رسول الله صلى الله عليه وسلم فكبر ورفع يديه فلما ركع طعن...
 يديه بين ركعتيه قال فبلغ ذلك سعدا فقال صدق النبي قد كنا نفعل هكذا...
 ثم امرنا بهذا يعني الامساك على الركبتين باب بن نوري في ذكر الرفع عند الركوع...
 حدثنا عثمان بن ابي شيبة قال حدثنا وكيع عن سفيان عن عاصم يعني...
 ابن حبيب عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة قال قال عبد الله بن...
 مسعود الاصل في ركعة صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فصل في رفع...
 يديه الا مخرج حدثنا محمد بن الصباح المزني قال حدثنا شريك عن يزيد بن ابي زياد...
 عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن البراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا افتتح...
 الصلاة رفع يديه الى قريب من اذنيه ثم يعود حدثنا عبد الله بن محمد الزهري...
 ثنا سفيان عن بن يونس عن شريك لم يقل ثم لا يعود قال سفيان قال لا يكون...
 هدم ثم لا يعود قال ابو اورد روي هذا الحديث هشيم وخاله وابن ادریس

اس تفصیل کے بعد جن شائع شدہ نسخوں میں جو جرح نقل کی گئی ہے وہ تحریف کرنے کی پرانی عادت پر مبنی ہے جیسا کہ مکتبہ ظاہریہ کی عادت ہے مولانا شمس الحق عظیم آبادی (غیر مقلد) کے پاس جو نسخے ہیں جن کا حوالہ زبیر علی زئی نے دیا ہے ان میں غیر مقلدین نے

تحریف کی ہے اسی طرح ابن عبد البر کی "التمہید" میں غیر مقلد محشی نے تحریف کی ہے اور ابن حجر عسقلانی "تلخیص الحمیر" کے حوالے سے فرماتے ہیں میں اس پر راضی نہیں بلوغ المرام میں خود نسخہ اللؤلؤ ایسے احتجاج فرمایا ہے لہذا حق وہی ہے جو ہم نے مفصل بیان کر دیا ہے اللہ کریم قبول کی توفیق عطا فرمائے

امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ کی جرح کا جواب:

زبیر علی زئی غیر مقلد نے امام یحییٰ بن آدم کا نام صرف جارحین میں لکھا کوئی جرح نقل نہیں کی اور "جزر رفع یدین ۳۲، تلخیص الحمیر ۲۲۱/۱" کا صرف حوالہ نقل کیا (نور الہدیین ص ۱۳۳)

جواب:

امام یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ نے اس حدیث پر کوئی جرح نہیں کی اگر کوئی جرح ہوتی تو وہ الفاظ زبیر علی زئی ضرور نقل کرتے جن کتابوں کا حوالہ پیش فرمایا ہے ان میں صرف یہ لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن ادریس کی حدیث میں یحییٰ بن آدم فرماتے ہیں "نظر کی تو اس میں 'ثم لم يعد' نہیں تھا

دیکھئے جزر رفع یدین للبخاری

اسکی تفصیل امام احمد بن حنبل کی جرح میں ملاحظہ فرمائیے اور یہ کوئی جرح نہیں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ یحییٰ بن آدم کے ہاں یہ حدیث ضعیف ہے کس طرح ٹھیک ہو سکتا ہے انھی وجوہات کی بنا پر حافظ ابن حجر عسقلانی تلخیص الحمیر پر مطمئن نہیں

امام ابو بکر احمد عمر والیز ار کی جرح کا جائزہ:

زبیر علی زئی غیر مقلد تحریر کرتا ہے

”ابوبکر احمد بن عمرو البزار نے کہا وہو حدیث لا یثبت ولا یحتج بہ“

(نور العینین ۱۲۱)

اور ”نور العینین ص ۱۳۳“ دوسرے ایڈیشن میں لکھا

”ابوبکر بن عمرو البزار نے اس حدیث پر جرح کی“

(التمہید ۹/۲۲۰، ۲۲۱، البحر الزخار ۵/۴۷)

جواب: اس جرح کو امام بزار کی طرف نسبت کرنا درست نہیں کیونکہ محشی کہتا ہے کہ ”فسی الاصل عمرو البراء والصواب ما اثبتہ“ یعنی اصل میں عمرو البراء تھا اور وہ بہتر ہے جس کو میں نے بتایا ”لہذا یہ سارا کارنامہ محشی کا ہے اصل جرح یزید بن ابی زیاد کی روایت پر ہے دیکھئے: (عمدة القاری للعینی ۵/۲۷۳ اور تلخیص الحیو ۱/۲۲۱)

جواب نمبر ۲:

زبیر علی زئی غیر مقلد نے اعتراض تو نقل کر دیا مگر عبارت جرح تحریر نہیں کی صرف اتنا ہی لکھا کہ امام بزار نے اس حدیث پر جرح کی البحر الزخار ۵/۴۷ میں جو اعتراض امام بزار نے کیا ہے وہ یہ ہے ”وہذا الحدیث رواة عاصم بن کلیب و عاصم فی حدیثہ اضطراب وہ یسما فی حدیث الرفع ذکرہ عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمة عن عبد اللہ رفع یدہ فی اول تکبیرة“

لہذا امام بزار کا جارحین میں نام شامل کرنا درست نہیں کیونکہ انھوں نے سند پر جرح نہیں کی بلکہ مرفوع اور موقوف کا اشکال پیش کیا حافظ زبیر صاحب بذات خود امام بزار پر جرح کرتے ہیں اور انکی توثیق کے قائل نہیں لہذا انکا قول پیش کر کے ہم پر حجت قائم کرنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ ان کا نام پیش کرنا باطل و مردود ہے

امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح کی تحقیق:

زبیر علی زئی غیر مقلد اپنی تصنیف ”نور العینین ص ۱۳۳“ میں تحریر کرتے ہیں ”امام محمد بن وضاح نے ترک رفع یدین کی تمام احادیث کو ضعیف کہا ہے (التمہید ۹/۲۲۱) جواب نمبر ۱:

امام محمد بن وضاح رحمہ اللہ کی جرح ”ثم لم يعد“ والی روایات پر ہے مگر دوسری روایات خصوصاً میری پیش کردہ روایت جو ”ثم لم يعد“ کے بغیر ہے پر جرح نہیں لہذا انکا نام جارحین میں شامل کرنا درست نہیں علاوہ ازیں سند پر انکی کسی قسم کی کوئی جرح نہیں ہے جواب نمبر ۲:

جو جرح موجود ہے وہ بھی مبہم ہے لہذا مبہم جرح قبول نہیں اور اس جرح کی سند بھی نہیں ہے بلا سند جرح باطل و مردود ہے امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح کا جواب:

زبیر علی زئی غیر مقلد نے امام بخاری رحمہ اللہ کا صرف نام ہی جارحین میں شامل کیا ہے لیکن جرح نقل نہیں کی جہاں تک امام بخاری رحمہ اللہ کی جرح رفع یدین کا تعلق ہے تو اس میں امام بخاری رحمہ اللہ خود اس روایت کو صحیح مانتے ہیں اس لیے انکا نام جارحین میں شامل کرنا زبیر علی زئی کی زبردستی ہے اگر کوئی اس پر ہی بضد ہے کہ امام صاحب نے جرح کی ہے تو اصل کتاب سے جرح کے الفاظ نقل کرے ان شاء اللہ ساری حقیقت سامنے آجائے گی

امام ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ کی جرح:

زبیر علی زئی غیر مقلد ”نور العینین ص ۱۳۳“ میں لکھتا ہے:

”ابن القطان الفاسی سے زیلعی حنفی نے نقل کیا کہ انھوں نے اس زیادت

(نصب الراية ۱/۳۹۵)

(دوبارہ نہ کرنے) کو خطا قرار دیا

جواب: امام ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ اس حدیث کو صحیح فرماتے ہیں جیسا کہ نصب الراية ۳۹۵/۳ پر ہے اور بیان الوہم والایہام ۳/۳۶۷ میں لکھتے ہیں

”أقرب الى الصحة“ (پچھے صحیح میں انکا نام شامل ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں) ان کو صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ سے اطمینان نہیں اور زبیر علی زئی کا مسئلہ سند پر ہے جبکہ ہمارا موقوف ”ثم لا يعود“ کے بغیر بھی ثابت ہے علاوہ ازیں ثقہ کی زیادت مقبول ہے اور امام وکیع زبردست ثقہ ہیں (ان کے ترجمہ میں ملاحظہ فرمالیا جائے) اور جب زیادت ثقہ کر رہا ہے تو قبول کر لینی چاہیے امام بخاری رحمہ اللہ بخاری ۱/۲۰۱ میں فرماتے ہیں ”و زیادة مقبولة اذا رواه اهل الثبت“ ابن حزم لکھتے ہیں ”أخذ الزيادة واجب“ نیز لکھا ”أخذ الزیادات فرض لا یجوز تركه“ (المحلی ۷/۸۰)

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”زیادة ثقة فوجب قبولها، ولا ترد لنسيان او تقصير“

(شرح مسلم نووی ۲/۳۷۳)

دیگر حوالے ثقہ زیادت کے قبول ہونے کے ملاحظہ فرمائیں:

(نصب الراية ۳۹/۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۶، الجوهر النقی ۲/۱۵۵، مستدرک حاکم ۱/۳، قسطلانی شرح بخاری ۸/۱، تلخیص الحیر، نزل الابرار ص ۱۷۷، دلیل الطالب ص ۷۲۰)

لہذا یہ جرح بھی مردود ہے

امام عبدالحق الاصبہلی رحمہ اللہ کی جرح کا جائزہ:

مصنف نور العینین صفحہ نمبر ۱۳۳ پر رقم طراز ہیں

”عبدالحق الاصبہلی نے کہا ”لا یصح“ (الاحکام الواسطی ۱/۳۶۷)

جواب: امام عبدالحق الاصبہلی رحمہ اللہ کی جرح کے الفاظ بھی مبہم ہیں اور مبہم جرح عند المحققین قبول نہیں بلکہ مردود ہوتی ہے امام ابن القطان الفاسی رحمہ اللہ نے عبدالحق الاصبہلی رحمہ اللہ کی کتاب ”الاحکام الواسطی“ کے رد میں ”بیان الوہم والایہام فی کتاب الاحکام“ تحریر فرمائی علاوہ ازیں امام ابن القطان رحمہ اللہ اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں جیسا کہ سابقہ سطور میں ہم نے بیان کیا، لہذا ان کی جرح مردود ہے

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی جرح:

زبیر علی زئی نے نور العینین ص ۱۲۳ پہلے ایڈیشن میں صرف یحییٰ بن معین کا نام ذکر کیا اور انکی جرح نقل نہیں کی صرف تعداد دلائل بڑھانے کی خاطر ان کا نام جارحین میں شمار کیا جبکہ یحییٰ بن معین کی کسی کتاب میں انکی کوئی جرح موجود نہیں، اب نور العینین کے نئے ایڈیشن میں ان کا نام خارج کر دیا گیا

امام ابن ملقن رحمہ اللہ کی جرح کا جواب:

زبیر علی زئی نور العینین ص ۱۳۳ میں لکھتے ہیں:

”ابن ملقن نے اسے ضعیف کہا“ (البدرا لمیر ۳/۳۹۲)

جواب: یہ جرح بھی مبہم، غیر مفسر و باطل ہے اسلیے قبول نہیں یہ حدیث سند و متن کے ساتھ صحیح ہے جیسا کہ ہم پچھلے صفحات میں تفصیلاً بیان کر چکے ہیں

امام حاکم کی جرح: نور العینین ص ۱۳۳ پر (۱۵) نمبر کے تحت امام حاکم کا نام بھی جارحین میں ذکر کیا ہے

جواب: حافظ ابن قیم نے دیگر محدثین و امام حاکم کے تمام اعتراضات نقل کر کے اسکا تفصیلی جواب دیا ہے (دیکھئے تہذیب السنن مع مختصر السنن ۱/۳۷۸)

امام نووی رحمہ اللہ کی جرح:

زیر علی زئی نور العینین ص ۱۳۳ میں لکھتے ہیں ”النووی نے کہا ”اتفقوا علی تضعیفہ“ یعنی امام ترمذی کے علاوہ سب متقدمین کا اس حدیث کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے

جواب: سابقہ صفحات میں ہم نے محدثین کی ایک بڑی تعداد سے اس حدیث کو صحیح ثابت کیا ہے اور اگر کسی محدث کا کوئی اعتراض ہے بھی تو صرف ”ثم لا يعود“ پر ہے اور ہمارا موقف اس کے بغیر بھی ثابت ہے لہذا یہ جرح بھی مردود ہے

امام دارمی رحمہ اللہ کی جرح:

زیر علی زئی نے نور العینین ص ۱۳۳ میں امام دارمی کا نام بھی جارحین میں نقل کیا ہے اور کوئی جرح نقل نہیں کی (بحوالہ تہذیب السنن ۲/۴۴۹) بلکہ لکھا کہ یہ حوالہ مجھے باسند نہیں ملا

جواب: زیر علی زئی جو اپنے حلقہ احباب میں ذہبی زماں مانے جاتے ہیں کم از کم ابن قیم اور امام دارمی کے درمیان سند تو دیکھ لیتے دوسروں سے اسناد کا تقاضا اور اپنی بار بلا سند ہی جرح نقل کر دی حالانکہ یہ جرح (تلخیص الحییر ۱/۲۲۱) میں یزید بن ابی زیاد والی روایت سے متعلق ہے اس لئے یہ جرح مردود ہے

امام بیہقی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب:

زیر علی زئی نور العینین ص ۱۳۳ میں امام بیہقی رحمہ اللہ کا نام بھی جارحین میں شامل کیا ہے اور لکھا کہ یہ حوالہ مجھے باسند نہیں ملا

جواب: امام بیہقی رحمہ اللہ کی جرح بھی بلا سند ہے کیونکہ حافظ ابن قیم اور نووی دونوں کی امام

بیہقی تک سند موجود نہیں ہے لہذا یہ جرح بھی باطل و مردود ہے اور پھر خود ہی ان دونوں کے تحت لکھتے ہیں کہ یہ حوالہ مجھے باسند نہیں ملا، جب اس کی سند ہی نہیں تو ان کو جارحین میں بھرتی کرنے کا مقصد لہذا مہربانی کر کے یحییٰ بن معین کا نام جس طرح نئے ایڈیشن میں نکالا ہے یہ دو نام بھی اسی طرح اگلے ایڈیشن میں نکال دیں

امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کی جرح کا جواب:

زیر علی زئی نے محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کا نام بھی جارحین میں شامل کیا ہے دیکھئے نور العینین ص ۱۳۴

جواب: امام محمد بن نصر المروزی رحمہ اللہ کا اعتراض بھی صرف ”ثم لا يعود“ کے الفاظ پر ہے اور اس کا جواب امام ابن القطان القاسی رحمہ اللہ نے ”بیان الوهم والایہام“ میں دیا ہے اس حدیث کی تصحیح بھی فرمائی ہے لہذا امام المروزی رحمہ اللہ کا نام جارحین میں شامل کرنا درست نہیں

امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کی جرح:

نور العینین ص ۱۳۴ میں ابن قدامہ المقدسی کے حوالے سے تحریر کیا کہ انھوں نے اس کو ضعیف کہا ہے (المغنی ۱/۲۹۵)

جواب نمبر ۱: امام ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ کی جرح بھی غیر مفسر و مبہم ہونے کی وجہ سے باطل و مردود ہے

جواب نمبر ۲: نصب الریاء ۱/۳۹۵ بحوالہ العلل دار قطنی فرماتے ہیں ”انہ حدیث صحیح الا هذا اللفظ و کذا لک قال احمد بن حنبل“ بے شک یہ حدیث صحیح ہے سوائے ”ثم لم يعد“ کے اور یہ بات امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے جب امام احمد

بن جنبل رحمہ اللہ بھی اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں اور صرف ”ثم لم يعد“ کی وجہ سے اعتراض ہے تو ہم بارہا یہ بیان کر چکے ہیں کہ ہماری بیان کردہ روایت تو ”ثم لم يعد“ کے بغیر ہے لہذا یہ جرح مردود ہے جمہور محدثین اس حدیث کو صحیح مانتے ہیں جیسا کہ تصحیح کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے

امام ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی جرح:

علامہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ کی جانب جرح کی نسبت درست نہیں اگر انھوں نے جرح کی ہے تو ان کی کتاب کا حوالہ پیش فرمائیں اپنے ہی غیر مقلد عالم کی کتاب یہ حوالہ نقل کرنا ہمارے لیے حجت نہیں یا ناقل سے ابن عبدالبر تک سند اور متن پیش فرمائیں اور جرح بھی مفسر ہو حالانکہ ابن عبدالبر رحمہ اللہ اپنی کتاب ”التمہید لما فی الموطا من المعانی والا سانید ۲۱۲/۹“ میں رفع یدین کی بحث میں فرماتے ہیں کہ

”واختلف العلماء فی رفع الیدین فی الصلوۃ فروی ابن القاسم وغیرہ عن مالک أنه کان یری رفع الیدین فی الصلوۃ ضعیفاً لا فی تکبیرۃ الاحرام وحدها وتعلق بهذا الروایة عن مالک اکثر المالکین“

اور اختلاف کیا ہے علماء نے رفع یدین کے متعلق پس روایت کی ابن القاسم نے اور ابن القاسم کے غیر نے بھی امام مالک سے بے شک امام مالک نماز میں رفع یدین کرنے کو ضعیف سمجھتے تھے سوائے نماز کے شروع وقت کے رفع یدین اور اکثر مالکیوں نے امام مالک سے یہی بات کی ہے

اسی طرح ابن رشد رحمہ اللہ نے (بدایۃ المجتہد ۱۵۰/۱) اور ابن القاسم نے (المدة ۶۸/۱) میں یہی بات لکھی ہے لہذا امام مالک رحمہ اللہ اور اکثر مالکیوں کے نزدیک یہ حدیث ثابت ہے اور اس پر عمل ہے لہذا یہ حدیث صحیح ہے

ذہیر علی زئی نے نور العینین کے ایڈیشن دوئم میں ابن عبدالبر رحمہ اللہ کا نام جارحین سے خارج کر دیا ہے

امام قرطبی رحمہ اللہ کی جرح:

نور العینین ص ۱۳۲ جدید ایڈیشن میں ایک نئے حوالے کی بھرتی کی گئی ہے (۲۱) نمبر کے تحت لکھتے ہیں ”قرطبی نے بھی حدیث ابن مسعود حدیث براء کو غیر صحیح کہا (المفہم ۱۹/۲)

جواب: امام قرطبی رحمہ اللہ نے ابوداؤد کا حوالہ لکھ کر لا یمح لکھا تو اس سے یہ حدیث ضعیف کیسے ہو گئی یہ ہی اگر آپ کا اصول ہے اور یہی علم اصول حدیث ہے تو یہ آپ کو مبارک، کیونکہ اصول حدیث کی کسی کتاب میں ”لا یمح“ کا معنی ضعیف نہیں لکھا جب جمہور محدثین اس روایت کو حسن یا صحیح فرما رہے ہیں تو ان کے مقابلے میں یہ مبہم بات کہاں قبول ہو سکتی ہے

﴿امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور الزام تدلیس﴾

ذہیر علی زئی غیر مقلد نے اپنی کتاب ”نور العینین ص ۱۳۲“ میں لکھا ہے کہ ”اس روایت کا دارومدار جناب سفیان ثوری رحمہ اللہ پر ہے جیسا کہ اسکی تخریج سے ظاہر ہے جناب سفیان ثوری ثقہ، حافظ، عابد ہونے کے ساتھ ساتھ مدلس بھی تھے

جواب: اسکا جواب پچھلے صفحات میں تفصیلاً امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور تدلیس کے تحت دیا جا چکا ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں

اعتراض: سفیان ثوری کی حدیث میں رکوع سے پہلے اور بعد کے رفع یدین کا ذکر نہیں یہ روایت مجمل ہے اور اسکو عام تصور کیا جائے تو تارکین رفع الیدین کا خود اس پر عمل نہیں (نور العینین ص ۱۳۹)

جواب: یہ اعتراض اس بات کی دلیل ہے کہ ذہیر علی زئی بھی اس روایت کو صحیح ماننے پر مجبور

ہیں لیکن اس روایت کو مجمل قرار دینا اُن کی کم فہمی ہے رہا یہ شبہ کہ ہم وتر اور عیدین میں رفع یدین کر کے اس روایت پر عمل نہیں کرتے تو جناب سے گزارش ہے کہ وتر اور عیدین میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام سے انکار ترک ثابت نہیں جبکہ باقی نمازوں میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے رفع یدین تکبیر تحریمہ کے علاوہ کا ترک ثابت ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں تفصیلاً بیان کر دیا گیا ہے ورنہ اگر زبیر علی زئی اور ان کے ہمواؤں میں علمی طاقت ہے تو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ثبوت پیش کریں کہ وہ وتر اور عیدین کی نماز میں تکبیر کے ساتھ رفع یدین نہیں کرتے تھے لہذا جہاں حضور ﷺ اور صحابہ کرام رفع یدین کرتے ہیں ہم بھی کرتے ہیں اور جہاں وہ نہیں کرتے ہم بھی نہیں کرتے لہذا اس اعتراض کی بھی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی

ثانیاً: یہاں بحث عام نمازوں کی ہو رہی ہے نہ کہ وُتروں اور عیدین کی زبیر علی زئی اصل مسئلہ سے توجہ ہٹانا چاہتے ہیں ورنہ زبیر علی زئی میں یہ علمی طاقت بھی نہیں ہے کہ آپ غیر مقلدین کا وتر میں بعد از رکوع ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھنے کا ثبوت پیش کر سکیں آپ کا یہ عمل تو حقیقت میں رافضیوں کا شعار ہے

﴿عدم ذکر سے نفی ذکر لازم نہیں آتا﴾

ہماری بیان کردہ روایت اور دیگر روایات میں صرف عدم ذکر ہی نہیں بلکہ وضاحت بھی موجود ہے کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع یدین کیا اور پھر پوری نماز میں رفع یدین نہ کیا جیسا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بعض روایات میں ہے اور حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی روایات میں بھی اسی طرح ہے صرف اپنے مخالف کی حدیث پاک کو نہ ماننے کا بہانہ ہے ورنہ یہ حدیث صحیح اور واضح ہونے کے ساتھ ساتھ امت مسلمہ کا کثرت عمل بھی اسکو تسلیم کرنے کی طرف راغب کرتا ہے مگر کیا کیا

جائے کہ بعض لوگ خادم حدیث بن کر در پردہ انکار حدیث کی مہم چلانے کا کام بخوبی سر انجام دے رہے ہیں اللہ کریم ہدایت نصیب فرمائے

﴿نفی واثبات کا اعتراض اور اثبات کا مقدم ہونا﴾

زبیر علی زئی لکھتے ہیں ”سفیان کی حدیث میں نفی ہے اور صحیحین وغیرہما کی متواتر احادیث میں اثبات ہے یہ بات عام طلباء کو بھی معلوم ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہوتا ہے“ (نور العینین ص ۱۴۰)

جواب: اگر زبیر صاحب اور ان کے ساتھی اسی اصول پر قائم ہیں تو ذرا سجدوں میں اثبات رفع الیدین کی احادیث جو سنن نسائی، ابوداؤد، مصنف ابن ابی شیبہ، جز رفع الیدین للبخاری میں سند صحیح کے ساتھ موجود ہیں نفی کے مقابلے میں اثبات پر عمل کر کے دکھائیں اور اثبات نفی پر اُس وقت مقدم ہوتا ہے جب نفی کرنے والے کا علم اس چیز کو محیط نہ ہو جس کی نفی کی جارہی ہے اگر راوی کا علم اس چیز کو محیط ہے جیسا کہ اس جگہ ہے تو اثبات نفی کا حکم برابر ہوگا اور اس میں شک نہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی صحبت میں ہمیشہ رہے اور شاذ و نادر ہی آپ ﷺ سے جدا ہوئے حتیٰ کہ لوگ انھیں اہل بیت سے گمان کرتے تھے معلوم ہوا کہ انھیں حضور ﷺ کی نماز کے بارے میں مکمل علم تھا لہذا یہ اصول نہیں چلے گا

﴿تکبیر تحریمہ اور بار بار رفع یدین﴾

زبیر علی زئی لکھتے ہیں کہ ”بعض علماء نے کہا کہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ صرف ایک دفعہ رفع یدین کیا بار بار نہیں ملاحظہ فرمائیں مشکوٰۃ المصابیح ص ۷۷ (نور العینین ص ۱۴۱)

جواب: گزارش ہے کہ جب روایت میں یہ بات نقل نہیں کہ بار بار رفع یدین کیا اور نہ ہی صحابہ، تابعین، تبع تابعین نے یہ بات فرمائی یہ صرف قیاس ہی قیاس ہے ورنہ ان علماء کا نام باحوالہ بتایا جائے نہ کوئی ایسا کرتا ہے بلکہ پوری نماز میں صرف ایک دفعہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا ہے اس بات کی صراحت حدیث میں موجود ہے لہذا حدیث کے مقابلہ میں بے دلیل اندھی تقلید کا جواز زیر علی زکی صاحب کے پاس کہاں سے آیا؟

﴿حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور رفع یدین کا فرض ہونا﴾

صاحب نور العینین حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتے ہوئے آخری بات کے ضمن میں لکھتے ہیں:

”حافظ ابن حزم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں الحکلی میں لکھتے ہیں [اگر یہ حدیث نہ ہوتی تو ہر جھکنے، بلند ہونے، تکبیر اور تمہید کے وقت رفع یدین فرض ہوتا] اتھی (الحکلی ۴/۸۸)“ (نور العینین ۱۳۲)

جواب:

حافظ ابن حزم کی بات سے جو نتیجہ زیر صاحب نے اخذ کیا ہے اس طرح تو انھوں نے اس حدیث کو تسلیم کر لیا اگر اس حدیث کی کوئی حیثیت نہ ہوتی تو یقیناً رفع یدین فرض ہوتا اور بالاتفاق غیر مقلدین کے یہاں بھی فرض نہیں اگر فرض سمجھا جائے تو ابن حزم کے مطابق ہر جھکنے، بلند ہونے، تکبیر اور تمہید کے وقت بھی فرض ہونا چاہیے جبکہ تمام غیر مقلدین کے نزدیک یہ فرض کیا سنت و مستحب بھی نہیں لہذا یہ حدیث صحیح ہے اور آپ ایک بھی صحیح، مرفوع، متصل، غیر معارض و غیر منسوخ روایت پیش نہیں کر سکتے جس میں حضور ﷺ کا آخری نماز تک یا ساری زندگی رفع یدین رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے

وقت اور دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے وقت کا بیان ہو

﴿صحابی رسول عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر غیر مقلدین کے اعتراضات کا جائزہ﴾

غیر مقلدین حضرات بشمول عبد اللہ روپڑی، محمد جونا گڑھی، ابو حامد محمد عثمان و دیگر کہ اس حدیث میں حضرت عبد اللہ بن مسعود کو غلطی لگی ہے اور وہ بھول گئے جیسے ان سے کچھ غلطیاں ثابت ہیں مثلاً:

- (۱)۔ معوذتین اور فاتحہ کو قرآن تسلیم نہ کرتے تھے حالانکہ ان کا قرآن ہونے پر اجماع ہے
- (۲)۔ تطبیق کرتے یعنی ہاتھوں کو رکوع میں گھٹنوں کے درمیان رکھتے تھے حالانکہ یہ منسوخ ہے
- (۳)۔ سورة واللیل اذا يغشی میں وما خلق الذکر والانیٰ کے بجائے والذکر والانیٰ پڑھتے تھے
- (۴)۔ دو مقتدی ہوں تو ان کا مذہب تھا کہ ان کے درمیان میں کھڑے ہو جاتے حالانکہ یہ جمہور کے خلاف ہے

(۵)۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز بے وقت پڑھی ہو مگر دو نمازیں (۱) مزدلفہ میں حج کے موقع پر مغرب اور عشاء جمع کیں (۲) صبح کی نماز فجر کے وقت مغتاد سے پہلے پڑھی حالانکہ عرفات میں بھی حضور ﷺ نے جمع بین الصلوٰتین کیا ہے مگر عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا علم نہیں لہذا یہاں اس روایت (ترک رفع یدین) میں بھی انھیں ایسی ہی غلطی لگی ہے اور یہاں بھی وہ بھول گئے جس طرح قرآن و حدیث کی کئی باتوں کو بھول گئے

جواب: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر جرح کرنا رافضیوں کا شیوہ ہے کیونکہ رافضی یہ کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کرام کے فیصلوں کے پابند نہیں یہ اُن کی بدعات ہیں (معاذ اللہ) غیر

مقلدین بھی یہی کچھ کر رہے ہیں مثلاً: بیس رکعات تراویح، طلاق ثلاثہ، جمعہ کی دوسری اذان وغیرہ کو یہ تسلیم نہیں کرتے اور انکو بدعات میں شمار کرتے ہیں اور غیر مقلدین کا تو یہ مشہور مسئلہ ہے کہ صحابہ کرام کے اقوال وافعال ہمارے لیے حجت نہیں جبکہ محدثین کرام کی کثیر تعداد یہ فرماتی ہے کہ کسی صحابی رسول ﷺ پر جرح جائز نہیں

اب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات نمبر وار درج کیے جاتے ہیں

(۱)۔ معوذتین اور فاتحہ کو قرآن تسلیم نہ کرنا:

یہ صحابی رسول ﷺ پر کذب و افتراء ہے زبردست بہتان ہے

اول: علامہ ابن حزم ظاہری (الحکلی ج ۱ ص ۱۳) میں لکھتے ہیں

”وکل ماروی عن ابن مسعود من ان المعوذتین وام القرآن لم تکن فی مصحفہ فکذب موضوع لا یصح وانما صحت عنہ قراءة عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود وفيها ام القرآن والمعوذتان“۔۔۔ الخ

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں فاتحہ کے نہ ہونے کی ہر روایت جھوٹی اور صحیح نہیں ہے حالانکہ قراءة عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود صحیح ثابت ہو چکی ہے اور اس میں فاتحہ اور معوذتین موجود ہے

دوم: امام نووی رحمہ اللہ ”المجموع شرح مہذب ۳/۳۹۶“ میں لکھتے ہیں:

”وما نقل عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ فی الفاتحة والمعوذتین باطل لیس بصحیح“

اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے فاتحہ اور معوذتین (اذا قرآن میں سے نہ ہونا) جو نقل کیا گیا ہے تو وہ

باطل اور صحیح نہیں ہے

اسی طرح امام نووی رحمہ اللہ ”شرح مسلم نووی ۶/۹۶“ میں تحریر فرماتے ہیں:

”وفیه دلیل واضح علی کونہما من القرآن ورد علی من نسب الی ابن مسعود خلاف“

اور اس میں واضح دلیل ہے معوذتین کے قرآن میں سے ہونے پر اور رد ہے اس شخص پر جس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اس کے خلاف منسوب کیا ہے

شرح مسلم ۱۰۹/۱ میں تحریر فرماتے ہیں

”واما ابن مسعود فرویت عنہ روایات کثیرة منها مالیس بقاءت عند اهل النقل“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے جو روایتیں کی گئی ہیں ان میں سے بہت سی ایسی روایتیں ہیں جو محدثین کرام کے ہاں غیر ثابت ہیں

سوم: علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

”الا غلب علی الظن أن نقل هذا المذهب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ نقل کاذب باطل“

غالب ظن یہی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس مذہب کی نقل جھوٹ ہے باطل ہے

(مفاتیح الغیب ۱/۱۷۸، الاتقان فی علوم القرآن ۱/۲۳)

چہارم: علامہ بحر العلوم ”فوائد الرحوت شرح مسلم الثبوت ۳/۱۶“ میں رقم طراز ہیں

”ان نسبة الانکار الی ابن مسعود رضی اللہ عنہ باطل“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف معوذتین کے انکار کی نسبت باطل ہے

پنجم: علامہ تاج الدین سبکی رحمہ اللہ طبقات الشافعیۃ الکبریٰ ج ۳ ص ۲۵۸ میں لکھتے ہیں:

”وقد القاضي ابو بكر في كتابه الانتصار للقرآن وهو الكتاب العظيم الذي لا ينبغي لعالم ان يخلو عن تحصيله بابا كبيرا بين فيه خطأ الناقل لهذه المقالة عن عبد الله بن مسعود وان الدليل القاطع قائم على كذبه على عبد الله وبراءة عبد الله منها۔۔۔ الخ

ترجمہ: قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الانتصار للقرآن میں باب باندھا ہے اس میں انہوں نے معوذتین کے انکار کے ابن مسعود رحمہ اللہ کی طرف منسوب قول کی خطا بیان کی ہے اور اس قول کے جھوٹے ہونے پر دلیل قطعی قائم کی ہے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ اس جھوٹے قول سے بری ہیں

(دیکھئے: الانتصار للقرآن للباقلانی ۱/۳۰۱، ۳۰۲)

ششم: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ”تفسیر ابن کثیر ج ۸/۵۳۱“ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے انکار معوذتین من القرآن کی روایات ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں شاید کہ ابن مسعود رحمہ اللہ نے رجوع کر لیا ہے

﴿ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ اور معوذتین کا قرآن ہونا ﴾

اول: امام طبرانی رحمہ اللہ معجم الکبیر ۲۰/۲۱۵ رقم ۱۶۷۹، معجم الاوسط ۳/۱۱۶ رقم ۲۶۵۸ میں لکھتے ہیں:

[عن ابي مسعود عن النبي ﷺ قال لقد انزل علي آيات لم ينزل علي مثلهن : المعوذتين]

یعنی نبی ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق معوذتین کی مثل کوئی آیات نازل نہیں ہوئیں

علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ درمنثور ج ۱۵/۷۸۵ میں اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں ”بإسناد حسن“ اس کی سند حسن ہے

دوم: حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ”تفسیر ابن کثیر ۸/۵۳۰“ میں لکھتے ہیں

”قال احمد حدثنا وكيع حدثنا سفيان عن عاصم عن زر قال سألت ابن مسعود عن المعوذتين فقال سألت النبي ﷺ عنهما فقال قيل لي، فقلت لكم، فقولوا قال ابي فقال لنا النبي ﷺ فنحن نقول“

ترجمہ: زر بن حبیش رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن مسعود رحمہ اللہ سے معوذتین کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن مسعود رحمہ اللہ نے جواباً فرمایا کہ میں نے بھی نبی ﷺ سے انکے بارے میں پوچھا تھا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے (بذریعہ جبریل علیہ السلام) کہا گیا ہے کہ تم معوذتین کو پڑھا کرو تو میں تمہیں بھی حکم کرتا ہوں کہ تم بھی پڑھا کرو حضرت ابی بن کعب رحمہ اللہ نے یہ سن کر فرمایا کہ ہمیں جناب نبی ﷺ نے پڑھنے کا حکم دیا ہے اور ہم بھی پڑھا کرتے ہیں

(مسند احمد ۵/۱۲۹)

لہذا جب عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ سے یہ بات ثابت ہے تو نفی کی روایات موضوع اور باطل ٹھہرتی ہیں تو ان سے استدلال کرنا کیسا اس طرح آپ کا یہ اصول کہ اثبات نفی پر مقدم ہے ساقط ہو جاتا ہے

(۲) وما خلق الذکرو الانثیٰ اور والذکرو الانثیٰ کا تجزیہ:

یہ اعتراض کم علمی کی بنا پر مبنی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمہ اللہ وما خلق الذکرو الانثیٰ کی بجائے والذکرو الانثیٰ پڑھا کرتے تھے یہ اختلاف قرآءہ ہے نہ کہ غلطی کیونکہ یہی قرآءہ حضرات صحابہ کرام میں سے حضرت ابوالدرداء رحمہ اللہ کی بھی تھی دیکھئے [صحیح بخاری ۱/۵۲۹، ۱/۵۳۰، ۲/۵۳۱، ۷/۷۳۷، مسند احمد بن حنبل ۶/۲۳۹، ۶/۲۵۱]

بخاری شریف کتاب التفسیر میں ابوالدرداء رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قال وانا سمعتها من في النبي ﷺ وهؤلاء يابون علينا“

اور میں نے بھی حضور ﷺ کے منہ مبارک سے اس سورۃ کو (والذکر والانثیٰ) اسی طرح سنا ہے لیکن شام والے نہیں مانتے

(صحیح بخاری ۶/۱۰ رقم ۳۹۴۳ باب والنهار اذا تجلی)

ایک اور مقام پر بخاری شریف میں ہے:

”قال كيف سمعته يقرأ والليل اذا يغشى قال علقمة والذكر والانثیٰ قال اشهد انی سمعت النبی یقرأ هكذا و هو لا یزیدونی علی ان اقرا وما خلق الذکر والانثیٰ واللہ لا اتابعہم“

فرمایا: (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) واللیل اذا يغشى کس طرح پڑھتے تھے علقمہ نے کہا والذکر والانثیٰ فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں میں نے حضور ﷺ سے اسی طرح پڑھتے سنا ہے مگر یہ شام والے چاہتے ہیں کہ یوں پڑھو وما خلق الذکر والانثیٰ میں تو خدا کی قسم

(صحیح بخاری ۶/۱۰ رقم ۳۹۴۳)

اس طرح نہیں پڑھوں گا

علاوہ ازیں یہ قرأت حضرت علی و عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم کی بھی ہے دیکھئے:

(الجوہر النقی ۲/۸۲)

حالانکہ نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

”من سره ان یقرأ القرآن کما انزل فلیقرأہ علی ابن ام عبد“

جس شخص کو پسند ہو وہ قرآن کو ویسے ہی پڑھے جیسے کہ نازل کیا گیا تو اس کو چاہیے ابن مسعود کی قرأت پر پڑھے

(المسند رک للحاکم ۲/۲۳۶ رقم ۲۸۹۳ سنن ابن ماجہ ص ۳۱)

(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور تطبیق:

تطبیق کی منسوخت کا اعتراض لکھ کر ترک رفع یدین کی حدیث کو نہ ماننا درست نہیں جیسا کہ

نور العینین ص ۱۴۲ پر لکھا

جواب:

مصنف ابن ابی شیبہ ۱/۲۴۵ طبع ہند میں روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تطبیق اور گفتگوں پر ہاتھ رکھنے کو برابر سمجھتے تھے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (فتح الباری ۲/۲۲۷) میں فرماتے ہیں (اسنادہ حسن)

دوم: ترک رفع الیدین کو تطبیق پر قیاس کرنا مع الفارق ہے اس لیے کہ تطبیق رکوع میں کی جاتی ہے جو خفیہ ہوتی ہے

اور مقتدی کو با آسانی نظر نہیں آسکتی اور رفع الیدین مقتدی کو با آسانی نظر آسکتا ہے دوسری بات یہ کہ ترک رفع الیدین کے راوی صرف عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی نہیں بلکہ جمہور صحابہ کرام ہیں لہذا یہ اعتراض لا حاصل ہے

(۴) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دو مقتدیوں کے درمیان کھڑا ہونا:

یہ اعتراض بھی درست نہیں اس لیے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا طریقہ بھی عام صحابہ کرام کی طرح تھا چنانچہ حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

”دخلت انا و عمتی علقمة علی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بالہاجرة. قال فقام الظهر لیصلی فقمنا خلفہ فاخذ بیدی و یدعمی ثم جعل احدنا عن یمینہ. والآخر عن یسارہ ثم قام. بیننا فصففنا خلفہ صفًا واحدا ثم قال هكذا کان رسول اللہ ﷺ یفعل اذا کانوا ثلثة“

میں اور میرے چچا علقمہ دو پہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر داخل ہوئے جب ظہر کا وقت ہوا تو آپ نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے پیچھے

کھڑے ہو گئے پس آپ نے میرے اور میرے چچا کے ہاتھ کو پکڑا ایک کو دائیں جانب دوسرے کو بائیں جانب کر دیا اور آپ درمیان میں کھڑے ہو گئے پس ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی ایک ہی صف پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا ہی کرتے تھے جبکہ تین آدمی ہوتے

(مسند احمد ۱/۳۵۹ رقم ۳۳۸۶ اسنادہ حسن)

جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس فعل کی نسبت حضور ﷺ کی طرف کی تو اب اعتراض کس بات پر ہے؟

(۵) عرفات میں جمع بین الصلوٰتین اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

یہ اعتراض بھی کم علمی ہے کیونکہ امام نسائی (سنن نسائی ۲/۳۶ کتاب الحج بین الظہر والصر) میں روایت کرتے ہیں

”اخبرنا اسماعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة عن سليمان عن عمارة عن عمير عن عبد الرحمن بن يزيد عن عبد الله قال كان رسول الله ﷺ يصلي الصلوة لوقتها الا بجمع و عرفات“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ عرفات اور مزدلفہ کے علاوہ ہمیشہ نماز وقت پر ادا کرتے تھے

اس روایت میں نماز عرفات کی تصریح ہے اور اصول کی بات ہے کہ ثقہ کی زیادت معتبر ہے لہذا یہ اعتراض بھی لغو ہے

﴿ مناقب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ﴾

(۱) ”حدثنا سفیان بن وکیع نا ابی عن سفیان الثوری عن ابی اسحاق عن

الحارث عن علی قال قال رسول الله ﷺ لو كنت مؤمرا احدا من خيرة مشورة لا موت ابن ام عبد“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو بغیر مشورہ کے امیر بناتا تو حضرت عبداللہ بن مسعود کو بناتا

(جامع ترمذی ابواب المناقب ۲/۴۴ مترجم، المسحورک للحاکم ۳/۳۵۹ رقم ۵۲۸۹)

(۲) حدثنا هنادنا ابو معاوية عن الاعمش عن شفيق بن سلمة عن مسروق عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ خذوا القرآن من اربعة من ابن مسعود وابی بن كعب و معاذ بن جبل و سالم مولى الى حذيفة هذا حديث حسن صحيح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار آدمیوں حضرت عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے قرآن حاصل کرو، یہ حدیث حسن صحیح ہے

(صحیح مسلم کتاب ۷/۸۷ رقم ۶۳۸۸ فضائل الصحابة، جامع ترمذی ابواب المناقب ۲/۴۴ مترجم)

(۳) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں اور میرا بھائی یمن سے آئے ایک مدت تک ہم یہی سمجھتے رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت سے ہیں

(صحیح مسلم ۷/۱۳۷ رقم ۶۳۸۲، جامع ترمذی ۲/۴۴)

(۴) مستدرک حاکم ۳/۳۵۹ رقم ۵۳۸۷ میں بسند صحیح مروی ہے:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو چیز ابن مسعود رضی اللہ عنہ تمہارے لیے پسند کریں اُسے میں بھی پسند کرتا ہوں اور راضی ہوں

﴿کیا رفع یدین کرنا ضروری ہے؟﴾

غیر مقلدین نے مسئلہ رفع الیدین کو ضروریات دین میں شامل کیا ہوا ہے کہ اسکے

بغیر نماز نہیں

ہوتی جیسا کہ ”نور العینین“ میں ص ۱۸۱ پانچواں باب ”رفع یدین کرنا ضروری ہے“ لہذا

ملاحظہ فرمائیے محدثین کی نظر میں یہ مسئلہ کیسا ہے کیا اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی؟

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

آپ کتاب (الام ۱/۸۹ تا ۹۱) میں فرماتے ہیں ”جس شخص نے رفع یدین ان

تمام مقامات میں چھوڑ دیا ہو جہاں اُسے کہا گیا عمد یا سہواً فرضی نماز ہو یا نافلہ تو اس کی نماز

درست ہے نہ اعادہ کی ضرورت ہے نہ سجدہ سہو کی البتہ میں ترک رفع یدین کو ناپسند کرتا

ہوں مخلصاً

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا فتویٰ:

بدائع الفوائد ۳/۹۰ طبع مصر لابن القیم میں ہے:

”ابو داؤد قلت لا حمد افتتح الصلوۃ ولم یرفع یدیه الیحد قال لا

حجة ان النبی ﷺ لم یعلمہ لا اعرابی“

امام ابو داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا ایک آدمی نماز

شروع کرتا ہے اور رفع یدین نہیں کرتا تو کیا وہ نماز کا اعادہ کرے تو آپ نے فرمایا نہ کرے

اسکی دلیل یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اعرابی کو رفع یدین کی تعلیم نہیں دی

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا فتویٰ:

مصنف عبد الرزاق ۲/۱۷۱ رقم ۲۵۳۶ میں ہے

”عبد الرزاق عن ابن جریج قال قلت لعطاء رأیت ان نسیت أن

اکبر بیدی فی بعض ذالک أعود للصلوة قال لا“

ابن جریج فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے پوچھا کہ اگر میں

بعض مقامات پر رفع یدین کرنا بھول جاؤں تو اعادہ نماز کروں آپ نے فرمایا کہ نہیں

علامہ کرمانی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

علامہ کرمانی (شرح بخاری ۵/۱۰۷) میں فرماتے ہیں

”اجمعت الامة على استحباب رفع الیدین عند تکبیرة الاحرام و

اختلفوا فیما سواها“

امت کا مسلمہ رفع الیدین تکبیر تحریمہ کے مستحب ہونے پر اجماع ہے اس کے علاوہ رفع

الیدین کے استحباب میں اختلاف ہے

علامہ نووی رحمہ اللہ کا فتویٰ:

علامہ نووی رحمہ اللہ شارح مسلم اپنی شرح مسلم نووی ۱/۱۶۸ میں رفع یدین کو

مستحب قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں ”واجبوا علی انه لا یجب شئی من الرفع“

اور اس بات پر (محدثین) کا اجماع ہے کہ رفع یدین کسی مقام پر واجب نہیں

معلوم ہوا کہ اس کو ضروری، واجب کہنا درست نہیں جیسا کہ نور العینین میں زبیر

علی زئی غیر مقلد نے باب قائم کیا ہے: [رفع الیدین کرنا ضروری ہے] دیکھئے (نور

العینین باب ۵) دیگر غیر مقلدین بھی یہی کہتے ہیں ضروری کا معنی فرض و واجب ہے تو نماز

نہ ہوئی جبکہ عموماً غیر مقلدین کے علماء و مناظرین اس کو سنت کہتے ہیں

اسی مکتبہ فکر کے شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین دہلوی کا سنت کے رہ جانے پر فتویٰ ملاحظہ

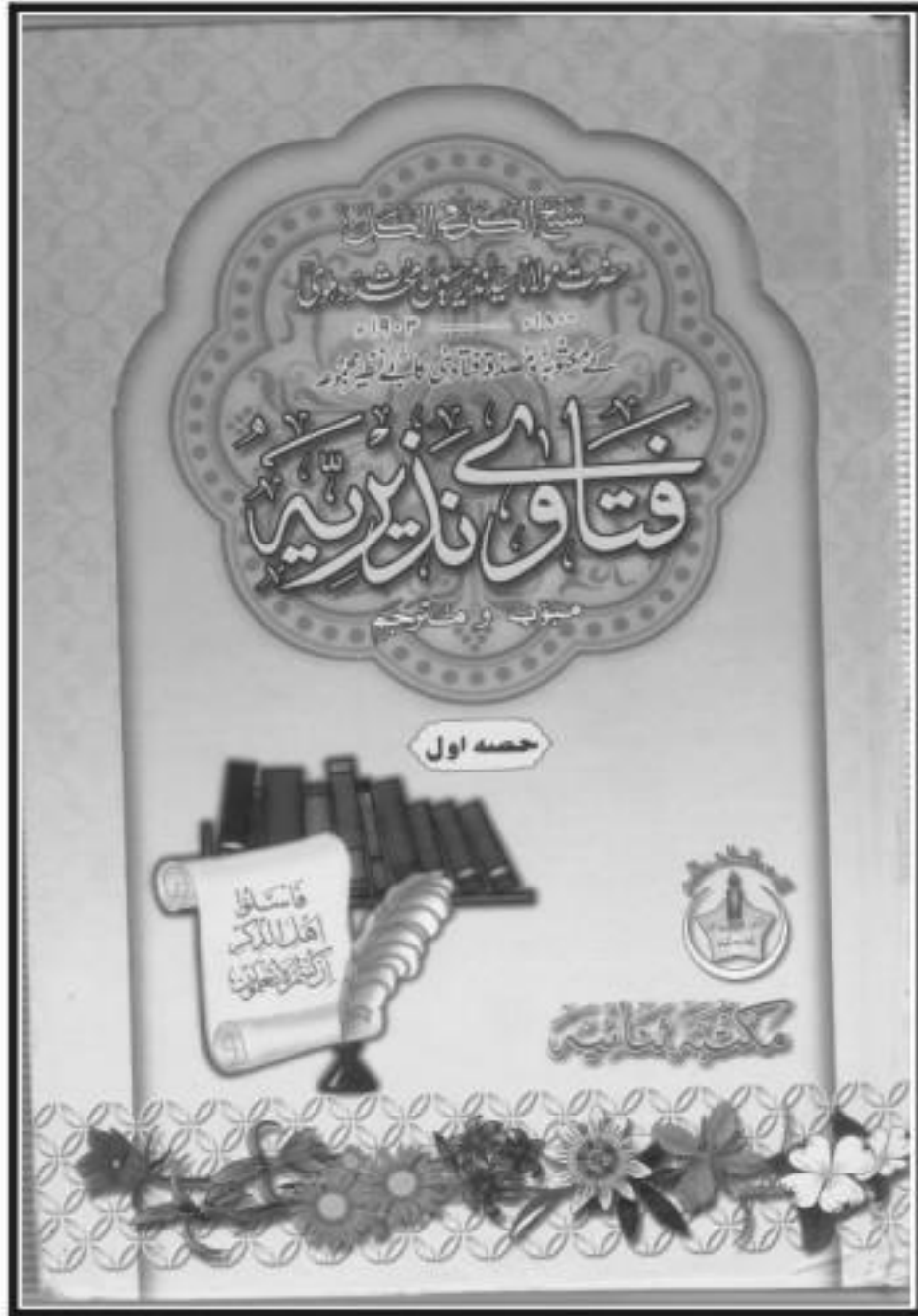
فرمائیں:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ نماز جمعہ بغیر خطبہ کے ہو جاتی ہے یا نہیں اور خطبہ داخل نماز جمعہ ہے یا نہیں، بینوا دو توجرو

الجواب: نماز جمعہ بغیر خطبہ کے ہو جاتی ہے اور خطبہ داخل نماز جمعہ نہیں ہے اس لیے کہ خطبہ سنت مؤکدہ اور شعار اسلام سے ہے نہ واجب نہ شرط مگر بغیر خطبہ کے نماز جمعہ نہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے اور نہ صحابہ اور تابعین وغیرہ سے منقول بلکہ خطبہ پر مواظبت و مداومت حضرت ﷺ و صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ اجمعین وغیرہ کے پائی جاتی ہے چنانچہ تفصیل ذیل سے واضح ہوگا پس ترک کرنا اسکا ہرگز نہ چاہیے اگرچہ اسکے ترک سے جمعہ میں کچھ خلل شرعی نہیں واقع ہوتا

(فتاویٰ نذیریہ ۶۱۶/۱)

فتاویٰ نذیریہ کا عکس



جب ایک سنت مؤکدہ پر حضور ﷺ صحابہ و تابعین کی موافقت بھی ثابت اور اس کے ترک سے آپ کے نزدیک نماز جمعہ میں کچھ خلل شرعی نہیں تو پھر نماز کا رفع یدین تو مستحب ہے اور اگر سنت مؤکدہ بھی مان لیا جائے تو شیخ اکل کے فتویٰ کے مطابق نماز میں خلل شرعی نہیں ہونا چاہیے بات واضح ہے مگر ضد اور تعصب کا علاج ہمارے پاس نہیں



﴿حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر عمل کرنے والے صحابہ کرام﴾

- (۱) خود عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
- (۲) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ
- (۳) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- (۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
- (۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ
- (۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ
- (۷) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ
- (۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
- (۹) حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ
- (۱۰) عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
- (۱۱) حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ
- (۱۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
- (۱۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ
- (۱۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ
- (۱۵) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

اور بہت سے صحابہ کرام علیہ الرضوان جن کی روایات نقل نہ ہو سکیں اس کے ثبوت کیلئے درج ذیل کتب کی طرف رجوع فرمائیں:

جامع ترمذی، مصنف ابن ابی شیبہ، شرح معانی الآثار للطحاوی، موطا امام محمد، مسند حمیدی

، مسند احمد، کتاب الحجۃ علی اہل المدینہ، سنن دارقطنی، سنن الکبریٰ بیہقی، صحیح ابی عوانہ وغیرہ
امام ترمذی رحمہ اللہ کا فرمان:

امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ لکھ کر فرماتے ہیں:

”وہ یقول غیر واحد من اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین وهو
سفیان و اہل الکوفۃ“ اور اسی ترک رفع یدین کے قائل تو بے شمار اہل علم صحابہ کرام اور
تابعین ہیں، سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بھی یہی مسلک ہے

(جامع ترمذی ۱/۲۵۱ تحت حدیث ۲۵۸)

اسی طرح امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، حنفی و مالکی حضرات، امام محمد بن
حسن رحمہ اللہ، امام ابی یوسف رحمہ اللہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اصحاب
امام وکیع رحمہ اللہ، ابراہیم نخعی رحمہ اللہ، علقمہ رحمہ اللہ، اسود رحمہ اللہ، عبد الرحمن بن ابی
لیلیٰ رحمہ اللہ، تابعی کبیر امام شعبی رحمہ اللہ جنہوں نے پانچ سو صحابہ کرام کی زیارت کی حضرت
خثیمہ رحمہ اللہ، حضرت ابواسحاق سمعی رحمہ اللہ، حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ، حضرت بدر الدین
عینی رحمہ اللہ، حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی
اجمیری رحمہ اللہ، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ، حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور
بہت سے محدثین و مفسرین و فقہاء کرام جنہوں نے اس حدیث پر عمل کر کے ثابت کیا کہ یہ
صحیح ہے ملاحظہ فرمائیے درج ذیل کتب:-

موطا امام محمد، جز رفع یدین للبخاری، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند ابی حنیفہ بطریق حارثی، سنن
ترمذی، کشف المعجب، اشعۃ اللمعات، عمدۃ القاری شرح بخاری، مرقات وغیرہ



﴿فردن اولی کے لئے فقہاء کا اختلافی رفق یدین کا ترک کرنا﴾

امام طحاوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”حدثنی ابن ابی داؤد قال ثنا احمد بن یونس قال ثنا ابو بکر بن عیاش قال
مارأیت فقیہا قط یفعلہ یرفع یدیه فی غیر التکبیرۃ الاولی“
حضرت ابو بکر عیاش فرماتے ہیں میں نے کسی فقیہ کو کبھی بھی تکبیر اولی کے علاوہ رفع یدین
کرتے نہیں دیکھا

(شرح معانی الآثار مترجم ۱/۴۶۸، شرح معانی الآثار عربی ۱/۲۲۸ برقم ۱۲۶۳)

﴿سند کی تحقیق﴾

(۱) ابراہیم بن ابی داؤد:

امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[امام الحافظ المتقن] (سیر اعلام النبلاء ۱۲/۱۱۳ برقم ۲۳۷)

(۲) احمد بن عبداللہ بن یونس

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ثقة حافظ] (تقریب التہذیب ۱/۸۱ برقم ۶۳)

(۳) ابو بکر بن عیاش

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

[ثقة حابد] (تقریب التہذیب ۲/۲۲۳ برقم ۷۸۵)

اس تحقیق سے یہ معلوم ہوا کہ یہ بات سند صحیح سے ثابت ہے کہ اس دور میں فقہاء یہ اختلافی
رفع یدین نہیں کرتے تھے

حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید میں

حدیث جابرؓ اور اختلافی رفع یدین کا منسوخ ہونا

”حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَ نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَالِي أَرَأَيْكُمْ رَافِعِي أَيْدِيَكُمْ كَمَا كُنْتُمْ أَذْ نَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ أُسْكِنُوا فِي الصَّلَاةِ“ ترجمہ: حضرت جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ کیا وجہ ہے کہ میں تم کو بد کے ہوئے گھوڑوں کی ڈموں کی طرح نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھتا ہوں: نماز سکون سے پڑھا کرو (صحیح مسلم عربی ۱/۱۸۱ طبع قدیمی کتب خانہ کراچی) یہ روایت تقریباً ۱۶ کتب میں ۱۳۲ اسناد کے ساتھ موجود ہے

اس حدیث کے تحت شروع دن سے محققین و محدثین رحمہم اللہ نے اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے یہی وجہ ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر شوافع و حنابلہ اور بعد میں آنے والے غیر مقلدین (اہلحدیث) جو کہ رفع یدین کے قائل ہیں نے اس حدیث کے کئی جواب دیے ہیں اور اس حدیث کو ناخن ماننے سے انکار کیا ہے جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ شروع ہی سے اکابرین اسلام نے اس حدیث کے تحت تسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے جن محدثین نے اس حدیث سے رفع یدین کا منسوخ ہونا قبول کیا ہے درج ذیل ہیں:

(۱) امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ:

امام اجل وکیل احتاف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی الحنفی رحمہ اللہ

نے اختلافی رفع یدین کے متعلق دعویٰ تسخ فرمایا پھر اس کی تکمیل کے بعد آخر میں لکھا: ”وہو قول ابی حنیفہ و ابی یوسف و محمد رحمہم اللہ تعالیٰ“

(شرح معانی الآثار ۱/۳۶۸ مترجم حامد ایڈ کیشن لاہور)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہ امر صراحت کے ساتھ ثابت ہے کہ نماز میں اختلافی رفع یدین نہیں چنانچہ امام محمد رحمہ اللہ امام اعظم رحمہ اللہ کے حوالے سے لکھتے ہیں (اللفظ الاول) ”لا یرفع یدہ فی شیء من ذالک الا فی التکبیرۃ التی یفتح بها الصلوۃ“ (کتاب الاصل ۱/۱۳، کتاب النعمہ ۱/۹۳، موطا امام محمد صفحہ ۹۰)

ترجمہ: یعنی پوری نماز میں (سوائے مستحبات کے) نمازی کو تکبیر تحریمہ کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین کی اجازت نہیں: امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وقال ابو حنیفہ واصحابہ و جماعة من اهل الكوفة لا يستحب فی غیر تکبیرۃ الاحرام وهو اشهر الروایات عن مالک“

(شرح مسلم باب استحباب رفع الیدین عند المنکبین مع تکبیرۃ الاحرام صفحہ ۱۶۸)

ترجمہ: اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب اور اہل کوفہ کی جماعت نے یہ فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ کوئی بھی رفع یدین مستحب نہیں ہے اور یہی مشہور روایت امام مالک رحمہ اللہ سے ہے:

امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”قال محمد السنة ان یکبر الرجل فی صلوٰتہ کلما خفض و کلما رفع و اذا انحط للسجود کبر و اذا انحط للسجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلوٰۃ فانه یرفع الیدین حذوا الاذنین فی ابتداء الصلوٰۃ مرة“

واحدة ثم لا يرفع في شيء من الصلوة بعد ذلك وهذا كله قول أبي حنيفة رحمه الله وفي ذلك آثار كثيرة“ (موطأ امام محمد صفحہ ۹۰ مترجم)

ترجمہ: امام محمد رحمہ اللہ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب کوئی اپنی نماز میں جھکے اور جب بلند ہو تکبیر کہے اور جب سجدہ کے لیے جھکے تکبیر کہے لیکن رفع یدین نماز میں ایک بار ہے وہ یوں کے نماز شروع کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کے برابر اٹھائے یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے اس (ایک مرتبہ رفع یدین کرنے کے) مسئلہ میں بہت سے آثار ہیں

اگر کوئی یہ کہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کا مناظرہ اس معاملہ میں مشہور ہے اور وہاں وجہ ترجیح فقہ رواۃ کو بنانا مذکور ہے اور آپ (حنفی) اسکو منسوخ کہتے ہیں تو گزارش یہ ہے کہ مناظرہ میں ماحول کے مطابق گفتگو کی جاتی ہے ہو سکتا ہے اس وقت بحث اسی انداز میں ہو رہی ہو اور اپنے موقف کو اسی طرح ثابت کرنا ٹھہرا ہو جبکہ یہ قطعاً ممکن نہیں کہ امام اعظم رحمہ اللہ کو احادیث رفع یدین کے وجود کا انکار ہو کیونکہ انکار حدیث تو کسی عام مسلمان سے متصور نہیں چہ جائیکہ اسے امام المسلمین سے منسوب کیا جائے لہذا یہ ماننا پڑے گا کہ مسئلہ ہذا کی احادیث ترک رائج اور احادیث فعل مرجوع ہیں جبکہ نسخ کے علاوہ کوئی وجہ نہیں اور وجہ ترجیح نسخ ہی قرار پایا:

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا بنیادی سلسلہ تلمذ تین واسطوں سے حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علوم و معارف کے وارث اور امین ہیں جب کہ غیر مقلدین کے نزدیک حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نسخ رفع یدین کے قائل تھے اور ان سے (اختلافی) رفع یدین نماز میں ثابت نہیں بلکہ ترک ثابت ہے

غیر مقلدین (اہل حدیث) کے پیشوا شاہ اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے:

”اما قول ابن مسعود وترك فتركنا فلمستعار منه هو ان النبي ﷺ ترك وفهمنا النسخ فالنسخ هو فهم ابن مسعود“

(تواریخین صفحہ ۲۸، ۲۹)

ترجمہ: یعنی رہا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ آپ ﷺ نے رفع یدین چھوڑ دی تو ہم نے بھی چھوڑ دی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رفع یدین چھوڑی جس سے ہم نے یہ سمجھا کہ وہ منسوخ ہو گئی پس اسے منسوخ سمجھنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی فہم کا نتیجہ ہے: علامہ علی قاری رحمہ اللہ مرقات شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں:

”وليس في غير التحريم رفع يديه عند أبي حنيفة لخبر مسلم عن جابر بن سمرة. قال عرج علينا“

(حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۷۵)

ترجمہ: یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک (اختلافی) رفع یدین کی جو کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ احادیث نہیں جسکی ایک دلیل حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ صحیح مسلم میں ہے اسی طرح غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے لکھا:

”ولا يعد أن يكون ابن مسعود رضي الله تعالى عنه ظن أن السنة المتفق عليها آخراً هو تركه“ (الروضة النديه ۹۴/ طبع کراچی)

ترجمہ: یعنی یہ بھی ممکن کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ سمجھا ہو کہ یہ رفع یدین آخر میں متروک ہو گئی تھی

اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کے ساتھ مناظرہ کے حوالہ سے امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا یہ موقف لکھا:

”فكانه ظن انه تفطن ابن مسعود للنسخ“

گویا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو قائل تخی گردانتے ہوئے فقہ رواد کی توجیہ کو اپنایا تھا
(ملاحظہ فرمائیے: الروضة الندية/ ۹۵ طبع کراچی)

(۲) امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ:

حدیث جابر سے استدلال کے بعد امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! ”ولأن السنة رفع يديه عند الافساح“

(البتا ۳/ ۳۶ طبع بیروت)

(۳) امام اجل وکیل احناف محدث جلیل امام ابو جعفر احمد بن محمد الطحاوی رحمۃ اللہ علیہ:
امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے دعویٰ تخی فرمایا اور اس پر دلائل کے انبار لگا دیئے
دیکھئے: (شرح معانی الآثار للطحاوی مترجم ۱/ ۳۶۲ طبع لاہور)

(۴) امام سرحسی رحمۃ اللہ علیہ:

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ ”المسوط“ میں فرماتے ہیں:

”وحيث رأى بعض الصحابة رضوان الله عليهم يرفعون ايديهم في بعض احوال الصلوة كره ذلك فقال مالي اراكم رافعي ايديكم كأنها اذنان خيل شمس اسكنوا“

ترجمہ: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض صحابہ کرام کو بعض احوال نماز میں رفع یدین کرتے دیکھا تو اس کے کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا مالی اراکم رافعی ایديکم... الخ

(المسوط لعلي الدين السرخسي ۱/ ۱۴ باب كيفية الدخول في الصلوة، طبع دار المعرفه بیروت)

(۵) فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ فرماتے ہیں:

”وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال مالي اراكم

رافعی ايديكم كأنها اذنان خيل شمس اسكنوا في الصلوة رواه مسلم“
(تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق ج ۱/ ۱۲۰)

(۶) امام کمال الدین محمد بن الواحد المعروف بابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ شرح فتح القدير میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر تخی کا دعویٰ فرماتے ہیں دیکھئے:
(شرح فتح القدير ۱/ ۳۱۹-۳۲۰ طبع بیروت)

(۷) شیخ الاسلام برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ المرغینانی صاحب الھدایہ اولین صفحہ نمبر ۹۲، ۹۳ میں ترک رفع یدین کے دلائل لکھ کر تخی کا دعویٰ کرتے ہیں

(۸) امام ابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ:

امام ابن نجیم المصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”فلا يرفع يديه عند الركوع ولا عند الرفع منه ولا تكبيرات الجنائز بحديث أبي داؤد عن البراء بن عازب (الي) و بحديث جابر بن سمرة قال خرج علينا... الخ“

ترجمہ: یعنی رکوع میں اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تکبیرات جنازہ میں رفع یدین نہیں ہے ابو داؤد کی حدیث براء بن عازب اور حدیث جابر بن سمرة کی وجہ سے

(المحرر النقي ج اول صفحہ ۳۲۲ طبع کوئٹہ)

(۹) قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ:

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں:

”وقد ذكر ابن القصار هذا الحديث حجة في النهي عن رفع الا

یدی علی روایۃ المنع من ذالک جملة“

ترجمہ: اور بے شک ابن القصار المالکی نے اس حدیث کو نماز میں رفع یدین کے منع کرنے پر

حجت کے طور پر پیش کیا ہے (الاکمال المعلم بآراء مسلم ۲/۳۳۳)

(۱۰) حضرت علامہ علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

”رواہ مسلم و یفید النسخ“ (شرح فتاویٰ ج ۱ ص ۷۸)

ترجمہ: حدیث مسلم (رفع یدین) کے نسخ کا فائدہ دیتی ہے

اور اسی طرح ”مرقات شرح مشکوٰۃ“ ملا علی قاری میں ہے

(۱۱) امام زیلعی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

حافظ امام جمال الدین ابی محمد عبد اللہ بن یوسف الزیلعی الحنفی التونی

۷۶۴ھ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”احادیث اصحابنا: منها حدیث تمیم بن طرفة عن جابر بن

سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال، مالي اراكم رافعي ايديكم

كانها اذنان عجل شمس اسكنوا في الصلوة“

(نصب الراية لأحاديث الهداية ۱/۳۹۳)

(۱۲) ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ:

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث سے بطور نسخ استدلال فرمایا ہے

(دیکھئے: بدائع الصنائع ۱/۲۰۷)

(۱۳) علامہ سید طحطاوی الحنفی رحمۃ اللہ علیہ:

”فلا يرفع يديه عند الركوع و عند الرفع منه لحديث مسلم مالي

اراكم رافعي ايديكم... الخ (دیکھئے: حاشیہ الطحاوی علی مراقی الفلاح)

(۱۴) امام حسن بن عمارہ الشریبلی رحمۃ اللہ علیہ:

”ويكره الرفع في غير هذا المواطن فلا يرفع يديه عند الركوع

ولا عند الرفع منه ولا في تكبيرات الجناز غير الاولى لحديث مسلم مالي

اراكم رافعي ايديكم كانها اذنان عجل شمس... الخ

(مراقی الفلاح صفحہ نمبر ۴۰ مطبوعہ کراچی)

(۱۵) علامہ مولانا محمد ہاشم سندھی (التونی ۱۱۷۴ھ) رحمۃ اللہ علیہ:

رفع یدین کے منسوخ ہونے کے بارے میں صریح احادیث اور حضرت جابر بن سمرہ

، حضرت عبد اللہ بن عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی احادیث درج فرمائی ہیں

(کشف الرین فی مسئلہ رفع الیدین مترجم صفحہ ۶۸ مع مقدمہ محمد عباس رضوی طبع گوجرانوالہ)

(۱۶) فتاویٰ عالمگیری:

میں لکھا ہے: ”ويكره ان يفتش ذراعيه وان يرفع يديه عند الركوع

و عند رفع الرا من الركوع“

(فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۵، ۱۰۶ میں ”الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة وما لا يكره“)

(۱۷) علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ:

فرماتے ہیں:

”(نعمه) بقى من المكروهات اشياء اخر ذكرها المنية ونور الايضاح

وغيرهما (الى ان قال) و رفع يديه عند الركوع والرفع منه“

(فتاویٰ شامی ۱/۲۸۴ مطبوعہ مصر)

اس عبارت میں علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے رکوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کے رفع یدین کو مکروہات میں شمار کیا ہے جو کہ ممانعت کی دلیل ہے اور ممانعت حدیث جابر میں ہے

(۱۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر کے تحت رفع یدین منسوخ مانا ہے ملاحظہ فرمائیے: (شرح سفر السعادت ص ۷۲)

(۱۹) علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتی ہیں:

علامہ بدرالدین العینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”واستدلال أصحابنا بحديث جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال مالي أراكم رافعين أيديكم كأنها أذنان غيل شمس اسكنوا في الصلوة أخرجه مسلم“ (النباية في شرح الهداية ۲/۲۹۴ طبع بيروت)

اسی طرح علامہ عینی نے ”عمدة القاری شرح بخاری جلد ۵ صفحہ ۳۰۵“ میں لکھا ہے

(۲۰) مولانا الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ:

امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر کے تحت اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے (فتاویٰ رضویہ ج ۶/۱۵۵)

(۲۱) محدث دکن علامہ ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ:

محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ نے ”زجاجة المصانح“ میں حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کی حدیث لکھی اور دیگر دلائل دیئے اور اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا

(زجاجة المصانح مترجم ج ۱ صفحہ ۶۲۵ ۷۷۵ طبع فرید بک شال لاہور)

(۲۲) علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بھی رفع یدین عند الركوع اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت کو بھی منسوخ مانا ہے (کوثر التبی رحمۃ اللہ علیہ)

(۲۳) امام ابی محمد علی بن زکریا المنجی رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۸۶):

آپ لکھتے ہیں ”لا ترفع الا يدي عند الركوع ولا بعد الرفع منه مسلم عن جابر بن سمرة رضى الله عنه قال خرج علينا رسول الله ﷺ فقال مالي أراكم رافعي أيديكم كأنها أذنان غيل شمس اسكنوا في الصلاة،،

(اللباب في الجمع بين السنة والكتاب : ۱/۲۳۱ مطبوعه دمشق)

(۲۴) ابوالفرج عبدالرحمن ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ:

حدیث جابر لکھ کر آپ اس کے بعد لکھتے ہیں

”وقد احتج بعض أصحاب أبي حنيفة بهذا الحديث في منعهم رفع اليدين في الركوع وعند الرفع منه،،

(كشف المشكل من حديث الصحيحين : ۱/۲۹۵ مطبوعه الرياض)

(۲۵) علامہ مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لکھتے ہیں ”واما استدلال بعض الحنفية بحديث جابر بن سمرة من عند مسلم مالي أراكم الخ،،

(شرح ابن ماجه للمغلطائي : ۱/۲۷۴ مطبوعه سعودی عرب)

(۲۶) محمود بن احمد بن الصدر الشہید التجاری برہان الدین مازہ رحمۃ اللہ علیہ:

آپ لکھتے ہیں ”ويكروه أن يرفع يديه عند الركوع، وعند رفع الرأس

من الركوع لحديث جابر بن سمرة..... الخ،

(المحيط البرهاني ۲/ ۵۵ مطبوعه دار احیاء التراث العربی)

(۲۷) شهاب الدین احمد بن ادریس مالکی رحمہ اللہ:

آپ دیگر دلائل لکھ کر رفع یدین کی منسوخیت کی دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں ”وجه الثاني أن

الرفع منسوخ بما يروى عن جابر بن سمرة قال كنا..... اسكنوا في الصلاة“

(اللمعة ۲/ ۲۳۰ طبع بيروت)

(۲۸) علامہ الحاجہ نجاح الحکیمی:

آپ دیگر دلائل لکھ کر حدیث جابر کو منسوخ کی دلیل بناتے ہوئے لکھتے ہیں ”ولا ترفع اليدين

عند الركوع ولا في الرفع منه ولا في التكبيرات الجنازة غير الأولى منها لحديث جابر بن

سمرة رضي الله عنه قال خرج علينا..... اسكنوا في الصلاة،

(فقه العبادات على المذاهب الحنفية: ۸۷/ ۱)

(۲۹) ماہر یاسین النحل:

ماہر یاسین صاحب لکھتے ہیں:

”لا ترفع اليدين عند الركوع ولا في الرفع منه، وإنما ترفعان عند تكبيرة الاحرام فقط. وهو

قول ابي بكر في الرواية، وعمر في رواية، وعلي، وابن مسعود، وابن عمر في رواية، وابن

عباس في رواية، والثوري، والشامي، والنخعي، وابن ابي ليلى، والحسن بن صالح بن حمي،

والاسود، وعلقمة، وخيثمة، وقيس بن ابي حازم، وابي اسحاق السبيعي، واليه ذهب ابو حنيفة

واصحابه، وهو رواية عن مالك وهو مذهب اهل الكوفة واستدلوا بحديث جابر بن سمرة قال

خرج علينا..... اسكنوا في الصلاة،

(أثر اختلاف المعون والأسانيد في اختلاف الفقهاء: ۱/ ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹)

(۳۰) علامہ ظفر الدین بہاری رحمہ اللہ:

حضرت علامہ نے بھی حدیث جابر کے تحت اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے

(صحیح البہاری)

(۳۱) علامہ فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری رحمہ اللہ:

علامہ فیض احمد اویسی نے بھی حدیث جابر سے رفع یدین کے منسوخ ہونے کا استدلال کیا ہے

(رسالہ رفع یدین ص ۹ طبع بہاولپور)

(۳۲) علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی:

آپ نے بھی حدیث جابر کے تحت رفع یدین کو منسوخ مانا ہے (شرح صحیح مسلم ج ۱ ص ۶۳۵)

(۳۳) علامہ مفتی غلام رسول رحمہ اللہ (علی پور سیداں):

علامہ غلام رسول صاحب بھی حدیث جابر سے فتح کا استدلال کرتے ہیں:

(نور الفرقان علی رفع الیدین ص ۶۲، ۶۳)

(۳۴) محقق اسلام علامہ مولانا محمد علی نقشبندی رحمہ اللہ:

حضرت محقق اسلام حدیث جابر بن سمرة رحمہ اللہ لکھ کر فرماتے ہیں:

”یہ حدیث پاک بھی اسی طرف اشارہ کر رہی ہے کہ ان صحابہ کرام نے

حضور ﷺ کے پہلے عمل کو تو دیکھا تھا اور اسکے مطابق نماز ادا کر رہے تھے لیکن انھیں چونکہ آپ

کے آخری عمل کی خبر نہ پہنچی تھی اس لیے جب آپ ﷺ نے انھیں منسوخ شدہ کام کرتے دیکھا

تو اسے گھوڑوں کے دم ہلانے سے مشابہ قرار دیا اور سکون کا حکم دیا لہذا اس ارشاد گرامی سے رفع

یدین والی روایات منسوخ ہونا خود حضور ﷺ کے ارشاد سے ثابت ہو گیا

(شرح موطا امام محمد ص ۱۳۵ کتاب الصلوٰۃ طبع لاہور)

(۳۵) حضرت علامہ محمد حسن محدث السنبلی رحمۃ اللہ علیہ:

محدث سنبلی نے حدیث جابر لکھ کر اس سے نسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے اور مزید دلائل ترک رفع یدین کے دیئے ہیں:

(تسین النظام ص ۵۵ طبع مکتبہ رحمانیہ لاہور)

(۳۶) حضرت علامہ محدث قاسم بن قطلوبغا رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت علامہ محدث قاسم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حدیث جابر سے نسخ رفع یدین کا استدلال کیا ہے: (بحوالہ مناظرے ہی مناظرے از علامہ محمد عباس رضوی ص ۳۹۱)

(۳۷) ترحیب بن ربیعان الدوسری:

آپ بھی دیگر دلائل لکھ کر آخر میں لکھتے ہیں ”وقد احتج بعض متأخري الكوفة بحديث مسلم عن جابر بن سمرة قال: قال رسول الله ﷺ: مالي اراكم.....أسكنوا في الصلاة،،

ترجمہ۔ اور تحقیق بعض متأخرین کوفہ نے حدیث مسلم جابر بن سمرہ سے احتجاج کیا ہے:

(ردخبر الواحد بمسئمی ۶۳۱)

(۳۸) ابو معاذ طارق بن عوض اللہ بن محمد:

ابو معاذ صاحب لکھتے ہیں ”أطلق فيها النهي عن رفع اليدين، ولم يقيد فيها بحالة السلام، فاحتج بها بعض الكوفيين لمذهبهم في المنع من رفع اليدين عند الركوع ورفع منه وهذا الرواية.....عن جابر بن سمرة قال خرج علينا.....أسكنوا في الصلاة،،

یعنی رفع یدین کے حوالے سے نہی مطلق ہے، اس کو بحالت سلام مقید نہیں کیا جاسکتا، پس بعض اہل کوفہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ رکوع جاتے اور آتے ہوئے رفع یدین منع کرتے ہیں اس روایت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے تحت قال خرج علينا..... الخ.

(الارشادات في تلوية الاحاديث بالشواهد والمتابعات ۱/۱۸ مطبوعه الرياض)

(۳۹) فقیہ اعظم ہند مولانا محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ:

آپ نے بھی حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے استدلال کرتے ہوئے اختلافی رفع یدین کو منسوخ مانا ہے اور اس روایت پر اعتراضات کے جوابات دیے ہیں دیکھئے:

(نزہۃ القاری شرح بخاری ۲۸۹۲ طبع فرید بکسٹال لاہور)

قائلین اختلافی رفع یدین اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ:

بعض غیر مقلدین حضرات یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ آپ کے ذہن کی اختراع ہے پہلے محدثین نے اس حدیث سے نسخ رفع یدین کا استدلال نہیں فرمایا جو آپ کرتے ہو۔ جواباً عرض ہے کہ زمانہ قدیم سے قائلین رفع یدین محدثین اپنی اپنی کتب میں حدیث جابر بن سمرہ کے جوابات دیتے آ رہے ہیں اور بلا دلیل یہ ان کی تردیدیں جو ہیں وہ آخر کس کا جواب دے رہے ہیں اگر آپ کے بقول اس حدیث سے نسخ رفع یدین کا استدلال کرنے والا کوئی نہیں تھا تو اس حدیث کی جوابی تحریریں کس بنیاد پر ہیں اور نسخ رفع یدین کا رد کرنا ہی اس بات کا ثبوت ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی اس حدیث سے نسخ رفع یدین کے استدلال کرنے والے ائمہ اور علماء و محدثین موجود تھے جبکہ اسکا رد کرنے والوں میں خود غیر مقلدین کے اعتراف کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۹۴ھ سرفہرست ہیں:

(ملاحظہ فرمائیے: جز رفع یدین للبخاری صفحہ ۶ طبع مکتبہ اسلامیہ)

اسی طرح امام ابو داؤد "قابل رفع یدین" المتوفی ۲۵۵ھ نے اسے سنن ابو داؤد میں اور امام نسائی "قابل رفع یدین" المتوفی ۳۰۳ھ نے سنن نسائی باب السلام میں اس حدیث کو رکھ کر اسکے عند الركوع کی ممانعت کی بابت ہونے سے انکار کیا ہے یہ بھی ثبوت ہے کہ ان کے دور میں اسے ممانعت رفع کی دلیل سمجھنے والے علماء محدثین و فقہاء موجود تھے

اسی طرح امام ابن حبان المتوفی ۳۵۴ھ کا اپنی کتب میں اور امام نووی شافعی المتوفی ۶۶۱ھ کا قائلین رفع یدین کا "شرح صحیح مسلم" وغیرہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی المتوفی ۸۵۲ھ کا "تلخیص الحیثمی" میں ابن الملقن کا "البدیع المسیر" اور ابن سید الناس کا "شرح ترمذی" میں حدیث جابر کے رد میں جوابات لکھنا اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ہر دور میں حدیث جابر سے نسخ رفع یدین کا استدلال کرنے والے علماء و محدثین موجود رہے ہیں خاص کر قاضی شوکانی (غیر مقلد) المتوفی ۱۲۵۰ھ نے "نیل الاوطار ۲/۱۸۸" میں واضح الفاظ میں لکھا:

"واحتج من قال لعدم الاستصحاب بحديث جابر بن سمرة الخ"

یہ عبارت بھی اس بات کی ناقابل تردید اور ٹھوس حقیقت ہونے کی طرف نشاندہی کرتی ہے کہ حدیث جابر سے استدلال کرنے والے محدثین ہر دور کے اندر موجود رہے ہیں:

یہ ایک اجتہادی اور فردی مسئلہ ہے اسی وجہ سے اس میں اختلاف پایا جاتا ہے اس لیے ترک رفع یدین کرنے والوں کو برا کہنا درست نہیں اسی طرح ابن جوزی نے بھی اس بات کا اقرار کیا ہے فرماتے ہیں:

"وقد احتج بعض اصحاب ابي حنيفة بهذا الحديث في منهم رفع

اليدين في الركوع وعند الرفع منه"

(المشکل من حدیث الحسن بن علی بن جوزی ۱/۹۲۵ المکتبۃ الشامیہ)

ترجمہ: بعض اصحاب ابی حنیفہ نے اس حدیث کے ساتھ رکوع سے پہلے اور بعد رکوع سر اٹھاتے وقت رفع یدین کی ممانعت کی دلیل پکڑی ہے

نوٹ: یہ کہنا کہ اس حدیث کا تعلق "باب السلام" سے ہے اور اس پر تمام محدثین کا اجماع ہے کئی وجہ سے باطل ہے محدثین نے اپنی اپنی فہم سے اس حدیث پر ابواب باندھے ہیں کئی محدثین نے تو باب السلام میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور کئی نے دیگر ابواب میں اس کو ذکر کیا ہے بخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن الملقن، ابن تیمیہ وغیرہا سے بہت پہلے

(۱) ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف ابن ابی شیبہ ج دوم ص ۲۸۶ طبع کراچی میں اس حدیث کو باب "من کرد رفع الیدین فی الدعاء" کے زیر عنوان رکھا ہے

(۲) اسی طرح ابی عوانہ نے مسند ابی عوانہ ۲/۸۵ طبع مکہ مکرمہ میں "بیان النہی عن الاختصار فی الصلوٰۃ وایجاب الانتصاب والسکون فی الصلوٰۃ الا لصاحب العذر" کے عنوان کے تحت رکھا ہے:

(۳) جبکہ امام بیہقی نے "جماع ابواب الخشوع فی الصلوٰۃ والاقبال علیہا" کے زیر عنوان یہ حدیث لائے ہیں:

(سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۲۸۰ طبع لبنان)

(۴) محمد بن اسحاق النیشاپوری نے "مسند السراج ص ۲۴۳" میں "باب فی السکون فی الصلوٰۃ" کے تحت لکھا ہے:

"کیا محدثین جو حدیث جس باب میں رکھیں وہ اسی معنی کی ہو کر رہ جاتی ہے؟"

اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی دلیل شرعی کیا ہے؟ اور اگر نہیں تو پھر اس حدیث کے بارے میں رفع یدین کے قائلین محدثین کے ابواب کو اپنے معنی دیکر ہم پر ڈالنے کا

مقصود؟

محدثین کی ابواب کے تحت چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

(۱) امام مسلم رحمہ اللہ کی ایک حدیث ”لا تصوم المرأة الا باذن اهلها“ کو جو روزہ کے مسئلہ سے متعلق ہے کو آپ نے ”كتاب الزکوة“ میں رکھا ہے

(صحیح مسلم ۱/۳۳۰ طبع کراچی)

نیز امام نسائی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ”كتاب السهو“ کے تحت لکھا ملاحظہ فرمائیے

(سنن نسائی ۱/۶۷ طبع کراچی) بتائیے اس میں زکوٰۃ اور سہو کا کیا مسئلہ ہے؟

(۲) امام بخاری رحمہ اللہ نے ”صحیح بخاری ۱/۱۳۵“ میں ایک عنوان ان الفاظ سے قائم فرمایا

ہے: ”باب اذا فاتہ العید یصلی رکعتین وكذلك النساء ومن كان فی البيوت

والقوى“ پھر اسکے تحت حدیث ”وعند جاريثان فی ایام منی تدفان و تضربان الخ:

بتائیے اس عنوان کا اس باب سے کیا تعلق؟

اسی طرح جو حدیث باب کے تحت آئے تو کیا صرف وہی معنی درست ہوں گے؟

(۱) امام بخاری رحمہ اللہ بخاری شریف ۱/۵۱۴ مترجم طبع لاہور ”كتاب التہجد میں حدیث عائشہ

لے کر آئے ہیں جو غیر مقلدین تراویح کی دلیل بنا کر پیش کرتے ہیں تو کیا غیر مقلدین

حضرات اس حدیث کو تہجد کی حدیث مانتے ہیں؟

(۲) امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی کتاب شامل صحاح ستہ سنن ابی داؤد کی ”كتاب الصلوٰۃ“ میں

ایک عنوان قائم کیا ہے ”باب من لم یذکر الوقع عند الركوع“ یعنی اس شخص کا باب

جس نے رکوع میں جاتے اور رکوع سے اٹھتے وقت کی رفع یدین کا ذکر نہیں کیا

پھر اسکے تحت سند صحیح کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت لائے کہ

”كان رسول الله ﷺ اذا دخل فی الصلوٰۃ رفع یدیه مدا“

یعنی رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ خوب اٹھا کر (رفع یدین کر کے) آغاز فرماتے:

(سنن ابوداؤد ۱۰/۱۱۰ طبع کراچی)

(۳) امام نسائی رحمہ اللہ نے ”سنن نسائی ۱/۴۶۹ مترجم طبع لاہور“ میں پہلے رفع یدین کرنے کی

احادیث درج کیں پھر باب لگایا ”تسرك ذلك“ یعنی اسکے ترک کا بیان۔ پھر عبداللہ بن

مبارک کی سند سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترک رفع یدین کی حدیث لائے

ہیں کیا غیر مقلدین یہاں محدثین کے فہم کو تسلیم کریں گے؟

قائلین رفع یدین محدثین سے استدلال کا جواب:

حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے متعلق قائلین رفع یدین کے اقوال حجت نہیں اس لیے کہ وہ

اس معاملے میں مدعی ہیں اور مدعی کی گواہی شرعاً درست نہیں علاوہ ازیں بعض احتلاف کے

اقوال پیش کرنا بھی درست نہیں کیونکہ یہ حنفی نہیں جیسے ابوالحسن محمد بن عبداللہادی سندھی وغیرہ

اور جو حنفی ہیں ان کے اقوال ان کے تفردات میں سے ہیں لہذا قبول نہیں کیونکہ خلاف

مذہب تو ہمارے نزدیک امام ابن ہمام جیسے محقق اور مجتہد کی ابحاث بھی معتبر نہیں:

حدیث جابر رضی اللہ عنہ کی تشریح:

یہ حدیث اپنے مفہوم میں نہایت درجہ واضح ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ

علیہم اجمعین کا ایک جم غفیر مسجد میں حالت نماز میں رفع یدین کر رہا تھا جیسا کہ حدیث جابر

کے مختلف طرق سے ثابت ہے تو حضور ﷺ نے تشریف لا کر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا

اور انھیں آئندہ ایسا کرنے سے صاف منع فرمادیا جس کے بعد اتنی بات یقینی ہو گئی کہ اس

حدیث میں مذکور جس رفع یدین سے حضور ﷺ نے روک دیا تھا وہ قطعاً ممنوع ہے اور اس

حدیث کا علم ہو جانے کے بعد اس کے برخلاف اس ممنوع رفع یدین کو جائز سمجھنا کسی مسلمان کیلئے ہرگز روا نہیں کیونکہ یہ ارشاد ربانی ”وما نہا کم عنہ فانتھوا“ کے مطالبہ اور تقاضا کے منافی ہے لیکن چونکہ یہاں اختلاف کی گنجائش تھی لہذا مجتہدین نے اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کیا جو کہ جائز ہے

ہمارے نزدیک اس حدیث میں مذکور رسول اللہ ﷺ کی منع کردہ رفع یدین ہے جس کی وضاحت اسی حدیث میں موجود ہے چنانچہ آپ ﷺ کے الفاظ مبارک ہیں ”کانہا اذنب خیل شمس“ آپ ﷺ نے صحابہ کرام کی اس رفع یدین کو ”خیل شمس“ یعنی منہ زور، سرکش اور شریر گھوڑوں کی دُموں کی حرکت سے تشبیہ دی اور آپ ﷺ نے صرف یہ ہی نہیں فرمایا بلکہ ”خیل“ کے ساتھ ”شمس“ کی قید بھی لگائی یعنی اس رفع یدین کو عام گھوڑوں کی دُموں کی حرکت سے مشابہ قرار نہیں دیا بلکہ ایک خاص مزاج کے حامل مخصوص گھوڑوں کی دُموں سے تشبیہ دے کر منع فرمایا جبکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام میں کسی لفظ کی کمی بیشی سے متعلقہ مسئلہ کی نوعیت بدل جاتی ہے مثلاً کفارہ ظہار میں اللہ تعالیٰ نے ”فحصرو رقبة“ ارشاد فرمایا اور کفارہ قتل میں ”فحصرو رقبة مؤمنة“ ارشاد فرمایا لہذا پہلی صورت میں ”رقبة“ کافر کے آزاد کرنے سے بھی کفارہ ادا ہو جائے گا مگر دوسری صورت میں نہیں کیونکہ اس میں ”رقبة“ کے ساتھ ”مؤمنة“ کی قید ہے:

اسی طرح ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کی ادائیگی کے بارے میں ارشاد فرمایا ”فعدة من ایام اخر“ یعنی چھوٹے ہوئے روزے یکمشت بھی رکھے جاسکتے ہیں اور متفرق بھی لیکن کفارہ قتل اور کفارہ ظہار کی دوسری متبادل صورت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا! ”فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين“ یہاں متتابعین کی قید سے واضح

ہوا کہ وہ روزے متفرق طور پر کا لحدم شمار ہونگے نیز کفارہ ظہار میں ”من قبل ان یعماسا“ کی بھی قید لگائے لہذا روزوں کے دوران تماس کے واقع ہو جانے سے بھی پہلے رکھے گئے روزے گنتی میں نہیں آئیں گے

ان مثالوں سے واضح ہوا کہ ”شمس“ کی قید بھی ایک خاص مقصد کے لئے ہے جس کے ذریعے آپ ﷺ نے صرف اس رفع یدین سے منع فرمایا جو ”خیل شمس“ کی دُموں کی حرکت سے مشابہ ہو ہر قسم کے رفع یدین سے نہیں پس وہ رفع یدین جو شمس گھوڑوں کی حرکت سے مشابہت رکھتی ہو وہ ممنوع قرار پائی

خیل شمس کا معانی:

خیل شمس کی دُموں کی حرکت کیا ہے اسکی نوعیت اور خاصیت کیا ہوتی ہے؟ اسکی مکمل وضاحت کتب لغت اور شروح حدیث میں موجود ہے المنجد مترجم ص نمبر ۵۴۱ مطبوعہ دہلی اظہار میں ہے:

شمس، شمسو سا و شمساء، الفرس، گھوڑے کا سرکش ہونا، گھوڑے کا مچلنا کہ کسی کو سوار نہ ہونے دے، نہ زین کسے دے، نہ ایک جگہ قرار پکڑے اسی طرح شرح مسلم نووی میں حدیث جابر کے تحت لکھا ہے! ”وهی النی لا تسعقر بل تضطرب و تنحرك باذنابها و ارجلها“ یعنی خیل شمس ایسے گھوڑوں کو کہا جاتا ہے جو ایک جگہ جم کر کھڑے رہنے کی بجائے اچھل کود کریں اور ان کی حرکت کا اندازہ یہ ہو کہ وہ اپنی دُموں اور ٹانگوں کو معاً ہلائیں اسی طرح التلخیص ۵۰/۲ میں ہے:

اس تفصیل کی رو سے یہ بات بے غبار ہو گئی کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو اس حدیث میں مذکور جس رفع یدین سے منع فرمایا تھا وہ وہی تھی جس میں ان کے ہاتھوں کے ساتھ ان کے جسم کے دوسرے حصے بھی مل رہے ہوں کیونکہ ”اذنباب خیل

شمس“ کی حرکت کا انداز یہی ہوتا ہے ورنہ یہ تشبیہ عیث قرار پائے گی جبکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اسکے رسول ﷺ کا کلام اس عیب سے قطعاً مبرا ہے اور اس مد میں نماز کی ہر اونچ نیچ والی تمام رفع یدین آتی ہیں مثلاً رکوع میں جاتے وقت یا اس سے سر اٹھاتے وقت اسی طرح دو سجدوں کے مابین پونہ دو رکعتوں سے تیسری رکعت کی طرف کھڑے ہونے کے وقت وغیرہ جن پر اہل تشیع اور غیر مقلدین (اہل حدیث) عمل پیرا ہیں کیونکہ ان میں سے کسی میں ہاتھ پہلے ہلتے ہیں اور سر یا جسم کا دوسرا حصہ اسکے فوراً بعد ہلتا ہے یا سر اور جسم کا کوئی حصہ پہلے ہلتا ہے اسکے معاً بعد ہاتھ مل جاتے ہیں اور یہی اذنا بخیل شمس والی حرکات ہیں لہذا اسکے تحت منع ہے یعنی منسوخ ہے

﴿تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین والی رفع یدین منع نہیں ہیں﴾

یہ تمام ”خیل شمس“ کی دُموں کی حرکت سے مشابہ نہیں ہیں لہذا منع بھی نہیں ہیں اس لئے کہ ان میں صرف ہاتھ ہلتے ہیں جسم کا کوئی حصہ نہیں ہلتا یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے اندر ان رفع یدین کے منسوخ ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں:

جب ہم تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع یدین کرتے ہیں تو جسم بالکل ساکن ہوتا ہے اور اسکے بعد کوئی حرکت نہیں ہوتی جو ”خیل شمس“ کے تحت آئے اسی طرح قنوت وتر کی تکبیر اور رفع یدین میں جسم بالکل ساکن اور صرف ہاتھ ہلتے ہیں عیدین کی نماز میں بھی صرف ہاتھ ہلتے ہیں جسم نہیں دوسری رکعت میں جب ہم چھ زائد تکبیریں کہہ چکے ہیں اور رفع یدین بھی کر لیتے ہیں تو رکوع کی تکبیر تھوڑے وقفے سے کرتے ہیں پھر رکوع میں وقفے کے ساتھ جاتے ہیں تاکہ اذنا بخیل شمس کی حرکت مشابہ نہ ہو اور اس ممانعت کے زمرے میں نہ آئے اس وجہ سے ان میں سے کوئی رفع یدین منع نہیں لہذا غیر مقلدین کا یہ اعتراض بھی رفع ہو گیا کہ اگر رفع یدین منع ہے تو پھر تم وتر اور عیدین میں کیوں کرتے ہو؟ اس تفصیل سے

معلوم ہوا کہ حدیث جابر ہمارے مخالف نہیں اور غیر مقلدین کا یہ اعتراض جہالت یا تلبیس ہے

﴿تکبیر تحریمہ، قنوت وتر اور عیدین میں رفع یدین کا ثبوت﴾

مذکورہ بالا تحریر سے اتنا معلوم ہو گیا کہ ان مقامات پر رفع یدین منع نہیں لیکن منع کے ثابت نہ ہونے سے ان کا وجود تو ثابت نہ ہوا؟ جواباً عرض ہے کہ ان مقامات پر دلائل قاہرہ سے رفع یدین ثابت ہے

تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین:

یہ دونوں فریقین کے درمیان متفق علیہ ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح مروی ہے:

”کان رسول اللہ ﷺ اذا دخل فی الصلوٰۃ رفع یدیه مدا“

یعنی رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ مبارک خوب اٹھاتے تھے (سنن ابوداؤد/۱۱۰ طبع کراچی)

اسی طرح ”مسند احمد ۵/۳۲۳ طبع مکہ مکرمہ و بیروت، مجمع الزوائد ۲/۱۳۰ طبع بیروت، میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے علاوہ ازیں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ”فتح الباری شرح بخاری ۲/۲۷۳ طبع مصر، امام نووی نے ”شرح مسلم ۱/۱۶۸، نیز غیر مقلدین کے امام نواب صدیق حسن خان بھوپالی نے ”السراج الوہاج ۱/۱۸۳، الروضة الندیہ ۱/۸۷، میں ہے ”رفع یدین عندا تحریمہ ایسا امر ہے جو شریعت مطہرہ کے دلائل متواترہ سے ثابت ہے جس کے مشروع ہونے میں دور اول سے لیکر آج تک کے جملہ علماء امت متفق ہیں اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں“ یہ تمام کتابوں کا خلاصہ ہے

﴿قنوت وتر کا رفع یدین اور اس کا ثبوت﴾

(۱) امام ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الامام“ میں تکبیر قنوت وتر میں رفع یدین کے متواتر اخبار سے ثبوت کا دعویٰ فرمایا ہے

یعنی مختصر کرخی میں ہے امام ابوحنیفہ اور امام محمد رحمہم اللہ نے فرمایا عیدین کی نماز میں زائد

تکبیرات کے ساتھ تمہاری رفع یدین ہے

(البتایہ شرح الحدیث ۳/۱۳۵ طبع بیروت)



اختلافی رفع یدین کب منسوخ ہوا؟ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید میں

حضور ﷺ نے نماز کے اندر کئی چیزوں سے منع فرمایا جو کہ بتدریج منع فرمایا رفع یدین کا بھی معاملہ ایسا ہی ہے حضور ﷺ مکہ میں نماز کے اندر رفع یدین فرماتے رہے لیکن جب ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لے آئے تو آخر میں نماز کے اندر والا رفع یدین منع بھی فرمایا جیسا کہ حدیث جابر کے تحت بیان ہوا اور خود بھی اس کو ترک فرمایا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ترک رفع الیدین کی روایت

جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے اثبات رفع الیدین کی مروی روایات موجود ہیں وہاں پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ترک رفع الیدین کی احادیث بھی وافر تعداد میں مروی ہیں اور ساتھ ہی اس بات کا ثبوت بھی موجود ہے کہ آخر میں نبی کریم ﷺ نے رفع الیدین ترک کر دیا تھا اور اس دعویٰ پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ترک رفع الیدین کی روایت حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا اپنا ترک رفع الیدین پر عمل اور دیگر ثبوت کے علاوہ اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۲۱۶ کی روایت بھی ہے

﴿اخبار الفقہاء والمحدثین کی روایت کا تحقیقی جائزہ﴾

[حدثنی عثمان بن محمد قال قال لی عبید اللہ بن یحییٰ حدثنی بن سوادہ بن عباد عن حفص بن میسرۃ عن زید بن اسلم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ ﷺ بمکہ نرفع یدینا فی بدء الصلاة و فی داخل الصلاة عند الركوع فلما هاجر النبی ﷺ الی المدینة ترک رفع الیدین فی داخل الصلاة عند الركوع وثبت رفع الیدین فی بدء الصلاة .]

(اخبار الفقهاء والمحدثين ص ۲۱۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ میں نماز کے شروع اور درمیان میں رکوع کے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے جب نبی کریم ﷺ نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو (ایام اخیرہ) میں درمیان نماز رکوع کے وقت رفع الیدین (کے عمل) کو چھوڑ دیا اور نماز کے شروع میں رفع الیدین (کے عمل) پر ثابت رہے

﴿سند کی تحقیق﴾

اس سند کے راویوں کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

محمد بن حارث الخشنی ۳۶۱ھ	حافظ امام	سیر اعلام النبلاء رقم: ۱۲۰
عثمان بن محمد القمری ۳۲۰ھ	حافظ المسائل	تاریخ العلماء والرواة: ۸۹۳
عبید اللہ بن یحییٰ قرطبی ۲۹۸ھ	الفقیہ الامام (ثقة)	سیر اعلام النبلاء رقم: ۲۶۴
عثمان بن سوادہ ۲۳۵ھ	ثقة مقبولاً	تاریخ العلماء والرواة: ۸۹۰
حنص بن میسرۃ ۱۸۱ھ	ثقة	الکاشف رقم: ۱۱۶
زید بن اسلم ۱۳۶ھ	ثقة	تقریب التہذیب: ۲۱۷
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما	جلیل القدر صحابی	الکاشف: ۲۸۷

اس سند کے تمام راوی ثقة اور مضبوط ہیں

اس صحیح سند والی روایت کو مشکوک بنانے کے لئے زبیر علی زئی غیر مقلد نے چند اعتراضات کئے ہیں لہذا ان اعتراضات کا تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے

﴿اخبار الفقهاء والمحدثین پراعتراضات کا جائزہ﴾

پہلا اعتراض: زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ اس کتاب کی سند مذکور نہیں ہے

(نور الصنیع ص ۲۰۵ جدید ایڈیشن)

جواب: زبیر علی زئی غیر مقلد کا یہ اعتراض ان کی کم علمی کا نتیجہ ہے کیونکہ اس کی سند کے بارے میں مندرجہ ذیل محدثین کرام نے تصریح کی ہے

﴿محدث ابن خیر الاشعری کی تحقیق﴾

ثقة محدث ابن خیر الاشعری محمد بن حارث الخشنی کی کتابوں کی سند کے بارے میں لکھتے ہیں

”سند تو الیف ابی عبداللہ محمد بن حارث الفقیہ حدثنی بہا ابو

محمد بن عتاب عن ابیہ عن ابی بکر محمد بن عبدالرحمن بن احمد

التبیحی عنہ. (فہرست ابن خیر ۱/ ۳۹۳ رقم ۱۳۰۴)

﴿محدث ابن بشکوال رضی اللہ عنہ کی تحقیق﴾

ثقة جلیل القدر محدث ابن بشکوال ابن التیمی کے ترجمہ میں لکھتے ہیں

”وابی عبداللہ محمد بن حارث الخشنی واجازة له جميعهم“

یعنی ابی التیمی کو محمد بن حارث الخشنی نے اپنی تمام کتابوں کو روایت کرنے کی اجازت دی

(الصلۃ ۱۰۴)

اس مندرجہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ محمد بن حارث الخشنی کی تمام کتابوں

[ابو محمد بن عتاب عن ابیہ عن ابی بکر محمد بن عبدالرحمن بن احمد

التبیحی] کی سند سے روایت شدہ ہیں

لہذا محمد بن حارث الخفنی کی ہر کتاب کی سند مانگنا ان حوالہ جات کی روشنی میں باطل اور مردود ہے محمد بن حارث الخفنی کی کتابوں کے راویوں کا تذکرہ و توثیق درج ذیل ہے

(۱) عبدالرحمن بن احمد البیہقی (۳۲۹ھ تا ۴۰۹ھ)

مشہور العدالة وشہر بالحفظ۔ (الصلة ابن بشکوال ۱۰۰/۱)

(۲) محمد بن عتاب ابو عبد اللہ (۳۸۳ھ تا ۴۶۲ھ)۔

فقیہا عالماً ورعاً عاقلاً۔ (الصلة ابن بشکوال ۱۷۶/۱)

(۳) عبدالرحمن بن محمد بن عتاب (۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ)

”ثقة“ (الصلة ابن بشکوال ۱۱۰/۱)

اس تحقیق سے یہ واضح اور ثابت ہو گیا کہ محمد بن حارث الخفنی علیہ السلام سے روایت کردہ تمام کتابوں کے راوی ثقہ اور مضبوط ہیں لہذا زبیر علی زئی غیر مقلد کا سند کے مطالبہ کرنا ان کی کم علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے

دوسرا اعتراض: زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ اس کے پیچھے تم الكتاب فی شعبان من عام ۲۸۳ھ یعنی اس کتاب کی تکمیل مذکور مصنف محمد بن حارث القیر وانی ۳۶۱ھ یعنی اس کتاب کی تکمیل مذکور مصنف محمد بن حارث القیر وانی ۳۶۱ھ کی وفات کے ایک سو بائیس ۱۲۲ سال بعد ہے اس کتاب اخبار الفقہاء کی تکمیل کرنے اور لکھنے والا کون ہے یہ معلوم نہیں لہذا اس کتاب کا محمد بن حارث القیر وانی کی کتاب ہونا ثابت نہیں

(نور العینین ص ۲۰۶)

جواب: گزارش یہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد کو معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اس کتاب پر ذرا بھی اثر نہیں پڑتا کیونکہ اعتراض نمبر ۱، کے جواب کے تحت یہ عرض کر دیا گیا ہے کہ محمد بن

حارث الخفنی کی ساری کتابیں ابو محمد بن عتاب عن ابیہ عن ابی بکر محمد بن عبدالرحمن بن احمد التبیہی کی سند سے ہیں

یعنی محمد بن حارث الخفنی سے عبدالرحمن بن احمد بن محمد البیہقی ۳۲۹ھ تا ۴۰۹ھ اور ان سے محمد بن عتاب ابو عبد اللہ ۳۸۳ھ تا ۴۶۲ھ اور ان سے عبدالرحمن بن محمد بن عتاب ۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ روایت کرتے ہیں

اگر زبیر علی زئی غیر مقلد مسلکی تعصب سے ہٹ کر مطالعہ کریں تو انہیں یہ معلوم ہو جائے گا کہ محمد بن حارث کی کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین کا نسخہ ۴۸۳ھ میں لکھا گیا اور یہ دور عبدالرحمن بن محمد بن عتاب ۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ کا ہے اور اس کتاب کے راویوں میں ان کا نام صراحۃً موجود ہے تو پھر زبیر علی زئی غیر مقلد کا سند کے مطالبہ باطل اور مردود ہے

مزید یہ کہ اخبار الفقہاء والمحدثین کا نسخہ عبدالرحمن بن محمد بن عتاب ۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ کی زندگی میں ہی لکھا گیا لہذا اس نسخہ کو ابن عتاب ۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ ہی لکھنے والے ہیں اور یہ یاد رہے کہ عبدالرحمن بن محمد بن عتاب اور ان کے والد محمد بن عتاب دونوں خود کتابیں لکھتے تھے یعنی کہ خود کاتب بھی تھے لہذا اس نسخہ کو لکھنے والے عبدالرحمن بن محمد بن عتاب ۴۳۳ھ تا ۵۲۲ھ ہی ہیں لہذا زبیر علی زئی کا اس کتاب کی سند میں ۱۲۲ سال کا فاصلہ ثابت کرنا باطل اور مردود ہے مزید یہ کہ اس کتاب کی روایت کرنیوالی سند بالکل متصل اور صحیح ہے

تیسرا اعتراض: زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ ”اس (حدیث) کے راوی عثمان بن محمد کا تعین ثابت نہیں بغیر کسی دلیل کے اس سے عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک مراد لینا قاطع ہے اور ابن مدرک سے محمد بن حارث قیر وانی کی ملاقات کا کوئی ثبوت نہیں (نور العینین ص ۲۰۶) جواب: گزارش یہ ہے کہ زبیر علی زئی غیر مقلد کا یہ اعتراض بھی باطل اور مردود ہے کیونکہ

اس حدیث کے راوی عثمان بن محمد کا تعین خود مصنف محمد بن حارث النخشی نے کی ہے یہ امام عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک بن اہل قبرہ ۳۲۰ھ ہے اسکے ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

(۱) قال لی عثمان بن محمد القبری قال محمد بن غالب

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۰۳)

(۲) قال لی عثمان بن محمد القبری قال لی محمد بن غالب

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۰۵)

اس مندرجہ بالا حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ امام محمد بن حارث رحمہ اللہ نے خود القبری کی تصریح کی ہے جو کہ عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک من اہل قبرہ کے متعین ہونے کی واضح دلیل ہے لہذا زبیر علی زئی غیر مقلد کا اعتراض غلط اور مردود ہے

مزید گزارش یہ ہے کہ امام محمد بن حارث النخشی کی امام عثمان بن محمد القبری سے ملاقات بھی ثابت ہے لہذا ملاقات کے درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ کریں

(۱) قال عثمان بن محمد قال لی محمد بن غالب

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۷۸)

(۲) قال لی عثمان بن محمد

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۷۸)

(۳) قال لی عثمان بن محمد

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۳۹)

(۴) قال لی عثمان بن محمد

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۲۶)

(۷) قال لی عثمان بن محمد (اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۲۶)

(۸) قال عثمان بن محمد ذکرہ ابن وضاح (اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۲۳۷)

(۹) قال لی عثمان بن محمد سمعت محمد بن غالب (قضاء القرطبة ص ۱۶)

(۱۰) قال لی عثمان بن محمد اخبرنی ابی (قضاء القرطبة ص ۱۰۳)

(۱۱) قال لی عثمان بن محمد (قضاء القرطبة ص ۱۵۳)

مندرجہ بالا تفصیل سے واضح ہو گیا کہ محمد بن حارث النخشی کی عثمان بن محمد القبری سے ملاقات ثابت ہے مزید عرض یہ ہے کہ محمد بن حارث النخشی کا امام عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک من اہل قبرہ ۳۲۰ھ سے لقاء و سماع بھی ثابت ہے لہذا درج ذیل حوالہ جات ملاحظہ کریں

(۱) اخبرنی عثمان بن محمد (اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۹۰)

(۲) اخبرنی عثمان بن محمد قال اخبرنی محمد بن غالب

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۱۲۲)

(۳) حدثنی عثمان بن محمد قال لی عبید اللہ بن یحییٰ

(اخبار الفقہاء والمحدثین ص ۲۱۲)

(۴) حدثنی عثمان بن محمد قال ... (قضاء القرطبة ص ۱۵)

(۵) اخبرنی عثمان بن محمد قال اخبرنی عبید اللہ بن یحییٰ

(قضاء القرطبة ص ۵۵)

(۶) اخبرنی عثمان بن محمد قال اخبرنی ابو مروان (قضاء القرطبة ص ۲۶)

(۷) حدثنی عثمان بن محمد قال حدثنی ابو مروان (قضاء القرطبة ص ۷۳)

اس مندرجہ بالا حوالہ جات میں میثخہ اخبرنی و حدثنی سے محمد بن حارث النخشی رحمہ اللہ کی

عثمان بن محمد القمیری رحمہ اللہ سے سماع اور لقاء ثابت ہے لہذا زبیر علی زنجیر مقلد کا اعتراض باطل اور مردود ہے

چوتھا اعتراض: زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ ”حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

”عثمان بن محمد بن خشیش القیروانی عن ابن غانم قاضی افریقیہ اظنہ کان کذاباً.“ (المغنی فی الضعفاء ۲/۹۵۰ رقم: ۴۰۵)

عثمان بن محمد کذاب قیروانی ہے اور محمد بن حارث بھی قیروانی ہے لہذا ظاہر یہی ہوتا ہے کہ عثمان بن محمد سے یہاں مراد یہی کذاب ہے (نور العینین ص ۲۰۶)

جواب: زبیر علی زئی غیر مقلد کا خود ساختہ تعین غلط ہے کیونکہ امام محمد بن حارث الخفنی رحمہ اللہ نے امام عثمان بن محمد القمیری رحمہ اللہ کا خود اپنی کتاب میں تعین کر دیا ہے لہذا ایسا اعتراض زبیر علی زئی کو ذیہ نہیں دیتا ہے یہاں میں یہ بیان کر دوں کہ میسر کتب رجال میں محمد بن حارث الخفنی کے استادوں میں عثمان بن محمد خشیش القیروانی کا ذکر موجود نہیں ہے جبکہ اس کے برعکس محمد بن حارث الخفنی نے خود اپنی کتاب میں عثمان بن محمد القمیری کا تعین کر دیا ہے لہذا زبیر علی زئی غیر مقلد کا اعتراض باطل اور مردود ہے

پانچواں اعتراض: زبیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ یاد رہے کہ عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک کا ثقہ ہونا معلوم نہیں ہے (نور العینین ص ۲۰۶)

جواب: زبیر علی زئی کا یہ اعتراض غلط ہے کیونکہ عثمان بن محمد کی توثیق ثابت ہے کیونکہ محدث ابن الفرغنی الاندلسی ۴۰۳ھ لکھتے ہیں:

[عثمان بن محمد بن احمد بن مدرک من اهل قبرة كان معتمداً بالعلم حافظاً

للمسائل عاقداً للشروط فقی اهل موضعه .] (تاریخ العلماء والرواة رقم: ۸۹۳)

اس حوالہ سے معلوم ہوا کہ امام عثمان محمد بن احمد بن مدرک ثقہ راوی ہیں اور زبیر علی زئی غیر مقلد کا اعتراض مردود اور باطل اور کم علمی کا ثبوت ہے

چھٹا اعتراض: زبیر علی زئی لکھتا ہے کہ عثمان بن سوادہ بن عباد کے حالات اخبار الفقہاء والمحدثین کے علاوہ کسی کتاب میں نہیں ملے چونکہ عثمان بن محمد مجروح یا مجہول ہے لہذا عبداللہ بن یحییٰ سے توثیق ثابت نہیں ہے نتیجہ عثمان بن سوادہ مجہول الحال ہے اس کی پیدائش اور وفات بھی نامعلوم ہے (نور العینین ص ۲۰۷)

جواب: امام عثمان بن سوادہ بن عباد کے حالات اخبار الفقہاء والمحدثین کے جائزہ اور ثقاہت میں بیان کر چکے ہیں مزید یہ کہ عثمان بن سوادہ کی توثیق اخبار الفقہاء والمحدثین کے علاوہ تاریخ العلماء والرواة للعلم رقم: ۸۹۰ پر بھی ہے لہذا عثمان بن سوادہ بن عباد ثقہ راوی ہیں اور اس طرح کے اعتراضات اصول اسماء الرجال کی روشنی میں باطل اور مردود ہیں ساتواں اعتراض: زبیر علی زئی لکھتا ہے کہ عثمان بن سوادہ کی حفص بن میسرہ سے ملاقات اور معاشرت ثابت نہیں ہے حفص کی وفات ص ۱۸۱ھ ہے (نور العینین ص ۲۰۷)

جواب: امام عثمان بن سوادہ ثقہ، امام عبید اللہ بن یحییٰ ۲۱۰ھ تا ص ۲۹۸ھ کے استاد اور امام حفص بن میسرہ رحمہ اللہ ۱۸۱ھ کے شاگرد ہیں امام عثمان بن سوادہ رحمہ اللہ کی وفات ۲۳۵ھ کے لگ بھگ ہے اور یہ معاشرت امکان لقاء کے لئے کافی ہے کیونکہ معاشرت و امکان بتقریح امام مسلم اتصال کے لئے کافی ہے اور یہ جمہور کا مذہب ہے دیکھئے مقدمہ مسلم ص ۲۱

لہذا زیر علی زئی غیر مقلد کا یہ اعتراض بھی باطل اور مردود ہے اور یہ حدیث متصل صحیح ہے:

آٹھواں اعتراض: زیر علی زئی غیر مقلد لکھتا ہے کہ محمد بن حارث کی کتابوں میں اخبار القضاۃ والمحدثین کا نام تو ملتا ہے مگر اخبار الفقہاء والمحدثین کا نام نہیں ملتا.....

دیکھئے (الاکمال لابن ماکولا ۳/۱۲۶۱ اور الانساب للسمعانی ۲/۳۷۲)

ہمارے اس دور کے معاصر میں عمر رضا کحالیہ نے اخبار الفقہاء والمحدثین کا ذکر کیا ہے (معجم المومنین ۳/۲۰۴)

اس طرح معاصر خیر الدین زرکلی نے بھی اس کتاب کا ذکر کیا ہے (اعلام ۶/۷۵) جدید دور کے یہ حوالے اس کی قطعی دلیل نہیں ہے کہ یہ محمد بن حارث کی ہی ہے قدیم علماء نے اس کتاب کا کوئی ذکر نہیں کیا

جواب: زیر علی زئی کا یہ اعتراض بھی بڑا ہی کم فہمی پر محیط ہے ایسا اعتراض کرنا زیر علی زئی غیر مقلد کی شایان شان نہیں کیونکہ اپنے ناقص مطالعہ کی وجہ سے اتنا بڑا دعویٰ کر دیا یہ ایک خطرناک عمل اور عوام الناس کو گمراہ کرنے کے مترادف ہے زیر علی زئی غیر مقلد نے دو (۲) محدثین کرام کے نام لئے ان میں محدث ابن ماکولا کی وفات ۶۸۷ھ کی ہے جبکہ امام سمعانی کی ۵۶۲ھ کی ہے اور ان دو (۲) حوالوں کی بنیاد پر اتنا بڑا دعویٰ کر دینا مردود ہے

اول یہ ان دو (۲) محدثین کرام کے حوالے سے غیر مقلد زیر علی زئی نے اخبار القضاۃ والمحدثین کا تذکرہ کیا مگر شاید زیر علی زئی غیر مقلد کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ کتابوں کے ناموں میں اکثر اختلاف آتے ہیں اس بات کو واضح کرنے کے لئے فی الحال تین (۳) مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱: امام حاکم کی معروف کتاب معرفۃ علوم الحدیث ہے اس کتاب کے مختلف نسخوں میں ذرا فرق کے ساتھ مختلف نام موجود ہیں

- (۱) ایک نسخہ میں امام حاکم کی کتاب کا نام معرفۃ علوم الحدیث ہے
- (۲) ایک نسخہ میں صرف علوم الحدیث کا نام ہے
- (۳) ایک نسخہ میں اس کتاب کا نام معرفۃ علوم الحدیث و انواعہ ہے
- (۴) ایک نسخہ میں معرفۃ علوم الحدیث و کمیۃ و اجناسہ ہے

جس طرح سے کتابوں کے ناموں میں فرق سے امام حاکم کی کتاب معرفۃ علوم الحدیث کا انکار جہالت ہے اس طرح محمد بن حارث الحنفی کی کتاب اخبار الفقہاء والمحدثین کا انکار کرنا مردود ہے

۲: امام حاکم کی ایک کتاب ”الکفایۃ فی علم الروایۃ“ بہت مشہور ہے مگر اس کے ناموں میں بھی فرق موجود ہے

- (۱) کسی نسخہ میں اس کا نام صرف الکفایۃ ہے
- (۲) ایک نسخہ میں اس کا نام الکفایۃ فی علوم الروایۃ ہے
- (۳) ایک نسخہ میں اس کا نام الکفایۃ فی معرفۃ اصول علم الروایۃ ہے

جس طرح امام حاکم کی کتابوں میں الکفایۃ کا انکار ناممکن ہے اس طرح محمد بن حارث الحنفی کی کتابوں میں اخبار الفقہاء والمحدثین کا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے کسی نے اس کا نام اخبار القضاۃ والمحدثین ہی لیا ہو بظاہر اتویہ معمولی سے خطا ہی لگتی ہے مگر چاہے نام اخبار الفقہاء کسی نسخہ میں ہو یا کسی نسخہ میں اخبار القضاۃ اس کتاب کا

انکار تو صرف اور صرف تعصب پر مبنی ہے

۳: اس طرح حافظ عقیلی کی کتاب کے بھی مختلف نسخوں میں مختلف نام ہیں:

(۱) ایک نسخہ میں کتاب ضعفاء من نسب الی الکذب ہے

(۲) ایک نسخہ میں اس کا نام ضعفاء الکبیر ہے

(۳) ایک نسخہ میں صرف ضعفاء لکھا ہے

(۴) ایک نسخہ میں اس کا نام الضعفاء والمتروکین لکھا ہے

لہذا کسی کتاب کے نام میں فرق کرنے سے اس کتاب کا انکار کرنا تو بڑی حماقت

ہے لہذا ایسے اعتراضات سے پرہیز کرنا چاہیے

مزید یہ کہ حافظ ابن ماکولا ۴۸۷ھ اور محدث ابن سمعانی ۵۶۲ھ سے متقدم محدثین

نے محمد بن حارث النخشی رحمہ اللہ کی کتابوں میں دیگر کتابوں کے علاوہ اخبار الفقہاء

والمحدثین کا ذکر واضح طور پر کیا ہے لہذا تفصیل مندرجہ ذیل ہے

(۱) ابن حزم الاندلسی کی تحقیق:

حافظ ابن حزم الاندلسی ۴۵۶ھ نے محمد بن حارث النخشی کی کتابوں میں اخبار

الفتہاء کا ذکر کیا ہے (فضائل الاندلس ۱/۱۷)

(۲) حافظ ابو عمر ابن عبدالبر الاندلسی ۴۶۳ھ کی تحقیق:

حافظ ابن عبدالبر ۴۶۳ھ نے محمد بن حارث النخشی کی کتابوں میں اخبار الفقہاء کا

ذکر کیا ہے (بغیۃ الملتبس ص ۶۱)

(۳) امام ابو محمد الحمیدی الاندلسی ۴۸۸ھ کی تحقیق:

حافظ ابو محمد الحمیدی الاندلسی ۴۸۸ھ لکھتے ہیں:

”محمد بن حارث الخشنی من اهل العلم والفضل فقیہ ، محدث

روی عن ابن وضاح ونحوہ جمع کتابا فی اخبار القضاء بالاندلس و کتابا

آخر فی اخبار الفقہاء والمحدثین (جلدۃ المقبس ص ۴۷)

(۴) حافظ احمد بن یحییٰ النضی ۵۹۹ھ کی تحقیق:

حافظ النضی ۵۹۹ھ لکھتے ہیں:

[محمد بن حارث جمع کتابا فی اخبار القضاء بالاندلس

و کتابا آخر فی اخبار الفقہاء والمحدثین]

(بغیۃ الملتبس فی تاریخ رجال اهل الاندلس ص ۶۱)

(۵) حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کی تحقیق:

حافظ ابن ناصر الدین دمشقی ۸۵۲ھ لکھتے ہیں

”و کتابہ آخر فی اخبار الفقہاء والمحدثین“.

(توضیح المشتبه فی ضبط اسماء رقم: ۱۷)

(۶) حافظ احمد المقری المغربي کی تحقیق:

حافظ المقری لکھتے ہیں:

”و کتاب محمد بن الحارث الخشنی فی اخبار القضاء لقرطبه

وسائر الاندلس و کتاب فی اخبار الفقہاء بها“ (نفع الطیب ۳/۱۷۴)

(۷) مؤرخ البابانی کی تحقیق:

مؤرخ البابانی لکھتے ہیں:

”صنف اخبار الفقهاء والمحدثین“ (هدایة العارفین ۱/۳۶۳)

(۸) یوسف الیان سرکیس کی تحقیق:

یوسف السرکیس نے محمد بن حارث الخشنی کی کتابوں میں اخبار الفقهاء والمحدثین کا نام درج کیا ہے (معجم المطبوعات ۱/۸۲۳)

(۹) عمر رضا کحالیہ کی تحقیق:

عمر رضا کحالیہ نے اخبار الفقهاء والمحدثین کا ذکر محمد بن حارث الخشنی کی کتابوں میں کیا ہے (معجم المؤلفین ۳/۲۰۳)

(۱۰) خیرالدین زرکلی کی تحقیق:

خیرالدین زرکلی نے اخبار الفقهاء والمحدثین کا ذکر صراحتاً کیا ہے (الاعلام ۶/۷۵)

(۱۱) علامہ محمد بن عبداللہ الکرنی کی تحقیق:

علامہ ابن عبداللہ الکرنی نے مغرب کے محدثین اور علماء کرام کی تصانیف پر بڑا علمی اور تحقیقی کام کیا ہے علامہ الکرنی نے محمد بن حارث الخشنی کی کتابوں میں اخبار الفقهاء والمحدثین کا نام صراحت اور تحقیق کے ساتھ درج کیا ہے (کتاب تراث المغاربة ص ۳۵)

کیونکہ ابن عبداللہ الکرنی نے بڑی تحقیق کے ساتھ مغرب کے علماء کرام پر یہ کتاب لکھی ہے اس لئے یہ حوالہ بڑا اہم ہے

قارئین کرام اس مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اخبار الفقهاء

والمحدثین محمد بن حارث الخشنی رحمہ اللہ کی کتاب ہی ہے زیر علی زئی غیر مقلد کے پیش کردہ دو (۲) حوالوں میں ابن ماکولا کا حوالہ اصل ہے اور محدث سمعانی اپنی کتاب الانصاب میں ابن ماکولا سے ہی استفادہ کرتے ہیں اب ابن ماکولا کے حوالہ پر غور کریں تو انہوں نے اخبار القضاء والمحدثین کا نام لکھا ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ابن ماکولا کو اس نام میں اشتباہ ہوا ہے کیونکہ محدثین نے محمد بن حارث الخشنی کی کتابوں میں اخبار الفقهاء اور اخبار القضاء دونوں کے نام لکھے ہیں لہذا ابن ماکولا کے نام کو لکھنے میں اشتباہ ہوا لہذا ابن ماکولا کے قول سے اس کتاب سے انکار ثابت کرنا غلط ہے کیونکہ ایک طرف ۱۱ محدثین جن میں متقدم اور متاخر علماء کرام بھی شامل ہیں انہوں نے وضاحتاً اور صراحتاً اخبار الفقهاء والمحدثین کا نام لکھا ہے

لہذا مندرجہ بالا تحقیق سے زیر علی زئی غیر مقلد کا اعتراض باطل اور مردود ثابت ہوتا ہے

اعتراض: غیر مقلد زیر علی زئی نور العینین ص ۲۰۸ پر لکھتا ہے

”مخالفین رفع یدین جس روایت سے دلیل پکڑ رہے ہیں اس کے شروع میں لکھا ہوا ہے اور وہ رفع یدین کے بارے میں ایک حدیث سند سے بیان کرتا تھا یہ غریب حدیثوں میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ شاذ روایتوں میں سے ہے (اخبار الفقهاء ص ۲۱۶)

جواب: قارئین کرام: آپ ذرا شاذ حدیث کی تعریف ملاحظہ کیجئے

حافظ ابن کثیر شاذ کے بارے میں لکھتے ہیں:

”امام شافعی نے کہا: شاذ اسے کہتے ہیں جو ثقہ راوی ایسی حدیث بیان کرے جس میں لوگوں کی مخالفت کرے، ایسی وہ روایت جو ثقہ راوی بیان کرے اور دوسرے اسے بیان نہ کریں تو سے شاذ نہیں کہتے (اختصار علوم الحدیث ص ۹۵ مترجم)

زبیر علی زئی غیر مقلد بتائیں کہ اس حدیث میں کون سی بات شاذ کی تعریف پر پورا اترتی ہے بلکہ امام شافعی کے قول سے تو شاذ کی ۲ قسمیں معلوم ہوئیں ایک شاذ مقبول اور دوسرا شاذ مردود لہذا اصول حدیث کے مطابق یہ حدیث شاذ مقبول ہے اور یہ صحیح حدیث ہوتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی یہ ترک رفع الیدین والی حدیث صحیح اور ثابت ہے اور یہ کہ اختلافی رفع یدین متروک و منسوخ ہے

قرآن حکیم سے حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تائید

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

[قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ. الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ]

ترجمہ: تحقیق کہ وہ ایمان لانے والے کامیاب ہو گئے جو نماز میں خشوع خضوع اختیار کرنے والے ہیں (سورۃ المؤمنون: ۱۰۳)

تفسیر: [قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مُخْبِتُونَ مُتَوَاضِعُونَ لَا يَلْتَفِتُونَ يَوْمِنَا وَ شِمَالًا وَ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي الصَّلَاةِ...]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: خشوع کرنے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز میں تواضع اور عاجزی اختیار کرتے ہیں اور دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے اور نہ ہی نماز میں رفع یدین کرتے ہیں (تفسیر المقياس من تفسیر ابن عباس ص ۲۸۴)

اس تفسیر کی تائید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے بھی ہوتی ہے آپ فرماتے ہیں:

[لا ترفع الايدي الا في سبع مواطن: حين يفتح الصلاة.....]

(المعجم الكبير للطبرانی ۱۰/۸۷، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹،

[illegible]

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة

٤٢٢

[١٥٦٩] حدثنا عمار بن رجاه قال : ثنا الحمفي قال : ثنا زائدة عن المختار ، عن أنس قال : ما صليت مع أحد أم صلاة وأوجز من النبي ﷺ .

[١٥٧٠] حدثنا عبيد الله بن سعيد بن كثير بن عفير قال : ثنا أبي قال : ثنا سليمان بن بلال قال : حدثني شريك بن عبد الله بن أبي نمر عن أنس بن مالك أنه قال : ما صليت وراء إمام قط أخف صلاة ولا أم من رسول الله ﷺ وإن كان لسمع بكاء العبي فيخفف مخافة أن تفن أمه^(١) .

[١٥٧١] حدثنا يونس بن حبيب قال : ثنا أبو داود قال : ثنا حماد بن سلمة عن ثابت ، عن أنس قال : ما صليت خلف أحد أخف صلاة من رسول الله ﷺ في تمام ، وكانت صلاة أبي بكر متفارة . فلما كان عمر ثلث في الفجر^(٢) .

٣٧- بيان رفع اليدين في افتتاح الصلاة قبل التكبير بحذاء منكبيه وللركوع ولرفع رأسه من الركوع ، وأنه لا يرفع بين السجدين

[١٥٧٢] حدثنا عبد الله بن أيوب المغربي وسعدان بن نصر وشعب بن عمرو في آخرهم قالوا : ثنا سفيان بن عيينة عن الزهري ، عن سالم ، عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ إذا افتتح الصلاة رفع يديه حتى يحاذي بهما وقال بعضهم : حلوا منكبيه ، وإذا أراد أن يركع ، وبعد ما يرفع رأسه من الركوع ، لا يرفعهما - وقال بعضهم : ولا يرفع بين السجدين^(٣) . والمعنى واحد .

[١٥٧٣] حدثنا الربيع بن سليمان عن الشافعي ، عن ابن عينة بنحوه : ولا يفعل ذلك بين السجدين .

[١٥٧٤] حدثني أبو داود قال : ثنا علي قال : ثنا سفيان : ثنا الزهري : أخبرني سالم عن أبيه قال : رأيت رسول الله ﷺ بمنته^(٤) .

(١) مسلم (١٦٩ / ١٩٠) من طريق شريك هـ .

(٢) مسلم (٢٧٣ / ١٩٦) من طريق حماد بن سلمة هـ .

(٣) مسلم (٣٩٠ / ٢١) من طريق سفيان هـ .

(٤) انظر الحديث السابق .